

عرفانِ روزہ

جلد دوم

الْجِهَادُ بِالسَّيْفِ

وَالْإِكْرَامُ لِلصَّيْفِ

وَالصَّوْمُ فِي الصَّيْفِ

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

فرماتے ہیں کہ تین چیزیں مجھے

سب سے زیادہ محبوب ہیں



پیشکش

مولانا سید محمد عون نقوی

ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان۔ فون: 36621221

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

<http://fb.com/ranajabirabbas>

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان



۷۸۶
۹۲۱۱۰
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.

www.sabelesakina.page.tl

sabelesakina@gmail.com

عرفانِ روزہ

پیش کش

سید محمد عون نقوی

سمیل سکیٹہ حیدرآباد سندھ پاکستان

ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان

جملہ حقوق بحق ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان محفوظ ہیں۔

کتاب کا نام	عرفانِ روزہ
پیشکش	مولانا سید محمد عون نقوی
ترتیب	مولانا غلام علی عارفی
تصحیح و اول	سید ذوالفقار حسین نقوی
تصحیح دوم	جناب حکیم سید شبیہ الحسن نوگانی
طبع اول	۲۰۱۰ء
طبع دوم	۲۰۱۱ء
تعداد	ایک ہزار
کمپوزنگ	ولایت علی آغا 0345-2626236
طابع	سید غلام اکبر 0303-2659814
حسب فرمائش	جناب سید باقر رضا زیدی

ملنے کا پتہ

ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی کمرہ نمبر 5 امام بارگاہ رضویہ سوسائٹی	احمد بکڈ پو، رضویہ سوسائٹی کراچی
المحررین ٹریولرس انجی ٹاور، ایم اے جناح روڈ کراچی	محفوظ بک ایجنسی، مارٹن روڈ کراچی
رحمت اللہ بک ایجنسی، کھارادر کراچی	حسن علی بکڈ پو بڑا امام باڑہ، کھارادر کراچی
افتخار بکڈ پو، اسلام پورہ لاہور	نیشل بک ڈپو، جھنگلہ چوک خیر پور میرس
علویہ بک ڈپو، رضویہ سوسائٹی کراچی	خراسان بک ڈپو، سولجر بازار، کراچی

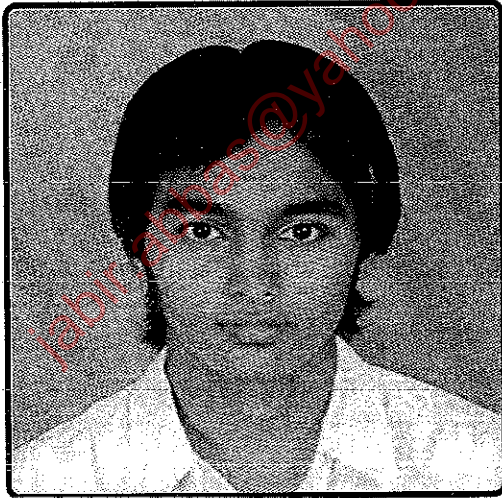
اور ہم یقیناً تمہیں تھوڑے خوف، تھوڑی بھوک اور اموال، نفوس اور ثمرات کی کمی سے آزمائیں گے اور اے پیغمبر آپ ان صبر کرنے والوں کو بشارت دے دیں جو مصیبت پڑنے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی بارگاہ میں واپس جانے والے ہیں۔ (سورہ بقرہ، آیت ۱۵۵-۱۵۶)

التماسِ سورۃ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب

جواں سال مرحوم

سید حسن اصغر زیدی

ابن سید باقر رضا زیدی



دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ محمد و آل محمد کے صدقے میں
میرے بیٹے کی مغفرت فرمائے اور اپنی رحمت سے
میرے بیٹے کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

المتمس: سیدہ ام سلمہ نقوی (والدہ)

مرحومین کی یاد

از مولانا سید محمد عون نقوی

دینِ مبین وہ واحد نظریہ ہے جو الہامی خدائی اور فطری تقاضوں کے مطابق ہے۔ ہر عقلمند چاہتا ہے کہ وہ دنیا میں بھی کامیاب اور آخرت میں بھی نجات یافتہ رہے لیکن شیطانی وسوسا، معاشرہ حوادثِ زمانہ اُسے راہِ نجات سے دور رکھتے ہیں لیکن تبلیغِ دین کے نہ صرف دینی فوائد بھی بے شمار ہیں۔ تبلیغِ دین کے ذریعے ایمان و یقین کامل، جذبہٴ ایثار اور ذاتی مفادات پر قومی مفادات کو مقدم رکھنا شامل ہے۔ ہر بندہ قبر اور حشر کی طرف سوچتا ہے اور اپنے مرجانے والے اعزاء پر غور کرتا ہے لیکن چہلم کے بعد پھر نہ صرف دنیا میں پھنس جاتا ہے بلکہ سوچنا بھی چھوڑ دیتا ہے لیکن بجز اللہ ہمارے بھائی الحاج سید باقر رضا زیدی جو کہ ساداتِ ہسوا فتح پور کے روحانی و نورانی چشم و چراغ ہیں نے اپنے جوان سال بیٹے مرحوم سید حسن اصغر زیدی کو بھلایا نہیں بلکہ ہر کارِ خیر میں اُسے یاد رکھتے ہیں۔ یہ بچہ 24 نومبر 1989ء میں پیدا ہوا اور 29 دسمبر 2007ء کو اللہ کو پیارا ہو گیا۔ ۱۶ رمضان تھی وہ اپنے مولانا علی سے ملحق ہوا۔ یقیناً ماں کے لیے یہ صدمہ گراں تھا باپ گھٹ گھٹ کر روتا رہا۔ لیکن دانشمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام خاندان والوں کو صبر اور ضبط کا درس دیتے رہے۔ یقیناً یہ صالح جوان تمام احباب کے لیے یادیں چھوڑ گیا لیکن ہر سال اس کے ایصالِ ثواب میں مجالس، قرآن خوانی اور کتبِ دینیہ کی اشاعت سکونِ روح و قلب کا ذریعہ بنتے ہیں۔ یہ کتاب کیونکہ اعمالِ رمضان سے متعلق ہے اور یہ جوان بھی رمضان میں رحمتِ الہی کا حامل ہوا لہذا اس کتاب کی دوسری اشاعت جناب سید باقر رضا بھائی کی خواہش پر برائے بلندی درجات مرحوم سید حسن اصغر زیدی شائع کی گئی ہے۔ خداوند متعال ہمیں اپنے مرحومین کو یاد کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس نایاب شہزادے کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

دعا گو

سید محمد عون نقوی

فہرست مضامین

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ
۱	عرض ناشر	۱۹
۲	پیش لفظ	۲۰
۳	روزہ عطیہ خداوندی	۲۲
۴	روزہ کیا ہے؟	۲۴
۵	خطبہ شعبانیہ	۲۸
۶	فضیلت ماہ رمضان، رسول خدا کی زبانی	۲۸
۷	روزہ در کلام الہی	۳۷
۸	روزے سے مدد حاصل کرنا	۳۷
۹	نزول قرآن	۳۷
۱۰	حکم قضاے روزہ	۳۸
۱۱	روزے کے فائدے	۳۸
۱۲	ثواب و فضیلت ماہ رمضان	۳۹
۱۳	رمضان اسمِ اعظم الہی	۳۹
۱۴	استقبال ماہ رمضان	۳۹
۱۵	فضیلت ماہ رمضان	۳۹
۱۶	آرزوئے بندگان خالص خدا	۴۰
۱۷	رمضان نام رکھنے کی اصلی وجہ	۴۰
۱۸	ماہ رمضان کا احترام	۴۰
۱۹	شیطان کو بند کرنا	۴۱
۲۰	آواز کہ کون بخشش چاہتا ہے	۴۱
۲۱	دوزخ سے انسانوں کو آزاد کرنا	۴۲

۴۲	رمضان گناہوں کا کفارہ	۲۲
۴۲	دونوں ثواب برابر	۲۳
۴۲	ماہ رمضان کی فضیلت	۲۴
۴۳	اول و درمیان اور آخر ماہ رمضان	۲۵
۴۳	ماہ مہمانی حق	۲۶
۴۳	محروم واقعی	۲۷
۴۴	مومن کے واجبات	۲۸
۴۴	بچوں پر روزہ واجب ہونا	۲۹
۴۴	آواز آتی ہے کہ اے ضرورت مند آ جا	۳۰
۴۵	دوزخ سے رہائی	۳۱
۴۶	آسرار و آثار روزہ	۳۲
۴۶	روزہ آتش جہنم سے ڈھال	۳۳
۴۶	نزدیکی از خدا	۳۴
۴۶	آراستگی باطن و ظاہر	۳۵
۴۷	روزہ رکھنے کی مبارکباد	۳۶
۴۷	اخلاص واقعی رکھنا	۳۷
۴۸	سیر آفات دنیا	۳۸
۴۸	دوزخ سے نجات	۳۹
۴۹	روزے دار کی پاکیزگی	۴۰
۴۹	روزے کا اجر و ثواب	۴۱
۴۹	سیاحی چہرہ شیطان	۴۲
۵۰	آزادی از دوزخ	۴۳
۵۰	جسم کی تندرستی	۴۴
۵۰	گناہوں سے بچاؤ	۴۵

۵۱	روزہ امانت ہے	۴۶
۵۱	اسلام کی بنیاد	۴۷
۵۱	فلسفہ روزہ	۴۸
۵۱	صبر سے مدد	۴۹
۵۲	سپر محکم و مضبوط	۵۰
۵۲	زکوٰۃ بدن	۵۱
۵۲	روزہ دار کی عبادت	۵۲
۵۲	وجوب روزہ	۵۳
۵۳	پرورش روح اخلاص	۵۴
۵۳	علت وجوب روزہ	۵۵
۵۳	روزہ قیامت کی یاد دلاتا ہے	۵۶
۵۳	روزہ رابطہ ولایت	۵۷
۵۴	روزہ قیامت میں پہلا سوال	۵۸
۵۵	روزہ واقعی	۵۹
۵۵	روزہ، خالص نیت کے ساتھ	۶۰
۵۵	روزہ انعام ہائے بدن	۶۱
۵۵	بہترین جہاد	۶۲
۵۶	روزہ قلب، بہترین روزہ	۶۳
۵۶	ناقص روزے	۶۴
۵۶	بہترین روزے	۶۵
۵۶	اخلاص روزہ کی فضیلت	۶۶
۵۷	روزے کی جزا اور روزے داروں کو ثواب ملنا	۶۷
۵۷	روزے دار کے لیے دو خوشیاں	۶۸
۵۷	بہشت کی نعمتیں	۶۹

۵۸	باغ ہائے بہشت میں تفریح	۷۰
۵۸	جنت کا مخصوص دروازہ	۷۱
۵۸	دُعائے روزہ دار	۷۲
۵۸	دُعائے فرشتہ گان	۷۳
۵۹	تغذیۃ الہی	۷۴
۵۹	خواب بھی عبادت، نفس بھی تسبیح	۷۵
۵۹	ایک سال کے ثواب کی برابری	۷۶
۶۰	سیرت معصومینؑ	۷۷
۶۰	آخری عشرہ ماہ رمضان (۳۱ سے ۳۰ تک)	۷۸
۶۰	روزہ پناہ و پیغمبرؐ	۷۹
۶۰	محرومین شب قدر	۸۰
۶۱	دُعائے حضرت علی علیہ السلام وقت افطار	۸۱
۶۱	روزہ علیؑ	۸۲
۶۱	ماہ رمضان میں سیرت حضرت امام سجاد علیہ السلام	۸۳
۶۱	سیرت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام	۸۴
۶۲	احیائے شب قدر در حالت تپ	۸۵
۶۲	سفارش امام جعفر صادق علیہ السلام	۸۶
۶۲	آخری عشرہ ماہ رمضان	۸۷
۶۳	سیرت حضرت امام علی رضا علیہ السلام	۸۸
۶۳	نماز و عبادت شب قدر	۸۹
۶۳	گناہوں سے آزادی	۹۰
۶۳	زمانہ شب قدر	۹۱
۶۳	بتشیش گناہان گزشتہ و آئندہ	۹۲
۶۵	استغفار شب قدر	۹۳

۶۶	شب قدر ہزار ماہ سے زیادہ افضل	۹۴
۶۶	شب قدر میں عبادت کی فضیلت	۹۵
۶۶	شب قدر میں رکوع و سجود	۹۶
۶۷	شب بخشش ذنوب	۹۷
۶۷	۳۳ ویں شب کی فضیلت	۹۸
۶۸	ماہ رمضان میں گناہوں سے پاکیزگی	۹۹
۶۸	روزہ بے اجر	۱۰۰
۶۸	گناہ سے اجتناب کا اجر	۱۰۱
۶۸	روزہ واقعی	۱۰۲
۶۸	غصے پر قابو پانا	۱۰۳
۶۹	ماہ رمضان کی بہترین عبادت	۱۰۴
۶۹	روزہ صرف بھوک و پیاس کا نام نہیں	۱۰۵
۶۹	غیبت باطل کنندہ	۱۰۶
۶۹	روزہ زبان	۱۰۷
۷۰	مشکل شرائط روزہ	۱۰۸
۷۰	شرط قبولیت نماز و روزہ	۱۰۹
۷۰	ہر گناہ سے دل کی پاکیزگی	۱۱۰
۷۱	مبطلات روزہ	۱۱۱
۷۱	غیبت کرنا روزے کے لیے آفت	۱۱۲
۷۱	روزہ کا منظور	۱۱۳
۷۱	روزہ کو باطل کرنے والے کام	۱۱۴
۷۱	روزے میں جھوٹ بولنا	۱۱۵
۷۲	محرمین ماہ رمضان از برکات	۱۱۶
۷۲	کہو آمین	۱۱۷

۷۲	پیدختِ حقیقی کوہن	۱۱۸
۷۲	ماہِ رمضان میں بخشش	۱۱۹
۷۳	اعمالِ نیک ماہِ مبارک رمضان میں	۱۲۰
۷۳	ثوابِ صدقہ ماہِ رمضان میں	۱۲۱
۷۳	اوجِ ثواب	۱۲۲
۷۳	رمضان میں صدقے کی وصیت	۱۲۳
۷۴	روزے میں سواک	۱۲۴
۷۴	روزے میں عطر	۱۲۵
۷۴	روزہ دار کا مرتبہ	۱۲۶
۷۴	روزے میں عطر کا اثر	۱۲۷
۷۵	ثوابِ قرأتِ قرآن	۱۲۸
۷۵	قرآن کی بہار	۱۲۹
۷۵	رمضان کا موسم	۱۳۰
۷۵	قرآن در ثلثِ دوم رمضان	۱۳۱
۷۷	ثوابِ صبح کو اٹھنے کا	۱۳۲
۷۷	علی الصبح درود پڑھنا	۱۳۳
۷۷	سحری کی اہمیت	۱۳۴
۷۷	سحری کرنے والوں پر فرشتوں کا درود	۱۳۵
۷۷	سحری کی فضیلت	۱۳۶
۷۷	تفاوتِ اسلام و تمام دین ہا	۱۳۷
۷۸	ثوابِ افطاری	۱۳۸
۷۸	روزے دار کے ثواب	۱۳۹
۷۸	ایک مومن کے روزے کی جزاء	۱۴۰
۷۸	گناہوں کا دھل جانا	۱۴۱

۷۸	زمان روزہ و وقت افطار	۱۴۲
۷۸	دوزخ سے نجات	۱۴۳
۷۹	بہشت کا انتظار	۱۴۴
۷۹	خوشنودی مومن	۱۴۵
۸۰	روزے سے بالاتر	۱۴۶
۸۰	افطاری خواہ ایک خرما ہو	۱۴۷
۸۱	عقارب روزہ خوری	۱۴۸
۸۱	خروج روح ایمان	۱۴۹
۸۱	حد روزہ خوار	۱۵۰
۸۲	ثواب دعا	۱۵۱
۸۲	دعائے اولین لقمہ افطار	۱۵۲
۸۲	اجابت دعا	۱۵۳
۸۲	بہت طلب بخشش کرو	۱۵۴
۸۲	دعا ہنگام افطار	۱۵۵
۸۳	دعائے امیر المومنین علیہ السلام ہنگام افطار	۱۵۶
۸۳	دعا کی قبولیت کا وقت	۱۵۷
۸۴	طلب مغفرت در اولین لقمہ	۱۵۸
۸۴	اجر ہر روزے داران	۱۵۹
۸۴	چہار دعائے مقبول	۱۶۰
۸۵	روزے دار کے لیے ملائکہ کی دعا	۱۶۱
۸۵	دعائے وداع	۱۶۲
۸۶	عید فطر و زکوٰۃ فطرہ	۱۶۳
۸۶	عید واقعی	۱۶۴
۸۶	روزہ دریافت پاداش روزہ	۱۶۵

۸۶	خداوند جبرائیل کنندہ	۱۶۶
۸۷	اکمالی روزہ	۱۶۷
۸۷	نماز عید الفطر	۱۶۸
۸۹	روزہ مستحی در ماہ صاویام سال	۱۶۹
۸۹	بندہ ام را پناہ دہید	۱۷۰
۸۹	بہارِ مومن	۱۷۱
۸۹	روزہ مستحی	۱۷۲
۹۰	کمال روزہ واجب	۱۷۳
۹۰	سیرت پیغمبر در ایام البیض	۱۷۴
۹۰	روزہ مستحی بقصد ثواب	۱۷۵
۹۰	روزہ وارد در راہ خدا	۱۷۶
۹۰	واردین بہشت	۱۷۷
۹۰	اوج عظمت روزہ	۱۷۸
۹۱	در روز ہائے مخصوص	۱۷۹
۹۱	قلمشہ روزہ	۱۸۰
۹۲	ماہ شعبان	۱۸۱
۹۲	ماہ محرم	۱۸۲
۹۲	ماہ ربیع الاول	۱۸۳
۹۲	ماہ ربیع الثانی	۱۸۴
۹۳	ماہ جمادی الاول	۱۸۵
۹۳	ماہ جمادی الثانی	۱۸۶
۹۳	ثواب روزہ ماہِ رجب	۱۸۷
۹۳	بہشت کی نعمات، نہریں	۱۸۸
۹۳	دوری از آتش	۱۸۹

۹۳	دوری از جہنم	۱۹۰
۹۴	ایک روز کے روزہ رکھنے کا ثواب	۱۹۱
۹۴	ثواب دو روزے رکھنے کا	۱۹۲
۹۵	تین روزے رکھنے کا ثواب	۱۹۳
۹۵	چار روزے رکھنے کا ثواب	۱۹۴
۹۵	دجال کا فتہ عذاب قبر	۱۹۵
۹۵	پانچ روزے رکھنے کا ثواب	۱۹۶
۹۶	چھ روزے رکھنے کا ثواب	۱۹۷
۹۶	سات روزے رکھنے کی فضیلت	۱۹۸
۹۶	آٹھ روزہ روزہ رکھنا	۱۹۹
۹۶	نوروزے رکھنے کا ثواب	۲۰۰
۹۷	دس روزے رکھنے کا ثواب	۲۰۱
۹۷	گیارہ روزے رکھنے کا ثواب	۲۰۲
۹۷	بارہ روزے رکھنے والا	۲۰۳
۹۸	تیرہ روزے رکھنے کا ثواب	۲۰۴
۹۸	ثواب ۱۳ روزے رکھنے کا	۲۰۵
۹۸	۱۵ روزے رکھنے کا ثواب	۲۰۶
۹۹	۱۶ روزے رکھنے کا ثواب	۲۰۷
۹۹	۱۷ روزے رکھنے کا ثواب	۲۰۸
۹۹	۱۸ روزے رکھنے کا ثواب	۲۰۹
۹۹	۱۹ روزے رکھنے کا ثواب	۲۱۰
۹۹	۲۰ روزے رکھنے کا ثواب	۲۱۱
۹۹	۲۱ روزے رکھنے کی فضیلت	۲۱۲
۱۰۰	۲۲ روزے رکھنے کا ثواب	۲۱۳

۱۰۰	۲۱۴	۲۳ روزے رکھنے والا
۱۰۰	۲۱۵	۲۴ روزے رکھنے والا
۱۰۱	۲۱۶	ثواب ۲۵ روزے رکھنے والے کا
۱۰۱	۲۱۷	ثواب ۲۶ روزے رکھنے والے کا
۱۰۱	۲۱۸	۲۷ روزے رکھنے والے کا مقام
۱۰۱	۲۱۹	۲۸ روزے رکھنے والا
۱۰۱	۲۲۰	۲۹ روزے رکھنے والا
۱۰۲	۲۲۱	۳۰ روزے رکھنے والا
۱۰۳	۲۲۲	ثواب روزہ ماہ شعبان
۱۰۳	۲۲۳	ایک روزے کا ثواب
۱۰۳	۲۲۴	روزہ ایام البیض
۱۰۴	۲۲۵	ثواب روزہ اول شعبان
۱۰۴	۲۲۶	ثواب ۲ روزے ماہ شعبان
۱۰۴	۲۲۷	۳ روزے رکھنا
۱۰۵	۲۲۸	ثواب روزہ آخر ماہ شعبان
۱۰۵	۲۲۹	ثواب ۳۰ روزے ماہ شعبان کے رکھنے کا
۱۰۶	۲۳۰	ثواب روزہ اول
۱۰۶	۲۳۱	۲ روزے رکھنے کا ثواب
۱۰۶	۲۳۲	۳ روزے رکھنا
۱۰۶	۲۳۳	۴ روزے رکھنے کا ثواب
۱۰۶	۲۳۴	۵ روزے رکھنے کا درجہ
۱۰۶	۲۳۵	۶ روزے رکھنا
۱۰۷	۲۳۶	۷ روزے رکھنا
۱۰۷	۲۳۷	۸ روزے رکھنا

۱۰۷	۲۳۸	۹ روزے رکھنا
۱۰۷	۲۳۹	۱۰ روزے رکھنے والا
۱۰۷	۲۴۰	گیارہ روزے رکھنا
۱۰۷	۲۴۱	۱۲ روزے رکھنا
۱۰۸	۲۴۲	۱۳ روزے رکھنا
۱۰۸	۲۴۳	۱۴ روزے کا ثواب
۱۰۸	۲۴۴	۱۵ روزے کا ثواب
۱۰۸	۲۴۵	۱۶ روزے کا ثواب
۱۰۸	۲۴۶	۱۷ روزے والا
۱۰۸	۲۴۷	۱۸ روزے رکھنے والا
۱۰۸	۲۴۸	۱۹ روزے والا
۱۰۸	۲۴۹	۲۰ روزے والا
۱۰۹	۲۵۰	۲۱ روزے والا
۱۰۹	۲۵۱	۲۲ روزے والا
۱۰۹	۲۵۲	۲۳ روزے والا
۱۰۹	۲۵۳	۲۴ روزے والا
۱۰۹	۲۵۴	۲۵ روزے والا
۱۰۹	۲۵۵	۲۶ روزے والا
۱۱۰	۲۵۶	۲۷ روزے والا
۱۱۰	۲۵۷	۲۸ روزے والا
۱۱۰	۲۵۸	۲۹ روزے والا
۱۱۰	۲۵۹	۳۰ روزے والا
۱۱۰	۲۶۰	روزہ ماہ شوال
۱۱۰	۲۶۱	ماہ ذی قعدہ

۱۱۱	روزہ ماہ ذی الحجہ	۲۶۲
۱۱۱	روزِ نہمِ عرفہ	۲۶۳
۱۱۱	ذی الحجہ کا روزہ حرام	۲۶۴
۱۱۱	تحشش گناہان	۲۶۵
۱۱۲	مفہوم روزہ	۲۶۶
۱۱۲	روزے کی اقسام	۲۶۷
۱۱۳	واجب روزے	۲۶۸
۱۱۳	روزے کی نیت	۲۶۹
۱۱۶	نیت کا وقت کب تک؟	۲۷۰
۱۱۶	مطلبات روزہ	۲۷۱
۱۱۸	کھانا پینا	۲۷۲
۱۱۹	انکیشن کا استعمال	۲۷۳
۱۲۰	ڈرپ کا استعمال	۲۷۴
۱۲۰	مسوڑھوں سے خون	۲۷۵
۱۲۰	غرارے کرنا	۲۷۶
۱۲۰	دانتوں کا علاج	۲۷۷
۱۲۱	Dental Floss یا Tooth Pick کا استعمال	۲۷۸
۱۲۱	آنکھ اور ناک میں ڈالنے والے قطروں کا استعمال	۲۷۹
۱۲۱	Perfumes کا استعمال	۲۸۰
۱۲۱	Shampoo اور صابن	۲۸۱
۱۲۱	تیل یا کریم لگانا	۲۸۲
۱۲۱	Lipstick کا استعمال	۲۸۳
۱۲۲	خون کا عطیہ دینا	۲۸۴
۱۲۲	گھٹی کرنا	۲۸۵

۱۲۲	غبار حلق تک پہنچانا	۲۸۶
۱۲۳	سگریٹ وغیرہ کا استعمال	۲۸۷
۱۲۳	Inhaler کا استعمال	۲۸۸
۱۲۳	Balm کا استعمال	۲۸۹
۱۲۳	Steam (بھاپ) لینا	۲۹۰
۱۲۴	گرم پانی کی وجہ سے Bathroom میں بیٹنے والے بخارات	۲۹۱
۱۲۴	اللہ، انبیاء اور معصومین سے جھوٹ منسوب کرنا	۲۹۲
۱۲۵	منسوب کرنے کے انداز	۲۹۳
۱۲۵	پورا سر پانی میں ڈبونا	۲۹۴
۱۲۶	تف کرنا یا الٹی کرنا	۲۹۵
۱۲۶	استمنا کرنا	۲۹۶
۱۲۸	جماع کرنا	۲۹۷
۱۲۸	جنابت کی حالت پر اذان صبح تک باقی رہنا	۲۹۸
۱۳۰	غسلِ مس میت اور روزہ	۲۹۹
۱۳۰	خاتون کا حیض یا نفاس سے پاک ہونے کے بعد اذان صبح سے پہلے غسل نہ کرنا	۳۰۰
۱۳۱	استحاضہ اور روزہ	۳۰۱
۱۳۲	کچھ گلی احکام	۳۰۲
۱۳۳	ماہِ رمضان کا کفارہ	۳۰۳
۱۳۳	اسی سے متعلق کچھ اور مسائل	۳۰۴
۱۳۶	ماہِ رمضان کا قضا روزہ توڑنے کے احکام	۳۰۵
۱۳۷	تاخیر کرنے کا کفارہ	۳۰۶
۱۳۸	ندیہ یعنی ”بدل“ یا ”عوض“	۳۰۷
۱۴۰	بچے کو دودھ پلانے والی خاتون	۳۰۸
۱۴۱	قضا روزے سے متعلق کچھ اور باتیں	۳۰۹

۱۴۳	دواہم باتیں	۳۱۰
۱۴۳	ماں باپ کے قضا روزے	۳۱۱
۱۴۴	مسافر کے روزے	۳۱۲
۱۴۵	چند نکات	۳۱۳
۱۴۶	مستحب روزہ	۳۱۴
۱۴۷	اعتکاف	۳۱۵
۱۴۷	اعتکاف کی شرائط	۳۱۶
۱۴۸	اعتکاف	۳۱۷
۱۵۰	اعتکاف کے دوران حرام باتیں	۳۱۸
۱۵۱	عید کے چاند کے متعلق	۳۱۹
۱۵۲	فطرہ	۳۲۰
۱۵۸	اظہارِ تشکر	۳۲۱
۱۵۹	ہر نماز کے بعد دعا	۳۲۲
۱۶۷	دعائے افطار	۳۲۳
۱۶۷	دعائے افتتاح	۳۲۴
۱۸۷	دعائے سحر	۳۲۵
۱۹۵	دعائے سحر مختصر	۳۲۶
۱۹۹	ماہ رمضان کی روزانہ دعائیں	۳۲۷
۲۰۷	اعمالِ شبِ قدر	۳۲۸
۲۱۵	شبہائے قدر کے مخصوص اعمال	۳۲۹
۲۱۷	زیارتِ مخصوصہ شبِ قدر	۳۳۰
۲۲۳	زیارتِ وارثہ	۳۳۱
۲۲۳	دعا بعد زیارت	۳۳۲
۲۳۵	اعمالِ روزِ عید	۳۳۳

عرضِ ناشر

ادارہ تبلیغِ تعلیماتِ اسلامی پاکستان کو یہ شرف حاصل ہے کہ نماز کے موضوع پر سندھی، اردو میں متعدد بار کتب شائع کر چکا ہے جبکہ تقلید، احکام دین، حج اور دیگر موضوعات پر سو سے زائد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ ماہنامہ عالمی امامیہ میگزین، صدائے کربلا اور رسائل شائع ہوتے ہیں اور مدرسہ، یتیم خانہ، ہاسٹل، مسجد و امام بارگاہ زیر تعمیر ہیں۔

سربراہ ادارہ جناب مولانا سید محمد عون نقوی کی متعدد چھوٹی کتب کے علاوہ عرفان قرآن، عرفان حج اور عرفانِ مدینہ شہرت پا چکی ہیں اور اب عرفان روزہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ہم مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی، مولانا شیخ غلام علی عارفی، حکیم مولوی شبیہ الحسن عابدی، جناب سید ذوالفقار حسین نقوی اور جناب سید غلام اکبر کے شکر گزار ہیں، جنہوں نے مختلف حیثیتوں سے اس کتاب کے منظر عام پر لانے میں معاونت فرمائی۔ خداوند عالم ادارے کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ مومنین و مومنات سے دینی پروجیکٹوں میں سہم اٹام و نذرات سے امداد کی اپیل ہے۔ وکالت شرعی موجود ہے۔

سید محمد آصف شاہ حسینی

(سیکرٹری جنرل ادارہ ہذا)

پیش لفظ

ہشام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ روزے کی علت کیا ہے؟ یہ کیوں فرض کیے گئے ہیں؟ تو امامؑ فرماتے ہیں کہ غنی اور فقیر مساوی ہو جائیں۔ غنی بھوک کا احساس کر کے فقیر پر رحم کرے۔

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان میں استغفار زیادہ سے زیادہ پڑھو تا کہ خدا تمہارے گناہوں کو محو کر دے اور دعائیں مانگو تا کہ تم (شیطان کے) شر سے محفوظ رہو۔

بہت سے لوگ روزے کو اپنے اوپر ظلم سمجھتے ہیں۔ کاش انہیں معلوم ہوتا کہ روزے میں ان کے لیے بچہ فوائد ہیں۔ گیارہ مہینے میں انسان بے احتیاطی سے اناپ شناپ غذا کھا لیتا ہے۔ رطوبات فاسدہ بدن کا حصہ بن جاتی ہیں اور مختلف قسم کی بیماریوں کا ذریعہ بنتی ہیں۔ قدرت نے ان رطوبات کو جلانے کا فطری علاج روزے کی صورت میں رکھا۔ اس ماہ میں گیارہ ماہ کے گناہوں کو رد کرنے اور توبہ استغفار کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس ماہ میں نفس امارہ کمزور اور نفس مطمئنہ قوی ہوتا ہے۔ اس ماہ میں مصیبت کو برداشت کرنے کا درس ملتا ہے۔

رمضان المبارک کے فضائل و کمالات کا کیا کہنا۔ اس ماہ میں جو گناہ معاف نہ کرا سکے اُسے پھر حج کی تیاری کرنی چاہیے اور عرفات کے میدان میں گناہوں کی

معافی کی سند لینی چاہیے۔ معصوم کا فرمان ہے کہ رمضان، ماں، باپ اور عرفات گناہوں کی معافی کی سند ہیں۔ لہذا انہیں حاصل کر کے استفادہ کریں۔

ماہِ صیام میں روزانہ ایک دعا جس کا نام دعائے افتتاح ہے پڑھنے کی بہت زیادہ تاکید ہے۔ گزشتہ سال جب ہیوسٹن امریکا ماہ رمضان میں گیا تو وہاں علی اسکول جو کہ نہایت ہی موثر اور متحرک ادارہ ہے گو کہ بندہ حقیر کو پہلی دعوت چھ سال قبل المرتضیٰ امام بارگاہ میں دی گئی اور منتظمین نے نہایت شفقت اور محبت کا اظہار کیا اور ہمیشہ محبت کرتے ہیں اور ہیوسٹن شہر کا یہ منفرد شرف ہے کہ یہاں مومنین نماز اور عزاداری میں بچوں بڑوں خواتین نہایت مستعد نظر آتے ہیں۔

علی اسکول کے بانی اور مسئول محترم جناب منور عباس کا انداز تبلیغ نہایت عمدہ اور ممتاز ہے آپ نے بچوں کو سائنسی انداز میں بنیادی تعلیم سے آشنا کیا ہے یہ طریقہ تبلیغ ہم نے پاکستان میں بھی شروع کیا ہے اور اس کی کڑی یہ کتاب بھی ہے جیسے ہم ویب سائٹ وغیرہ پر بھی ڈال رہے ہیں۔

رمضان اور مسائل رمضان کے حوالے سے معلومات، سوال و جواب اور جدید حوالوں سے ادراک حاصل کرنے کے لیے نوجوان پریشان رہتے ہیں، لہذا ہم نے چاہا کہ رمضان کے فضائل اور مسائل آسان انداز میں ملتِ جمعہ یہ تک پہنچا دیا جائے۔ گویا تمام فضائل کا احاطہ تو نہیں کیا جاسکتا لیکن کسی حد تک معلومات معتبر کتب سے حاصل کر کے آپ تک پہنچانے کی سعی کی گئی ہے۔

جن احباب کا برادر معظم آصف شاہ صاحب نے ذکر فرمایا میں بھی اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا ہے کہ خداوند عالم ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

خادم شریعت

سید محمد عون نقوی

روزہ عطیہ خداوندی

مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی

قرآن مجید میں روزوں کا تذکرہ متعدد بار فرمایا گیا ہے۔ خصوصاً سورہ بقرہ میں ذکر ہے کہ اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزے اسی طرح فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پر ہیروز گار بن جاؤ۔ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تین چیزیں مجھے زیادہ پسند ہیں: تلوار سے جہاد، مہمان کا اکرام اور گرمی کے روزے۔ گویا مولانا علیؑ نے درس دیا کہ قرآن کے مطابق پرہیزگاری کا حصول صرف اور صرف اطاعت خداوندی میں ہے اور روزہ پرہیزگاری کی علامت ہے۔ اس ماہ کو اللہ نے توبہ کا مہینہ بھی قرار دیا ہے۔ یعنی یہ وہ مہینہ ہے جسے اے خدا تو نے معظم و مکرم و شرف اور مفصل بنایا تمام مہینوں پر اور اس ہی ماہ میں قرآن مجید کو نازل کیا بلکہ تورات و زبور و انجیل تمام آسمانی کتابیں اسی ماہ میں نازل فرمائیں، اس ماہ کے حصول کے لیے انبیاء ممتنی رہتے تھے۔ روزہ صرف کھانا پینا ترک کرنے کا نام نہیں بلکہ محرمات شرعیہ سے اجتناب کا نام ہے۔ اللہ، رسول اور اہلبیت پر جھوٹ بولنے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ روزہ زبان، ناک، کان، آنکھ، جلد اور بدن سب کا ہونا چاہیے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روزے میں تم اپنی جان کی حفاظت کرو اور اپنی آنکھوں کو نیچا رکھو، باہم حسد نہ کرو، جھگڑانہ کرو، حسد آگ کی طرح

کھا جایا کرتا ہے، ایمان کو جیسے لکڑی کو آگ۔ اس ماہ میں کثرت سے دعا مانگو اور شر سے محفوظ رہو۔ ماہِ صیام عطیہ خداوندی ہے اور اس حوالے سے برادرِ بزرگ جناب مولانا سید محمد عون نقوی صاحب نے جو کتاب ”عرفانِ روزہ“ کے نام سے ترتیب دی وہ موجودہ دور میں کافی مفید ثابت ہوگی۔ دعا ہے کہ خداوند متعال ہمیں دینِ مبین پر چلتے رہنے اور تقویٰ و پرہیزگاری حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

طالب دعا

سید شہنشاہ حسین نقوی
(باب العلم دارالتحقیق)

مولانا سید محمد عون نقوی

(وکیل مجتہدین عظام، سربراہ ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان)

کی معرکتہ الآرا کتب

عرفانِ حج..... عرفانِ قرآن

عرفانِ مدینہ

کا مطالعہ فرمائیے

شعبہ نشر و اشاعت، ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان

روزہ کیا ہے؟

مولانا غلام علی عارفی

عرفا نے بود و بقائے کائنات کا سبب عشق کو قرار دیا ہے اور عشق کی پہلی منزل ”دعا“ ہے۔ جب دعا میں ندرت پیدا ہو جائے اور جب مناجات میں کمال عشق شامل ہو جائے تو پھر کائنات کا ذرہ ذرہ آشکار و عیاں ہو جاتا ہے۔ جب اُس کی معرفت کا کچھ حصہ معرفت اہلبیت سے ملنے لگے تو پھر دین شناسی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دین شناسی ہی کے لیے اللہ نے عبادات کو فرض کیا ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ دین کو سمجھنے اور اپنی عملی زندگیوں پر لاگو کرنے کے لیے بیان کیے گئے ہیں۔

روزہ بھی عظیم حقیقتِ ابدیت کی عملی دلیل ہے۔ ہم نے روزے کی حقیقت کو چالیس جملوں میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

- (۱) روزہ تربیتِ بشر کی ایک عملی مشق ہے۔
- (۲) روزہ تزکیہٴ نفس کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔
- (۳) خواہشاتِ نفسانی کے خلاف ایک مسلسل سعی ہے۔
- (۴) خدا کے آفاقی نظام کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا نام ہے۔
- (۵) خود پرستی، قوم پرستی اور طاغوت پرستی کے بتوں کو توڑتے ہوئے خدا پرستی کو اپنانے کا نام ہے۔

- (۶) آگاہی، بیداری اور احساس ذمہ داری کا نام ہے۔
- (۷) خود شناسی اور خود احتسابی کا نام ہے۔
- (۸) خود ستائش اور خود محوری کے خلاف کو دور کرنے کا نام ہے۔
- (۹) روزہ جذبہ اخلاص کا عملی نمونہ ہے۔
- (۱۰) روزہ خاکی انسان کو افلاکی بنانے کا نسخہ ہے۔
- (۱۱) روزہ ترک دنیا اور ترک خواہشات کا نام ہے۔
- (۱۲) رضائے معبود کے لیے سب کچھ چھوڑنے کا نام ہے۔
- (۱۳) مقصدِ حیات کو خدا کی مقدس ذات کو قرار دینے کا نام ہے۔
- (۱۴) منادیانِ توحید کی آواز پر لبیک کہنے کا نام ہے۔
- (۱۵) ایثار و فداکاری کا جذبہ پیدا کرنے کا نام ہے۔
- (۱۶) غریبوں، یتیموں اور بیواؤں کے دکھ درد میں شریک ہونے کا نام ہے۔
- (۱۷) شعورِ باطن اور تقویٰ قلب کا نام ہے۔
- (۱۸) وحدتِ افکار، وحدتِ اذکار اور وحدتِ کردار کا نام ہے۔
- (۱۹) کربلا شناسی کا ایک بہترین وسیلہ ہے۔
- (۲۰) فرعونیت، نمرودیت اور یزیدیت سے بیزاری کا نام ہے۔
- (۲۱) ظاہر و باطن میں یکسوئی کا نام ہے۔
- (۲۲) خدمتِ خلق اور جذبہ انسانیّت کی تعمیر کا نام ہے۔
- (۲۳) اپنے ہی خامیوں سے آگاہ ہوتے ہوئے اپنی شخصیت کی تعمیر کا نام ہے۔
- (۲۴) دنیا کو وسیلہ آخرت قرار دینے کا نام ہے۔

- (۲۵) رُوحِ عبادت کو اپنے وجود میں اُجاگر کرنے کا نام ہے۔
- (۲۶) دینے کے جذبے کو فروغ دینے کا نام ہے۔
- (۲۷) روزہ فقیر کی غربت کا احساس کا نام ہے۔
- (۲۸) روزہ امیر کے تقویٰ میں بلندی کا نام ہے۔
- (۲۹) روزہ عظمت امیر المومنینؑ یا دد لانے کا نام ہے۔
- (۳۰) روزہ لافانی ہستی کی طرف ہجرت کا نام ہے۔
- (۳۱) اُخوت، رواداری، امن اور محبت کے جذبوں کو فروغ دینے کا نام ہے۔
- (۳۲) ہر چیز کو رنگِ الہی سے دیکھتے ہوئے صبغۃ اللہ کی تجلی کا نام ہے۔
- (۳۳) پستی سے بلندی کی طرف پرواز کا نام ہے۔
- (۳۴) عالمِ انفس اور عالمِ آفاق کے عظیم آیاتِ الہی کو مشاہدہ کرنے کا نام ہے۔
- (۳۵) دین اور دنیا کی حسین امتزاج کا نام ہے۔
- (۳۶) مادیات کو روحانیت میں تبدیل کرنے کا نام ہے۔
- (۳۷) حق کو سمجھنے حق کو انتخاب کرنے اور حق کا ساتھ دینے کا نام ہے۔
- (۳۸) نعمۂ ولایت اور جذبہ شہادت سے سرشار ہونے کا نام ہے۔
- (۳۹) خودی کی کشکول کو خدا کی رحمتوں سے بھرنے کا نام ہے۔
- (۴۰) قرآن کی بہار کا نام ہے۔

اگر ہم مندرجہ بالا باتوں پر غور کریں اور عمل کریں تو روزے کی حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔ ہمارے فاضل دوست اور معروف مذہبی و سماجی رہنما، اہل دل و نظر جناب مولانا سید محمد عون نقوی نے روزہ کے حوالے سے یہ بہترین کاوش ”عرفان

روزہ“ کے نام سے ضبط تحریر میں لا کر اہل عرفان کے لیے مفرد کام کیا ہے۔ خدا اس خانوادے کو سلامت رکھے جس کے سرپرست معروف شاعر و ادیب بزرگوار جناب سید عابد حسین ہاتف الوری جو کہ عارف باللہ اور فنا فی الحسین علیہ السلام عزادار، وضعدار اور مخلص شخصیت ہیں۔ ہمارے محسن عالم باعمل فخر العلماء مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی (خطیب باب العلم) نہایت ملنسار و قابل قدر عالم ہیں۔ اس خاندان کے اہم فرد برادر سید منظر مہدی بہترین سوز خوان و سماجی نوجوان خانوادہ نقویہ کی شان جناب سید ساجد حسین بادشاہ صالح و مخلص نوجوان ہیں اور خود مولانا محمد عون نقوی کے فرزند برخوردار سید محمد ابرار حسین نقوی جو کہ ہمارے فرزند مدثر مہدی عارفی کے ہمراہ جامع بعثت سادات رجوعہ پنجاب میں دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور انشاء اللہ چند سال میں بہترین علماء میں ان کا شمار ہوگا اور جدید علوم دنیا کے بھی ماہر ہوں گے کو خداوند عالم ہمیشہ آباد رکھے اور دین مبین کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعا گو

غلام علی عارفی

خطبہ شعبانیہ

۱۔ فضیلتِ ماہِ رمضان، رسولِ خدا کی زبانی

جس وقت ماہِ رمضان شروع ہوتا تھا تو چونکہ یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کی مہمانی کا مہینہ ہے، تمام اصحاب بہت غور سے خطبہ شعبانیہ سنا کرتے تھے۔ اور اس ماہِ رمضان میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنا مہمان بناتا ہے تو اب آپ اس بات کا اندازہ لگائیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دستِ خوان پر بیٹھتے ہیں، وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اس دعوت کو قبول کرتے ہیں۔ حضور پر نور کا خطبہ سماعت فرمائیں۔

خطبہ حضرت رسولِ خدا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہ نام پروردگار شروع کرتا ہوں۔

(۱) اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم خَطَبَنَا ذَاتِ يَوْمٍ فَقَالَ

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ قَدْ اَقْبَلَ اِلَيْكُمْ شَهْرُ اللّٰهِ بِالْبِرَّةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ

ایک روز حضرت رسولِ خدا نے عوام الناس کے درمیان خطبہ دیا اور فرمایا کہ

اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا بابرکت و سعید مہینہ آگیا۔

(۲) شَهْرٌ وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ اَفْضَلُ الشُّهُورِ

اور یہ رمضان کا مہینہ تمام برکتوں کے مہینوں سے افضل ہے۔

(۳) وَأَيَّامُهُ أَفْضَلُ الْأَيَّامِ وَلَيَالِيهِ أَفْضَلُ اللَّيَالِيِ وَسَاعَاتُهُ أَفْضَلُ السَّاعَاتِ

اس ماہ رمضان کے دن بھی بہت برکت والے ہیں اور راتیں بھی تمام راتوں سے افضل ہیں اور اس کے لمحات سب سے بہترین لمحات ہیں۔

(۴) وَهُوَ شَهْرٌ دُعِيتُمْ فِيهِ إِلَى ضِيَافَةِ اللَّهِ وَجَعَلْتُمْ فِيهِ مِنْ أَهْلِ كَرَامَةِ اللَّهِ

اس ماہ رمضان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خدا کی طرف دعوت دی ہے اور اس مہینے میں تمہیں اہل کرامت میں سے قرار دیا ہے۔

(۵) أَنْفَاسُكُمْ فِيهِ تَسْبِيحٌ وَنَوْمُكُمْ فِيهِ عِبَادَةٌ
نفس کو تسبیح کا ثواب اور نیند کو عبادت کا ثواب دیا جاتا ہے۔

(۶) وَعَمَلُكُمْ فِيهِ مَقْبُولٌ وَدُعَاؤُكُمْ فِيهِ مُسْتَجَابٌ
اور تمہارے اعمال اس ماہ میں مقبول ہیں اور تمہاری دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔

(۷) فَاسْأَلُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ بِنَبَيِّاتٍ صَادِقَةٍ وَقُلُوبٍ طَاهِرَةٍ أَنْ يُؤَفِّقَكُمْ
اللَّهُ لِصِيَامِهِ وَتِلَاوَةِ كِتَابِهِ

سچی نیت کے ساتھ اور پاک دلوں کے ساتھ خدا کو یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو روزہ رکھنے اور قرآن کی تعلیم دی ہے۔

(۸) فَإِنَّ الشَّيْءَ مَنْ حَرَّمَ غُفْرَانَ اللَّهِ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْعَظِيمِ
کیونکہ شئی اور بدنصیب ہے جو رمضان میں محروم رہ جائے۔

(۹) أَذْكُرُوا بِجُوعِكُمْ وَعَطَشِكُمْ فِيهِ جُوعُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَعَطَشُهُ

اپنی بھوک اور پیاس سے قیامت کی بھوک اور پیاس کو یاد کرو۔

(۱۰) وَتَصَدَّقُوا عَلَىٰ فُقَرَائِكُمْ وَمَسَاكِينِكُمْ

بزرگوں کا احترام کرو اور چھوٹوں پر شفقت اور مہربانی کرو۔ فقراء و مساکین

کو صدقہ دو۔

(۱۱) وَوَقَرُوا كُهُولَكُمْ وَارْحَمُوا صِغَارَكُمْ

بزرگوں کی عزت کرو اور چھوٹوں پر مہربانی کرو۔

(۱۳) وَاحْفَظُوا أَلْسِنَتَكُمْ

زبان کو قابو میں رکھو اور نرمی برتو۔

(۱۴) وَغَضُّوا عَمَّا لَا يَحِلُّ النَّظَرُ إِلَيْهِ أَبْصَارَكُمْ

حرام کاموں سے اپنی نظریں بچائے رکھو۔

(۱۵) وَعَمَّا لَا يَحِلُّ الْأَسْتِمَاعُ إِلَيْهِ أَسْمَاعَكُمْ

اپنے کان بری باتیں سننے سے بند رکھو۔

(۱۶) وَتَحَنَّنُوا عَلَىٰ آيَتَامِ النَّاسِ سَتُحَنِّنَ آيَتَاكُمْ

تم یتیموں پر مہربانی کرو تا کہ تمہارے یتیموں پر بھی لوگ مہربانی کریں۔

(۱۷) وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ مِنْ ذُنُوبِكُمْ

اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو۔

(۱۸) وَارْمَحُوا إِلَيْهِ أَيْدِيَكُمْ بِالذُّعَاءِ فِي أَوْقَاتِ صَلَوَاتِكُمْ فَإِنَّهَا

أَفْضَلُ السَّاعَاتِ يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا بِالرَّحْمَةِ إِلَىٰ عِبَادِهِ

نماز کے اوقات میں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگو کیونکہ یہ نیک گھڑی ہے کہ اللہ

تعالیٰ لوگوں پر نظرِ رحمت فرماتا ہے۔

(۱۹) وَيُجِيبُهُمْ إِذَا نَاجَوْا وَيُلَبِّيهِمْ إِذَا نَادَوْهُ وَيَسْتَجِيبُ لَهُمْ إِذَا دَعَوْهُ

اللہ تعالیٰ ان کی مناجات کو سنتا ہے۔ ان کی آواز پر لبیک کہہ کر دعا قبول فرماتا ہے۔ اور جب بھی اُس سے مانگو تو عطا فرماتا ہے اور اُن کی دعوت کو قبول فرماتا ہے۔

(۲۰) أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَنْفُسَكُمْ مَرَهُونَةٌ بِأَعْمَالِكُمْ فَاعْتَقُوا بِهَا أَنْفُسَكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَنْفُسَكُمْ مَرَهُونَةٌ بِأَعْمَالِكُمْ فَاعْتَقُوا بِهَا أَنْفُسَكُمْ

اے لوگو تمہارے نفوس اعمال کے ساتھ رہن ہیں، پس معافی مانگ کر اپنے نفوس کو آزاد کرا لو۔

(۲۱) وَظُهُورُكُمْ ثَقِيلَةٌ مِنْ أَوْزَارِكُمْ فَخَفِّفُوا عَنْهَا بَطُولُ سُجُودِكُمْ

تمہاری پشت گناہوں کے بوجھ سے لدی ہوئی ہے۔ لمبے لمبے سجدے کر کے اُسے ہلکا کرا لو۔

(۲۲) وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ذَكَرَهُ أَقْسِمُ بِعِزَّتِهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ الْمُصَلِّينَ وَالسَّاجِدِينَ وَأَنْ لَا يَرَوْهُمْ بِالنَّارِ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ نماز پڑھنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کو عذاب نہیں دوں گا۔ اور روزِ محشر اُن لوگوں کو آتشِ دوزخ سے بچالے گا۔

(۲۳) أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَفْطَرَ مِنْكُمْ صَائِمًا مُؤْمِنًا فِي هَذَا الشَّهْرِ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ عِتْقٌ رَقَبَةٍ وَمَغْفِرَةٌ لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ

اور اے لوگو جو کوئی ماہِ رمضان میں کسی مومن کا روزہ افطار کروائے گا تو اتنا ثواب ہوگا کہ گویا راہِ خدا میں کسی بندے کو آزاد کر دیا ہو۔ اور اس کے تمام گناہان

معاف کر دیے جائیں گے۔

(۲۴) فَقِيلَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ كُلُّنَا نَقْدِرُ عَلَى ذَالِكَ

کہا گیا کہ ہم میں اگر روزہ افطار کرانے کی طاقت (سکت) نہ ہو تو ہم کیا کریں گے کہ مال دولت نہیں ہے۔

(۲۵) فَقَالَ مَنْ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ ثَمَرَةٍ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشُرْبَةِ مَاءٍ حضور پاکؐ نے فرمایا کہ اگر ایک دانہ خرما ہی ہو یا ایک گھونٹ شربت ہی ہو تو بھی افطار کر سکتے ہو۔

(۲۶) أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ حَسَنَ مِنْكُمْ فِي هَذَا الشَّهْرِ خُلِقَهُ كَانَ لَهُ جَوَازٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيهِ الْأَقْدَامُ

اے لوگو! ماہ رمضان میں جس آدمی کا اخلاق اچھا ہوگا تو وہ صراط سے روزِ محشر آسانی سے گزر جائے گا۔

(۲۷) وَمَنْ خَفَّفَ مِنْكُمْ فِي هَذَا الشَّهْرِ عَمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ خَفَّفَ اللَّهُ عَلَيْهِ حِسَابَهُ

جو بھی انسان ماہ رمضان میں اچھے اچھے کام کرے گا تو خدا قیامت کے روز اُس کا حساب آسان فرمادے گا۔

(۲۸) وَمَنْ كَفَّ فِيهِ شَرُّهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ غَضَبَهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ

جو کوئی بھی انسان لوگوں سے اپنے بدیاں دور رکھے گا تو خدا اُس سے روزِ قیامت اپنا غضب دور رکھے گا۔

(۲۹) وَمَنْ أَكْرَمَ فِيهِ يَتِيمًا أَكْرَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ

جو کوئی انسان یتیم سے نیکی سے پیش آئے گا، اللہ تعالیٰ قیامت میں اُس سے نیکی کرے گا۔

(۳۰) وَمَنْ وَصَلَ فِيهِ رَحْمَةً وَصَلَهُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ يَوْمَ يُلْقَاهُ
جو انسان بھی صلہ رحم کرے گا تو خدا قیامت میں اپنی رحمت سے اُسے نوازے گا۔

(۳۱) وَمَنْ قَطَعَهُ فِيهِ رَحْمَةً قَطَعَ اللَّهُ عَنْهُ رَحْمَةً يَوْمَ يُلْقَاهُ
جو شخص بھی ماہِ مبارک رمضان میں لوگوں سے اپنے شرفِ فساد کو دور رکھے گا تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اپنے غضب و غصے کو اُس سے دور رکھے گا اور اپنی رحمت اُس پر رکھے گا۔

(۳۲) وَمَنْ تَطَوَّعَ فِيهِ بِصَلَاةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ
جو آدمی بھی ماہِ رمضان میں مستحکم نمازیں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے آتشِ دوزخ سے دور کر دے گا۔

(۳۳) وَمَنْ أَدَّى فِيهِ فَرَضًا كَانَ لَهُ ثَوَابٌ مَن أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا
سِوَاهُ مِنَ الشُّهُورِ

ماہِ رمضان میں جس کسی نے بھی واجب کام انجام دیا تو اُسے ۷۰ گنا ثواب عطا ہوگا۔

(۳۴) وَمَنْ أَكْثَرَ فِيهِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى ثَقُلَ اللَّهُ مِيزَانَهُ يَوْمَ تَخْفَفُ
الْمَوَازِينُ

جو شخص بھی ماہِ مبارک رمضان میں ہمارے اوپر زیادہ صلوات بھیجے گا تو اللہ

تعالیٰ روز قیامت اُس کے نیک اعمال کو بھاری کر دے گا اور زیادہ کر دے گا۔

۳۵ وَمَنْ تَلَا فِيهِ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ كَانَ لَهُ نَقْلٌ أَجْرَ مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِهِ مِنَ الشُّهُورِ

جس شخص نے بھی آیہ قرآن رمضان میں تلاوت کی ہوگی، گویا اُسے ایک

ختم قرآن کا ثواب بخشا جائے گا۔ جو بلا رمضان کے پڑھا ہوگا۔

۳۶ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ فِي هَذَا الشَّهْرِ مَفْتُوحٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يَكْفَهَا

رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں پس تم اپنے

پروردگار سے سوال کرو کہ وہ دروازے تم پر بند نہ کرے۔

۳۷ وَأَبْوَابُ النَّيِّرَانِ مُغْلَقَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يَفْتَحَهَا عَلَيْكُمْ

دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اس لیے خدا کو خوش رکھو۔

ناراض نہ کرو کہ دروازے دوزخ کے کھول دے۔

۳۸ وَالشَّيَاطِينُ مُغْلَوَّةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يُسَلِّطَهَا عَلَيْكُمْ

شیاطین کو اس ماہ رمضان میں بند کر دیا جاتا ہے۔ پس تم اپنے پروردگار سے

سوال کرو کہ شیاطین تم پر مسلط نہ ہوں۔

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

اللَّهِ مَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِي هَذَا الشَّهْرِ

حضرت امیر المؤمنین مولانا علی علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ پر اللہ کی رحمت ہو،

میں نے حضرت رسول خدا کے احترام میں کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ اس مقدس

مہینے میں سب سے بہترین اعمال کون سے ہیں۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِي هَذَا الشَّهْرِ
الْوَرَعُ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

طویل حدیث ہے، عربی میں ہی حدیثیں بیان کی ہیں۔ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ اے ابوالحسن ماہ رمضان میں بہترین اعمال تقویٰ اور گناہوں سے پرہیز ہے۔ پھر آپؐ گریہ فرمانے لگے تو میں نے پوچھا کہ آپؐ گریہ کیوں کر رہے ہیں، فرمایا کہ خون کا حلال ہونا۔ جیسے کہ منحوس و بدترین انسان عبدالرحمن بن ملجم و قسامہ ملعونہ اور جعدہ بنت اشعث کہ یہ قاتلان علیؑ و اولاد علیؑ میں سے ہیں جیسے کہ ملعون عاد و ثمود کی نسل میں سے تھا جس نے اونٹنی کی کوچیں (ٹانگیں) کاٹ ڈالی تھیں۔ اسی طرح سے ملعون بن ملعون عبدالرحمن بن ملجم آپؐ کے سر پر کاری ضربت لگا کر آپؐ کو شہید کر دے گا، تو اُس وقت حضرت علیؑ علیہ السلام نے فرمایا، کیا میرا دین سالم رہے گا؟ حضورؐ پر نور نے فرمایا کہ ہاں تمہارا دین سالم رہے گا۔ پھر فرمایا کہ اے علیؑ جس نے تجھے شہید کیا اُس نے مجھے شہید کیا۔ اور جس نے بھی تجھ سے دشمنی مول لی اس نے مجھ سے دشمنی مول لی، کیونکہ تیری روح میری روح ہے اور میری سرشت تمہاری سرشت ہے۔ خداوند عالم نے مجھے نبوت کے لیے بنایا ہے اور تم کو امامت کے لیے۔ اب جس بد بخت نے بھی تیری محبت و ولایت کا انکار کیا گویا اُس نے میری (رسولؐ کی) محبت سے انکار کیا۔ یا علیؑ تم میرے وصی اور خلیفہ بلا فصل ہو، میری زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ تیرے بیٹے بھی امام ہیں حسن حسینؑ، فاطمہؑ میری اولاد ہیں۔ تیرا حکم میرا حکم ہے اور تیری نبی (و۔ انکار) گویا میرا انکار ہے اور میں خدائے بزرگ و برتر کی قسم کھا کر کہتا

ہوں کہ جس نے مجھے افضل پیغمبر بنایا ہے اُسی نے تجھے بھی ولایت و امامت کے لیے
چن لیا ہے اور تو ہے اللہ کا بہترین بندہ اور لوگوں کے لیے رہبر ہے۔

مومنین و مومنات

☆ ... اپنے بچوں اور بچیوں کے روحانی و علمی مسائل کے حل کے لیے اور جدید
فتوؤں کے حصول کے لیے۔

☆ ... اپنے مرحومین یا عدم استطاعت جسمانی احباب کے حج و عمرہ و زیارات
نیابتی طور پر کرانے کے لیے۔

☆ نکاح نامے رجسٹریشن یا وراثت کے مسائل کے حل کے لیے۔

☆ سہم امام و سادات شرعی تقاضوں کے مطابق مجتہدین تک پہنچانے اور
اُن سے رسید کے حصول کے لیے۔

رجوع فرمائیں:

ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان

www.AounNaqvionline.com

aounmnaqvi@gmail.com

0213-6621221, 0213-2232690

0300-8267261, 0332-2337890

روزہ در کلام الہی

قرآن میں روزے کا ذکر ہے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

اے اہل ایمان تم پر ہم نے روزے رکھنا فرض قرار دیے ہیں جیسے کہ گزشتہ
امتوں پر بھی فرض کیے گئے تھے اور یہ حکم ہم نے اس لیے دیا ہے تاکہ تم پر ہیزگار
ہو جاؤ۔

۳: روزے سے مدد حاصل کرنا
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ
یعنی اے اہل ایمان اپنے کاموں میں صبر و تحمل سے کام اور ذکر خدا کرو۔
نماز پڑھو کہ اللہ تعالیٰ صابروں کو دوست رکھتا ہے۔ اس آئیہ شریفہ میں صبر سے مراد،
روزہ رکھنا ہے، کیونکہ روزے میں بھوک، پیاس کی تکلیف برداشت کرنی ہوتی ہے
نفس قابو میں رہتا ہے اور ہر ایک کھانے پینے کی چیزوں اور میل ملاپ سے دوری کرنا
ہوتی ہے۔ ہر حالت میں صبر کرنا ہوتا ہے۔

۴: نزول قرآن

ماہ رمضان میں قرآن نازل ہوا ہے چنانچہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ
الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ

ماہ رمضان المبارک میں قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ یہ انسانوں کی ہدایت کے
لیے آیا ہے اور اس میں ہدایت کی روشن دلیلیں موجود ہیں اور حق کو باطل سے الگ کرتا ہے۔

۵: حکمِ قضاے روزہ

خداوند عالم کا فرمان ہے کہ

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

پس جس کسی کی زندگی میں رمضان کا مہینہ آجائے تو اُسے لازم ہے کہ روزہ
لازمی طور سے رکھے۔ اور جو شخص بیمار ہو یا حالتِ سفر میں ہو تو اُسے روزے رکھنا
معاف ہیں اور ان روزوں کے بدلے دوسرے مہینوں میں روزے رکھے، کیونکہ اللہ
تعالیٰ نے تم کو یہ آسانی دے دی ہے اور کوئی مشکل نہیں دی ہے۔

۶: روزے کے فائدے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی نیکیوں میں اضافہ کرے۔ اور روزہ رکھے رہے، بھوکا
رہنے سے نفس کی اصلاح ہوتی ہے، روزہ روح کی صفائی کا ذریعہ ہے اور بدن کی
سلامتی کا باعث ہے۔ ان باتوں کو اچھی طرح سے سمجھ لو۔ اور اس پر عمل کرو کہ روزہ
تمہارے لیے ہر بھلائی کا ضامن ہے۔

ثواب و فضیلت ماہِ رمضان

۷: رَمَضَانَ اسْمِ اعْظَمِ الْهٰی

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

اِنَّ رَمَضَانَ اِسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

بے شک رمضان اللہ رب العزت کے مقدس ناموں میں سے ایک نام ہے۔

۸: استقبالِ ماہِ رمضان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب ماہِ رمضان آتا تھا تو

جنابِ رسولِ خدا فرماتے تھے کہ اے اللہ، ماہِ رمضان آگیا ہے۔ اسی مہینے میں قرآن

کریم کو نازل کیا گیا ہے۔ اور اس مہینے کو تو نے ہدایت اور روشنی کا مہینہ قرار دیا ہے۔

اے اللہ اس ماہِ رمضان مبارک میں ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم نماز و روزے سے تجھ

سے قربت حاصل کر سکیں۔

۹: فضیلتِ ماہِ رمضان

یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور یہ ایسا مبارک مہینہ ہے جس میں نیکیاں زیادہ

کی جاتی ہیں، بدی کو مٹا دیا جاتا ہے اس ماہ میں برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ یہ توبہ والا

مہینہ ہے، بخشش کا مہینہ ہے۔ دوزخ سے بچنے کا مہینہ ہے اور جنت میں آسانی سے

داخل ہونے کا مہینہ ہے اور اسے لوگوں کو آگاہ ہو جاؤ کہ اس مبارک مہینے میں حرام کام نہیں کرنا، اور قرآن بہت پڑھنا، اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو اور رات دن اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہو۔ اور ماہِ رمضان المبارک کو دوسرے عام مہینوں کی طرح سے نہ ماننا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس ماہِ مبارک کی زبردست فضیلت ہے، اور تمام مہینوں سے افضل ماہِ رمضان ہے۔

۱۰: آرزوئے بندگانِ خالصِ خدا

رسولِ خدا فرماتے ہیں:

وَقَدْ ذُنَّا رَمَضَانَ لَوْ يَعْلَمُ الْعَبْدُ مَا فِي رَمَضَانَ لَوَدَّ أَنْ يَكُونَ
الرَّمَضَانَ السَّنَةَ

اگر لوگ رمضان کی اصلی حقیقت کو جان لیں تو پورے سال ہی نظم و ضبط اور یاد الہی سے کام لیں۔

۱۱: رمضان نام رکھنے کی اصل وجہ

حضرت رسولِ خدا فرماتے ہیں کہ

إِنَّمَا سُمِّيَ الرَّمَضَانُ لِأَنَّهُ يُرْمَضُ الذُّنُوبُ

رمضان نام اس مہینے کا اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ مہینہ گناہوں کو جلا کر ختم کر

دیتا ہے۔

۱۲: ماہِ رمضان کا احترام

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

لَا تَقُولُوا رَمَضَانَ وَلَكِنْ قُولُوا شَهْرُ رَمَضَانَ فَإِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ
رَمَضَانَ

خالی لفظِ رمضان نہیں کہو بلکہ ماہِ رمضان شہرِ رمضان کہو۔ کیونکہ تم جانتے ہی
نہیں ہو کہ رمضان کیا ہے۔

۱۳: شیطان کو بند کرنا

اس ماہِ مبارک میں شیاطین کو بند کر دیا جاتا ہے، جہنم کے دروازے بند
کر دیے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، شیاطین کو قید کر دیا
جاتا ہے۔

۱۴: آواز کہ کون بخشش چاہتا ہے؟

حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ ماہِ رمضان المبارک میں ہر ایک رات
میں اللہ تعالیٰ ندا فرماتا ہے کہ کوئی حاجت مانگنے والا ہے کہ اُس کی حاجت پوری کی
جائے۔ اور کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اُس کی توبہ کو قبول کر لیا جائے اور گناہوں کی
معافی والا ہے کہ اُسے بخش دوں۔ آیا کوئی مقروض ہے کہ اُس کا قرض ادا کر دیا جائے
اور ماہِ رمضان کے ہر دن روزانہ گناہگار بندوں کو آتشِ جہنم سے ہزار ہا ایک لاکھ کو
آزاد کرتا ہے جن پر جہنم فرض تھا۔ اگر وہ معافی مانگ لیں گے تو جہنم سے آزاد کر دیا
جاتا ہے اور پھر شبِ جمعہ میں بھی لاکھوں بندوں کو بخش دیتا ہے جو گناہِ کبیرہ کے مرتکب
تھے۔ علاوہ ازیں پورے ماہِ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی بخشش جاری ہی رہتی
ہے۔

۱۵: دوزخ سے انسانوں کو آزاد کرنا

حضرت امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر شب ماہ رمضان میں اللہ تعالیٰ ستر ستر ہزار گنہگاروں کو آتش جہنم سے آزاد فرماتا ہے، پھر پورے ماہ رمضان بخشش کا یہی سلسلہ جاری رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو آتش دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔

۱۶: رمضان، گناہوں کا کفارہ

حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ ایک ماہ رمضان سے دوسرے ماہ رمضان تک گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے اور بہشت کو ایک ماہ رمضان سے دوسرے ماہ رمضان تک بہترین طریقے پر سجایا جاتا ہے۔

۱۷: دونوں ثواب برابر

حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان بالخصوص اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور اس مہینے کی برکت سے ہر کام کے ثواب کر بڑھا کر دو گنا کر دیا جاتا ہے۔

۱۸: ماہ رمضان کی فضیلت

یہ مہینہ پورے سال کے مہینوں سے بہتر اور افضل ہے۔ اور اپنے ساتھ رحمتیں اور برکتیں لے کر آتا ہے، گناہوں کی بخشش ہوتی ہے اور یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر ایک مہینے سے افضل ہے۔ اس کی راتیں اور دن سب بڑے برکت والے ہوتے ہیں۔ ہر اک ساعت رات اور دن کی مبارک ہوتی ہے۔ اور انسان کا ہر سانس ایک تسبیح کی حیثیت رکھتا ہے۔ سونا بھی عبادت ہے اور جا گنا بھی عبادت ہے۔ اس مہینے میں لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔

۱۹: اوّل و درمیان اور آخرِ ماہِ رمضان

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ

هُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ
ماہِ رمضان کے شروع میں رحمتیں نازل ہوتی ہیں دوسرے (دہے) حصے
درمیان میں بخشش اور آخری تیسرے (دہے) حصے میں آتشِ دوزخ سے نجات ملتی
ہے۔

۲۰: ماہِ مہمانیِ حق

روایت میں یہ بات آئی ہے کہ ماہِ رمضان ایک ایسا مہینہ ہے کہ جس میں
اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مہمانی کرتا ہے، اچھے اچھے کھانے کھلاتا ہے۔ اور لوگوں پر
لطفِ خداوندی ہوتا ہے۔ اور ہر سانس ایک تسبیح کی مانند ثواب رکھتا ہے۔ تمہارا سونا
بھی عبادت ہے اور جاگنا بھی، بلکہ ہر سانس عبادت ہے۔ اس ماہ میں بندوں کے
اعمال قبول کیے جاتے ہیں، دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔

۲۱: محرومِ واقعی

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ جب ماہِ رمضان آتا ہے تو فوراً ہی روزہ تم
پر فرض (واجب) ہو جاتا ہے۔ جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، شیطان کو
زنجیروں میں باندھ دیا جاتا ہے اور اس کی ایک رات ہزار شبوں سے بھی بہتر شبِ قدر
ہے اور جو شخص بھی اس شبِ قدر میں محروم رہ گیا تو وہ واقعی بد نصیب و منحوس ہے۔

۲۲: مومن کے واجبات

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ مومن کے تین کام ہیں (۱) نماز پڑھنا
(۲) زکوٰۃ دینا (۳) اور تمام روزے پابندی سے رکھنا۔

۲۳: بچوں پر روزہ واجب ہونا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اپنے بچوں کو روزہ رکھنے کی عادت ڈلاؤ۔ جب بچہ نو سال کا ہو جائے اور تندرست و توانا ہو تو جتنی بھی بچے کی قوت برداشت ہو سکے اُسے آدھے دن کا روزہ ظہر تک کا رکھوانے کی عادت ڈالنا کہ مستقبل میں اُسے روزہ رکھنے کی عادت ہو جائے اور جب بھی بچے کو زیادہ پیاس یا بھوک کا غلبہ ہو جائے تو فوراً اُس کا آدھے دن کا روزہ کھلوا دو، کھانا کھلا دو۔ اس طرح سے معلوم ہوا کہ امّاں نے بہترین طریقے پر بچوں کو روزے کی تعلیم بتلائی ہے اور صحیح معنوں میں تو بچہ جب ۱۲ سال کا ہو جائے تو ماں باپ اپنے ساتھ اُسے ہمت دلا کر روزہ رکھوائیں تاکہ اچھا نتیجہ برآمد ہو سکے۔

۲۴: آواز آتی ہے کہ اے ضرورت مند آ جا

ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے حضور پر نورؐ سے سنا کہ جنت کے آٹھوں دروازوں کو ماہ رمضان المبارک میں کھول دیا جاتا ہے اور منادی ندا دیتا ہے کہ اے نیکیوں کے طلب کرنے والے اپنے رب کی طرف آ جا۔ اپنی نیکیوں میں اضافہ کر لے اور اے گناہگارو اپنے رب کی طرف آ جاؤ تاکہ بدی کو تم سے دور کر دیا جائے۔

۲۵: دوزخ سے رہائی

حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ دوزخ سے رہائی پالو۔ شعبان کا مہینہ میرا مہینہ ہے اور رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔ جو کوئی بھی میرے مہینے میں ایک بھی روزہ رکھے گا تو میں قیامت کے روز اُس کی بخشش و شفاعت کروں گا اور جو کوئی ماہ رمضان کا روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم کی آگ سے نجات دے گا، آزاد کر دے گا۔

ماہنامہ عالمی امامیہ میگزین

گزشتہ عرصہ دراز سے ماہوار شائع ہو رہا ہے، جس میں ہر ماہ کے اعمال، ولادت و شہادت معصومین علیہم السلام، قومیات کا احوال، نئی کتب پر تبصرے، نیک و بد تاریخیں اور بہت کچھ لہذا ممبر شپ حاصل فرمائیں۔

زر سالانہ ۶۰۰ روپے

مدیر اعلیٰ سید آصف شاہ حسینی

مدیر علامہ سجاد شبیر رضوی

منیجر سید نجف علی ساغر نقوی

کمرہ نمبر ۵، رضویہ امام بارگاہ و مسجد، ناظم آباد، کراچی، پاکستان

اسرار و آثارِ روزہ

۲۶: روزہ آتشِ جہنم سے ڈھال

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ

الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ

روزہ جہنم کی آگ سے نجات دلانے والا ہے گویا بندہ گنہگار اور جہنم کے بیچ

روزہ، ڈھال بن جاتا ہے۔

۲۷: نزدیکی از خدا

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ

عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ وَلَيْسَ شَيْءٌ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ

مِنْ رِيحٍ فَمِ صَائِمٍ

ہر انسان پر واجب و لازم ہے کہ روزہ رکھے۔ کیونکہ روزے کے ذریعے

سے اللہ تعالیٰ سے قربت حاصل ہوتی ہے اور روزے دار کے منہ کی بو۔ اللہ تعالیٰ کو سجد

پسند ہے۔

۲۸: آراستگی باطن و ظاہر

حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ کلام خدا ہے: روزہ ہمارے لیے ہے اور

مجھے روزہ رکھنے کا ثواب اور فائدہ ملے گا۔ روزہ رکھنے سے ہوا و ہوسِ نفس کم ہو جاتی ہے، شہوت اور خواہشِ نفسانی پر قابو پالیا جاتا ہے۔ روزے سے دل میں صفائی آ جاتی ہے اعضائے جسم کو تقویت ملتی ہے۔ ظاہر اور باطن دونوں ٹھیک ہو جاتے ہیں، روزہ دار اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے اور روزے سے غریب اور مساکین و مستحقین کی تکلیفوں کا احساس ہو جاتا ہے۔ مالدار لوگوں کو چاہیے کہ وہ مستحقین کی مدد کریں اور اللہ کے سامنے گڑ گڑائیں اور گریہ و زاری کریں۔

روزہ ایک قسم کی رسم ہے اور روزہ ہی ایسی کرسی ہے جو خدا کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور پریشانیوں سے نجات ملتی ہے اور خواہشاتِ نفسانی میں کمی آتی ہے۔ روزہ گناہوں کو ہلکا کرتا ہے، نیک کاموں کی ترغیب دیتا اور نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے۔

۲۹: روزہ رکھنے کی مبارکباد

حضرت رسول خداؐ حضرت اُسامہ بن زید سے کہتے ہیں کہ تم کو جنت کی بشارت ہو۔ اگرچہ اب تک دور بھی رہے ہو۔ مگر آئندہ مستقبل میں مبارک ہو۔ تو اُسامہ نے پوچھا کہ آسان ترین عمل نیکی میں کون سا ہے تو رسول خداؐ نے فرمایا کہ گرمیوں میں روزے رکھنا اور خواہشاتِ نفسانی پر قابو رکھنا۔ اور حرام کاموں سے دور رہنا۔ اے اُسامہ، یہ روزہ رکھنا تمہارے لیے دوزخ سے بچنے کی ایک ڈھال اور سپر ہے اور اگر بھوک و روزے کی حالت میں تم مر گئے تو تم خدا سے نزدیک تر ہو جاؤ گے۔

۳۰: اخلاصِ واقعی رکھنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا

ہے کہ روزہ رکھنا آتشِ جہنم سے نجات ہے۔ روزے دار آفاتِ دنیا سے بچے گا اور عذابِ آخرت سے نجات ملے گی۔ اور جب تم روزہ رکھو تو دل میں نیت کرو کہ شیطانی وسوسے اور خواہشاتِ نفسانی پر قابو رکھوں گا۔ اور اپنے نفسِ امارہ کو زیادہ روزے اور عبادت کے ذریعے کمزور کر لے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی طرف رغبت نہ رکھو اور ہر ہر لحظہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو۔ اور نفس کی گندگی، تاریکی (دنیا کی چاہت) وغیرہ کو اپنے دل سے دور کر دو اور دل میں صرف اور صرف نامِ خدا باقی رہے۔ اور دیگر دنیاوی خیالات کو بالکل چھوڑ دو۔

۳۱: سپر آفاتِ دنیا

پیغمبر گرامیؐ نے فرمایا ہے کہ روزہ رکھنا، مصیبتوں اور بلاؤں سے چھٹکارہ پانا ہے۔ اور دنیاوی مصائب سے روزہ انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔ پس روزہ دار کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھے خواہشاتِ نفسانی ختم کر دے اور تمام شیاطین وغیرہ سے اپنا رشتہ ناتا توڑ لے اور اپنے آپ کو کھانے پینے سے بھی دور کر لے جیسا کہ بیمار آدمی کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور ہر لحظہ یادِ الہی میں گزارے۔ دل کی تاریکی کو دور کر دو اور ذکرِ تسبیح و تہلیل سے قلب کو نورانی کرو۔

۳۲: دوزخ سے نجات

ابوسعید خدریؓ نے کہا ہے کہ میں نے حضرت رسولِ خداؐ سے سنا ہے کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے روزہ رکھتا رہے تو اس کے عوض ستر ہزار گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

۳۳: روزے دار کی پاکیزگی

روزے دار کو اللہ تعالیٰ اس طرح سے پاک و پاکیزہ کر دیتا ہے کہ جیسے بچہ ماں کے پیٹ سے معصوم پیدا ہوتا ہے۔ روایت میں یہ بات آئی ہے کہ رمضان کا مہینہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں روزہ رکھنا انسان کے لیے واجب و لازم ہے۔ پس اس ماہ میں جو شخص بھی ایمان مکمل کرنے اور خدا کی خوشنودی کے لیے روزہ رکھتا ہے، تو اس کے گناہانِ گزشتہ و آئندہ سب ہی معاف کر دیے جاتے ہیں اور وہ پاک و پاکیزہ ہو جاتا ہے جیسے کہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

۳۴: روزے کا اجر و ثواب

موسم گرما میں روزہ رکھنے کا بہت ثواب ہے کیونکہ روزے دار گرمی میں پیاس کو برداشت کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص موسم گرما میں روزے رکھے گا۔ اور گرمی کی پیاس برداشت کرے گا تو اللہ تعالیٰ ہزار فرشتوں کو اُس پر مقرر فرماتا ہے کہ اُس کی زیارت کریں اور اُسے مبارک باد دیں۔ اور جب وہ روزہ افطار کر لیتا ہے تو خدائے عز و جل فرماتا ہے کہ تم میں سے کتنی زبردست خوشبو آ رہی ہے۔ اے میرے فرشتو! تم سب گواہ رہنا کہ میں نے اس کی بخشش کر دی ہے۔

۳۵: سیاہی چہرہ شیطان

حضرت رسول خدا سے سوال پوچھا گیا کہ وہ کون سا نیک عمل ہے جو ہم سے شیطان کو دور رکھتا ہے تو فرمایا کہ روزہ رکھنا۔ روزہ رکھنے سے شیطان کا چہرہ کالا و سیاہ

ہو جاتا ہے اور چونکہ شیطان ناکام ہو چکا ہوتا ہے، اس لیے اوجھے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔ غرض شیطان کا منہ کالا ہو جاتا ہے۔

۳۶: آزادی از دوزخ

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ
مَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ أُعْطِيَ مِنَ النَّارِ
جو شخص بھی ماہ رمضان میں روزہ رکھے گا وہ آتش جہنم سے آزاد ہو جاتا ہے۔

۳۷: روزے کا ثواب جنت ہے

حضرت علی امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا نے وقتِ وفات وصیت کی کہ روزہ زکوٰۃ بدن ہے اور روزے دار کے لیے جنت ہے۔

۳۸: جسم کی تندرستی سمیل سکینہ حیدرہ الطیف آباد

حضرت رسول خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ
صُومُوا تَصِحُّوا

روزے رکھو تا کہ تم تندرست ہو جاؤ۔

۳۹: گناہوں سے بچاؤ

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ

الصِّيَامُ اجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ

روزہ رکھنا انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے۔

۴۰: روزہ امانت ہے

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ

إِنَّمَا الصَّوْمُ أَمَانَةٌ فَلْيَحْفَظْ أَحَدُكُمْ أَمَانَتَهُ

روزہ تم پر ایک امانت ہے پس تم میں سے ہر کسی کو چاہیے کہ وہ اپنی امانت کی

حفاظت کرے۔

۴۱: اسلام کی بنیاد

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةِ أَشْيَاءٍ عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ

وَالصَّوْمِ وَالْوَلَايَةِ

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت

اہل بیت۔

۴۲: فلسفہ روزہ

حضرت فاطمہ الزہرا علیہا السلام فرماتی ہیں کہ

فَرَضَ اللَّهُ الصِّيَامَ تَقْبِيَتًا بِإِلَّا خُلَاصِ

اللہ تعالیٰ نے روزے کو واجب (فرض) کیا ہے تاکہ لوگوں میں خلاص سچائی

قائم رہ سکے۔

۴۳: صبر سے مدد

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روزے دار کو سختی اور مشکل تو

پیش آتی ہی ہے، اس پر خداوند عالم فرماتا ہے کہ صبر سے مدد حاصل کرو۔ صبر و تحمل روزہ سکھاتا ہے۔

۴۴: سیر محکم و مضبوط

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روزے کا رکھنا اپنے اوپر واجب اور لازم جانو۔ اس لیے کہ روزے دار جہنم کی آگ سے آزاد ہو جاتا ہے روزہ سیر بن جاتا ہے۔

۴۵: زکوٰۃ بدن

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ
لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْبَدَنِ الصَّيَامُ
ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے اور روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے۔

۴۶: روزے دار کی عبادت

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ
لِكُلِّ شَيْءٍ بَابٌ وَبَابُ الْعِبَادَةِ الصَّوْمُ
ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور روزے کا دروازہ عبادت ہے۔

۴۷: وجوب روزہ

صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَرَضٌ فِي كُلِّ عَامٍ
ہر سال کا ماہ رمضان کا روزہ واجب ہے۔

۴۸: پرورشِ روحِ اخلاص

حضرت مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

الصِّيَامُ ابْتِلَاءٌ لِاخْلَاصِ الْخَلْقِ

خداوند عالم نے روزے کی تشریح فرمائی ہے کہ روزے سے روحِ اخلاص پرورش پاتی ہے۔

۴۹: علتِ وجوبِ روزہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے روزے کو اس مصلحت کے ساتھ واجب قرار دیا ہے کہ مالدار اور غریب دونوں برابر سمجھے جائیں یعنی مساوات قائم ہو جائے اور خدا اپنے لیے بھی مساوات کے اصولوں پر عمل کرنا پسند کرتا ہے اور روزے سے غریب و مستحق کی بھوک و پیاس کا اندازہ، مالدار لوگوں کو ہو جاتا ہے تاکہ وہ غریبوں، کمزوروں، ناداروں پر رحم و بخشش کریں۔

۵۰: روزہ قیامت کی یاد دلاتا ہے

حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے روزہ واجب کر کے بھوک پیاس کی مصیبت میں مبتلا کیا ہے تاکہ قیامت کی سختی اور بھوک کو یاد رکھیں۔

۵۱: روزہ رابطہ ولایت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص دن میں روزے رکھتا ہے، راتوں کو عبادت کرتا ہے اور ہمارے ائمہ اہلبیت کی محبت اُس کے دل میں نہیں ہوتی ہے اور مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر ناراض رہتا ہے۔

۵۲: روزہ..... قیامت میں پہلا سوال

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں قیامت میں سب سے پہلا سوال ہوگا جس میں روزہ، نماز، زکوٰۃ، حج اور ہماری محبت ولایتِ اہلبیت کا سوال ہوگا۔

باب العلم دارالتحقیق

کی

معرکۃ الآرائی کتب

مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی

تہذیب زندگی

پروفیسر آصف پاشا

نکتہ جہاں بانی

علامہ مجلسی

احکام النساء

عالمیہ معلمہ سیدہ صالحہ نقوی

نہج الاعمال

اور متعدد کتب منظر عام پر آچکی ہیں

اور بعض زیر طبع ہیں

زیر سرپرستی: مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی

E-mail: www.babulilm.info

روزہ واقعی

۵۳: روزہ خالص نیت کے ساتھ

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ روزہ واجب کو پکی نیت اور اعتقاد کے ساتھ رکھا کرو، کیونکہ شک کے ساتھ روزہ رکھنا بھی عذاب الہی کا باعث ہے۔

۵۴: روزہ اندام ہائے بدن

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تم روزہ رکھو تو روزے کے ساتھ ساتھ تمہاری آنکھیں نا محرم کو نہ دیکھیں، کان بڑی بات نہ سنیں، زبان سے غلط بات نہ نکلے اور حرام مال نہ کھانا، اور اپنے دامن کو پاک و پاکیزہ رکھنا، گناہوں سے دُور رہے اور گناہوں میں گھر جانے سے اپنے کو بچائے رکھے۔ سو جتنا بھی ہو سکے حالتِ روزہ میں خاموشی اختیار کرو اور کم سے کم بولو۔ اور جو بھی بات کرو حق شامل ہو۔

۵۵: بہترین جہاد

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

أَفْضَلُ الْجِهَادِ الصَّوْمُ الْحَرِّ

سب سے زیادہ اجر و ثواب کا روزہ موسمِ گرما کا روزہ ہے، جس کا بے حد و

حساب ثواب ہوگا۔

۵۶: روزہ قلب بہترین روزہ

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قلب کا روزہ افضل ہے زبان کے روزے سے اور زبان کا روزہ بہتر ہے روزہ شکم سے۔

۵۷: ناقص روزے

حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کا روزہ صحیح نہیں ہے:

(۱) جو اپنے امام کی نافرمانی کرتا ہو۔ (۲) اپنی جگہ سے فرار شدہ بندہ جب تک وہ واپس نہیں آجاتا ہے۔ (۳) جو عورت اپنے شوہر کی اطاعت نہیں کرتی ہو جب تک کہ توبہ نہ کر لے۔ (۴) جو فرزند نافرمان ہو، جب تک وہ فرمانبردار نہیں ہو جاتا ہے۔

۵۸: بہترین روزے

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

صَوْمُ النَّفْسِ عَنِ الذَّاتِ الدُّنْيَا النَّفْعُ الصَّيَامِ

روزہ پورے جسم کا رکھو کہ لذتِ دنیا اور خواہشاتِ سب کو ختم کر دو تب تمہارا روزہ زیادہ فائدہ مند اور مؤثر ہوگا۔

۵۹: اخلاصِ روزہ کی فضیلت

رسولِ خدا فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی رمضان کے روزے سچے دل اور سچی نیت سے رکھے گا تو اُس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

روزے کی جزا اور روزے داروں کو ثواب ملنا

۶۰: روزے دار کے لیے دو خوشیاں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: (۱) افطار کرنے کے وقت کی خوشی (۲) خداوند عالم کا دیدار (کہ اللہ تعالیٰ روزے دار کو دیکھتا ہے)۔

۶۱: بہشت کی نعمتیں ملنا

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہشت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جس میں سے لباس نکلتے ہیں اور اس درخت میں سے ابلق (سفید) گھوڑے مع زین و لگام لگے ہوئے نکلتے ہیں، جو نہایت خوبصورت ہوتے ہیں، وہ پیشاب نہیں کرتے ہیں، پاک ہیں۔ درخت سے گھوڑے باہر نکلتے ہیں۔ دوستانِ خدا اُن گھوڑوں پر سوار ہو کر جنت میں جس جگہ بھی سیر و تفریح کرنا چاہتے ہیں، پرواز کر کے لے جاتے ہیں اور جو لوگ کم تر درجے کے ان لوگوں کو اڑتا ہوا دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ان کی کون سی بڑی نیکیاں ہیں جن کی وجہ سے یہ ہوا میں اڑ رہے ہیں، تب آوازِ خداوند عالم آتی ہے کہ یہ لوگ راتوں میں عبادت کیا کرتے تھے۔ اور پوری رات سویا نہیں کرتے تھے۔ دنوں میں روزہ رکھا کرتے تھے کھانا نہیں کھایا کرتے تھے۔ دشمنوں کے خلاف جہاد کیا کرتے تھے۔ جنگ سے انھیں خوف نہیں آتا تھا اور صدقہ دیا کرتے تھے، اس

میں بخل اور کنجوسی نہیں کرتے تھے۔

۶۲: باغ ہائے بہشت میں تفریح

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روزہ رکھنے والے جنت کے باغوں میں گھوما کریں گے اور فرشتے وقت افطار تک اُن کے لیے دعا کرتے ہیں۔

۶۳: جنت کا مخصوص دروازہ

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ روزے داروں کے لیے جنت میں داخل ہونے کا ایک خاص دروازہ ہے جس کو ریتان کہا جاتا ہے۔ اُس در سے صرف اور صرف روزے دار ہی داخل ہو سکتے ہیں۔

۶۴: دعائے روزہ دار

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روزے دار کا سونا بھی عبادت کا درجہ رکھتا ہے خاموش رہنا بھی تسبیح کا ثواب ہے، اُس کا ہر عمل قابل قبول اور اُس کی ہر دعا مستجاب ہوتی ہے۔

۶۵: دُعاے فرشتہ گان

حضرت پیغمبر خدا ارشاد فرماتے ہیں کہ

وَكَلَّ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ بِالْأَدْعَاءِ لِلصَّائِمِينَ

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مقرر کر دیا ہے کہ وہ روزے داروں کے لیے دعائے

خیر کیا کریں۔

۶۶: تغذیۃ الہی

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ظہر کے وقت روزے دار کو سونا چاہیے کیونکہ اُس کے سوتے میں اللہ تعالیٰ اُسے کھانا کھلا دیتا ہے۔

۶۷: خواب بھی عبادت نفس بھی تسبیح

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ روزے دار کا سو جانا بھی عبادت میں شمار ہے اور نفس بھی تسبیح ہے، یعنی ہر سانس گویا تسبیح الہی کر رہا ہے۔

۶۸: ایک سال کے ثواب کی برابری

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ جب روزے دار روزہ رکھتا ہے تو ایک روزہ ایک سال کے برابر ثواب رکھتا ہے۔

بہترین کمپوٹرائزڈ کتابت، صاف ستھری طباعت

کے لیے آج ہی رابطہ کیجئے

میف گرافکس

رابطہ نمبر 03032659814 & 0345-2626236

سیرت معصومین علیہم السلام

۶۹: آخری عشرہ ماہ رمضان (۲۱ سے ۳۰ تک)

حضرت رسول خدا آخری رمضان کی دس راتوں میں اپنے بستر آرام کو پلیٹ کر رکھ دیا کرتے تھے اور راتوں میں عبادتِ خدا کیا کرتے تھے۔ اور بالخصوص تیئیسویں شب میں اپنے خاندان کو عبادت کرنے اور رات کو جاگنے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔

۷۰: روزہ پناہ پیغمبرؐ

حضرت امام علیؑ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب بھی رسول خداؐ کو کسی قسم کی دنیاوی پریشانی و غم پیش آتا تھا تو آپؐ روزے اور نماز کے ذریعے سے مدد حاصل کیا کرتے تھے۔

۷۱: محرومینِ شبِ قدر

بی بی فاطمہ الزہراءؑ ہمیشہ شبِ قدر میں اپنے بچوں کو بیدار رکھا کرتی تھیں اور اُن کو رات میں اس لیے کم خوراک کھلاتی تھیں کیونکہ بچے عموماً زیادہ شکم پُری سے رات بھر سوتے ہیں اور یہ رحمتِ خداوندی سے دوری کا سبب تھا۔ باعثِ بدبختی ہے، شبِ قدر سے محروم ہو جانا۔

۷۲: دعائے حضرت علی علیہ السلام وقت افطار

اَللّٰهُمَّ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اے اللہ تعالیٰ ہم نے صرف اور صرف تیری ہی خوشنودی کے لیے روزہ رکھا ہے، تیری دی ہوئی روزی سے ہی اسے افطار کر رہے ہیں، ہمارے اس روزے کو قبول فرمالے۔ اور ہمیں نیک اور سیدھے راستے پر گامزن رکھنا۔

۷۳: روزہ حضرت علی علیہ السلام

محدث قتی نے کتاب الکفی والالقاء میں لکھا ہے کہ

كَانَ كَثِيرًا اَلتَّهَجُّدَ وَالْعِبَادَةَ يَصُومُ يَوْمًا

حضرت علی علیہ السلام راتوں کو عبادت کرتے تھے اور نمازیں پڑھا کرتے تھے اور دنوں میں ایک روز چھوڑ کر دوسرے روز روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور ایک وقت کھانے کا ناعہ کیا کرتے تھے۔

۷۴: ماہ رمضان میں سیرت امام سجاد علیہ السلام

حضرت امام سجاد علیہ السلام ماہ رمضان میں زیادہ تر خاموش رہا کرتے تھے۔ اور دعا و تسبیح و تہلیل میں دن گزارا کرتے تھے۔ اور افطار کر کے شکرِ خدا کرتے تھے کہ یا اللہ جو بھی تُو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

۷۵: سیرت امام محمد باقر علیہ السلام

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہمیشہ ماہ رمضان میں ۲۱ اور ۲۳ تاریخ کی

رات طلوع صبح تک عبادتِ خدا میں مشغول رہا کرتے تھے اور خدا سے راز و نیاز میں مصروف رہا کرتے تھے۔

۷۶: احيائے شبِ قدر در حالتِ تپ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ۲۳ ویں شب کو اگر کوئی بخار میں مبتلا ہو تو حکم دیا کہ اُسے مسجد میں لے جایا جائے اور رات بھر مسجد میں عبادت کرتا رہے۔

۷۷: سفارشِ امام جعفر صادق علیہ السلام

آپؑ فرماتے ہیں کہ جیسے ہی ماہِ رمضان آتا تھا تو اپنے بچوں بیوی خانوادے کو حکم دیتے تھے، تلاش اور کوشش کرو کیونکہ ماہِ رمضان میں ہی روزی تقسیم ہوتی ہے اور عمریں مقرر کر دی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے مہمانوں (روزہ داروں) کی تعداد لکھی جاتی ہے۔ اور اس ماہِ مبارک میں ایک شب ایسی بلند عظمت والی بھی ہوتی ہے، جواز روئے قرآن حکیم عبادتوں میں ایک ہزار شبوں سے افضل ہوتی ہے۔

۷۸: آخری عشرہ ماہِ رمضان

آخری عشرہ ماہِ رمضان ۲۱ سے ۳۰ رمضان تک کا عرصہ ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے والدِ بزرگوار امام موسیٰ کاظم علیہ السلام رمضان کے آخری عشرے کی ہر رات میں بیس (۲۰) رکعت نماز مستحی نیت سے اضافی پڑھا کرتے تھے۔

۷۹: سیرتِ امام علی رضاعلیہ السلام

ابراہیم بن عباس کہتے ہیں کہ حضرت امام رضا علیہ السلام بہت سے روزے مستحی بھی رکھا کرتے تھے اور ہر ماہ کے اوّل، وسط اور آخر کے تین روزے تو لازمی رکھا کرتے تھے اور کبھی ناغہ نہیں کرتے تھے۔

اہل حدیث، دیوبندی مسلک چھوڑ کر مذہبِ حقہ
قبول کرنے والے معروف عالمِ دین و مبلغ

علامہ عبدالحفیظ پنہور
کی بہترین کتاب

معرفت حق

منظر عام پر آچکی ہے۔

پاکستان میں ہر بک اسٹال پر موجود ہے۔ طلب فرمائیں۔

نماز و عبادت شبِ قدر

۸۰: گناہوں سے آزادی

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی شبِ قدر میں غسل کرتا ہے اور طلوع فجر تک جاگ کر عبادت کرتا رہتا ہے تو اُس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

۸۱: زمانِ شبِ قدر

عبدالواحد مختار انصاری نے کہا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شبِ قدر کے بارے میں کہ ۲۱ اور ۲۳ کی دونوں کی شب، شبِ قدر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ دونوں شبِ قدر کے بارے میں تعین کریں۔ تو فرمایا کہ دونوں شبوں ۲۱ اور ۲۳ کو شبِ قدر جان کر عمل کرو کہ ان دونوں میں سے ایک تاریخ میں شبِ قدر ہے۔

۸۳: بخششِ گناہانِ گزشتہ و آئندہ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس شخص نے بھی شبِ قدر کو پالیا اور رات کو جاگ کر عبادت الہی کی تو اُس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

۸۴: استغفار شبِ قدر

حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے پروردگار میں چاہتا ہوں کہ تجھ سے نزدیک تر ہو جاؤں، تو خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر میرا تقرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو شبِ قدر میں جاگ کر عبادت کرو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پروردگار میں چاہتا ہوں کہ تیری رحمت حاصل کر لوں، تو حکم خداوندی ہوا کہ میری رحمت اُن لوگوں کے لیے ہے جو لوگ مستحقین پر رحم و کرم کرتے ہیں، غریبوں کی خدمت کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میرے پروردگار میں چاہتا ہوں کہ تیری راہ مستقیم حاصل کر لوں، تو حکم الہی ہوا کہ میری صراطِ مستقیم سے وہ گزر سکتا ہے جو شبِ قدر میں صدقہ دیتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے جنت کے درختوں کے میوے کھلا دے تو حکم خداوندی ہوا کہ جو لوگ شبِ قدر میں سبحان اللہ پڑھتے ہیں اُن کو جنت کے میوے دیے جائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ پروردگار میں چاہتا ہوں کہ میرے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں، مجھے عذاب سے بچا دے، تو حکم الہی ہوا کہ میری نجات اُن لوگوں کے لیے ہے جو لوگ شبِ قدر میں طلبِ مغفرت کرتے ہیں۔

۸۵: توجہ بہ شبِ قدر

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ شبِ قدر ۲۱ اور ۲۳ ویں شبِ ماہِ رمضان میں لوگ سویانہ کریں، غفلت نہ برتیں کیونکہ یہ دونوں راتیں شبِ قدر ہیں۔

۸۶: شبِ قدر ہزار ماہ سے زیادہ افضل

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ شبِ قدر میں عمل صالح کرنا (مثل نماز و زکوٰۃ اور دیگر کام) بہتر ہے، عمل ہائے ایک ہزار ماہ سے کہ جن میں شبِ قدر نہ ہو اُن سے بہتر ہے۔

۸۷: شبِ سرنوشت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سال کے آغاز میں شبِ قدر کے اعمال کا حساب لگایا جاتا ہے اور اس شبِ قدر میں آئندہ ایک سال تک کے ہونے والے کام (قسمت) لکھا جاتا ہے۔

۸۸: شبِ قدر میں عبادت کی فضیلت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال پوچھا گیا کہ ایک شبِ قدر ہزار مہینوں سے کیسے افضل ہے؟ تو حضرت نے فرمایا کہ شبِ قدر میں نیک کام کرنا، اُن کا مومنوں سے بہتر ہے جو ہزار ماہ میں انجام دیے گئے ہوں اور اُن میں شبِ قدر نہ ہو۔

۸۹: شبِ قدر میں رکوع و سجود

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مرجا اور اور احسنت، تعریف اُن لوگوں کے لیے ہے جو شبِ قدر میں رکوع و سجود کے ساتھ شبِ گزرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں اور خوفِ الہی سے روتے ہیں۔ پس جو شخص بھی ایسا کرتا ہے تو وہ کبھی ناامید نہ ہوگا اور اُس کی دلی مرادیں پوری ہوں گی۔

۹۰: شبِ بخششِ ذنوب

گناہوں سے بخشش کی رات شبِ قدر ہے۔ حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے بھی ماہِ رمضان کا روزہ بہت توجہ اور خوش اسلوبی سے رکھا، مکمل ایمان کے ساتھ، تو اُس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے اور جو شخص بھی شبِ قدر میں توجہ سے نماز پڑھے گا تو اُس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔

۹۱: ۲۳ ویں شب کی فضیلت

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی رمضان میں شبِ قدر میں راتوں کو جاگ کر عبادتِ الہی میں گزارے گا۔ اور ۲۳ ویں شبِ ماہِ رمضان میں ایک سو رکعت نماز پڑھے گا (بہ شرطِ صحتِ اعمال) تو خداوند عالم اُس کی زندگی میں اضافہ فرمادے گا۔ اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ اور موت کی تکلیف سے آرام دے گا۔ منکر اور نکیر دو فرشتے جو قبر میں مردے سے سوال جواب معلوم کرنے آتے ہیں، اُن کے عذاب سے نجات دے گا اور قیامت میں وہ اپنی قبر سے اس حالت میں آئے گا کہ اُس کے چہرے سے نور ساطع ہو رہا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُس کے دامن ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔

ماہِ رمضان میں گناہوں سے پاکیزگی

۹۲: روزہ بے اجر

حضرت بی بی فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ روزہ دار روزے کو محفوظ رکھے ہر طرح سے کہ آنکھ کو محفوظ رکھے زبان اور کان کو محفوظ رکھے، گویا روزے میں بھوک و پیاس کے ساتھ ساتھ اعضائے جسمانی بھی روزہ رکھیں تب روزہ صحیح ہوگا، ورنہ روزے دار کا روزہ ختم ہو جاتا ہے۔

۹۳: گناہ سے اجتناب کا اجر

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی ماہِ رمضان میں روزہ رکھتا ہے اور حرام کاموں سے بچا رہتا ہے۔ جھوٹ، غیبت، ہر برائی سے بچا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو جاتا ہے، خوش ہوتا ہے اور اُس پر جنت کو واجب کر دیتا ہے۔

۹۴: روزہ واقعی

حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ
الصَّيَّامُ اجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ
روزے کا مقصد یہ ہے کہ تمام حرام کاموں سے بچا رہے۔

۹۵: غصے پر قابو پانا

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی ماہِ رمضان میں غصہ نہیں

کرے گا تو قیامت کے روز خداوند عالم بھی اپنے عذاب سے اُسے بچائے رکھے گا۔

۹۶: ماہِ رمضان کی بہترین عبادت

حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ یا علیؑ ماہِ رمضان کی بہترین عبادت الہی یہ ہے کہ انسان حرام کاموں سے دور رہے۔

۹۷: روزہ صرف بھوک و پیاس کا نام نہیں

روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنے کا نام ہی نہیں ہے بلکہ انسان کو چاہیے کہ اُس کے جسم کے تمام اعضاء روزے کی مانند رہیں۔ روزہ ہمہ اعضاء پہی ہے۔ حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ ماہِ رمضان میں روزے دار کو چاہیے کہ اپنی زبان فضول باتوں لے لیے نہ کھولے گناہوں سے محفوظ رکھے۔ حرام کاموں کے دیکھنے سے اپنی آنکھوں کو بند رکھے اور حرام باتوں کے سننے سے پرہیز کرے، گویا تمام اعضاء بدن روزہ رکھیں۔

۹۸: غیبتِ باطل کٹندہ

ماہِ رمضان کے روزوں میں انسان کسی کی غیبت نہ کرے اور ایسے بندے کو اللہ تعالیٰ نے قابلِ تعریف قرار دیا ہے خواہ وہ اپنے بستر پر ہی سو رہا ہو۔

۹۹: روزہ زبان

حضرت امام جعفر صادقؑ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صرف بھوکا پیاسا رہنا ہی روزے میں ضروری نہیں ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ بے ہودہ بات کرنے سے اپنی زبان کو محفوظ رکھے خواہ ماہِ رمضان ہو یا دیگر مہینے ہوں۔

۱۰۰: مشکل شرائطِ روزہ

حضرت پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی دن میں روزہ رکھے رات کو عبادتِ الہی کرے، اپنی زبان کو قابو میں رکھے، بُرے کاموں کو آنکھوں سے نہ دیکھے اور بندگانِ الہی کو کسی بھی قسم کا آزار نہ پہنچائے، تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا بچہ شکمِ مادر سے پیدا ہوا ہوتا ہے۔ اُس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ یہ حدیث کتنی بہتر ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کی شرطیں بھی تو سخت ہیں۔

۱۰۱: شرطِ قبولیتِ نماز و روزہ

حضرت امام علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر بے شمار نمازیں پڑھی جائیں اور بے شمار روزے رکھے جائیں کہ کمر ٹیڑھی ہو جائے اور صحیح طریقے پر تقویٰ نہ ہو، خلوص نیت نہ ہو تو تمہارا کوئی بھی عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔

۱۰۲: ہر گناہ سے دل کی پاکیزگی

حضرت ادریس علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا ہے: روزہ جب بھی رکھو تو اپنی جان کو ہر نجس چیز سے دور رکھو، نجاستِ بدن اور نجاستِ قلبی کو دور کر لو۔ اور اگر خالص نیت اور قلب سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے روزہ رکھو۔ حتیٰ کہ گناہ کرنے کا سوچنا بھی نہیں، کیونکہ جب تک خالص نیت سے عبادت نہیں کی جائے گی عبادت قبول نہ ہوگی۔ دلوں کو ہر نجاست سے پاک کرنا ضروری ہے۔

مبطلاتِ روزہ

۱۰۳: غیبت کرنا روزے کے لیے آفت

حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بھی کسی کی غیبت (برائی) کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ چالیس روز تک اُس کی نماز اور روزے کو قبول نہیں فرماتا ہے، مگر یہ کہ جب غیبت والا شخص بیان کنندہ کو بخش دے۔

۱۰۴: روزہ نا منظور

حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے بھی کسی مرد یا عورت کی غیبت کی تو اللہ تعالیٰ اُس کے روزے اور نماز کو قبول نہیں فرماتا ہے۔

۱۰۵: روزہ کو باطل کرنے والے کام

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جھوٹ بولنا، نامحرم پر نظر ڈالنا اور کمزور لوگوں پر ظلم کرنا روزے کو باطل کر دیتا ہے، بلکہ روزے کی اہمیت کو ختم کر دیتا ہے۔

۱۰۶: روزے میں جھوٹ بولنا

روایت میں آیا ہے کہ جھوٹ بولنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور اسی طرح نامحرم عورت کی طرف (دوبارہ) دیکھنا اور غریب پر ظلم کرنا، خواہ کم ہو یا زیادہ، روزے کو ختم کر دیتا ہے۔

محرمین ماہ رمضان از برکات

۱۰۷: کہو آمین

حضرت رسول خدا منبر کے اوپر تشریف لے گئے اور آمین کہا، پھر فرمایا کہ اے لوگو۔ میرے پاس جبرائیل امین آئے تھے۔ اور کہا کہ اے محمدؐ، جس شخص نے بھی ماہ رمضان کو پالیا اور اچھے کام کر کے گناہوں سے پاک نہ ہوا۔ اور مر گیا۔ اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔ کہو آمین آمین آمین۔ تو ہم نے آمین کہی۔

۱۰۸: بد بختِ حقیقی کون سبیلِ سیکندہؒ خدو آباد سندھ پاکستان

حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ

إِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حَرَّمَ غُفْرَانَ اللَّهِ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْعَظِيمِ

بد بخت اور بدنصیب وہ ہے کہ جو اس ماہ مبارک رمضان میں مغفرت

خداوندی سے محروم رہ جائے۔

۱۰۹: ماہ رمضان میں بخشش

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں نہیں بخشا

گیا تو اگلے سال کے آنے والے ماہ رمضان تک اُس کی بخشش نہیں ہو سکتی ہے مگر یہ کہ

وہ عرفہ میں پیش ہو جائے۔

نیک اعمال ماہِ مبارک رمضان میں

۱۱۰: ثوابِ صدقہ ماہِ رمضان میں

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی ماہِ مبارک رمضان میں صدقہ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ستر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۱۱: اوجِ ثواب

حضرت نبی اکرمؐ فرماتے ہیں کہ ماہِ مبارک رمضان میں جس شخص میں چھ باتیں پائی جائیں گی تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے جو (۱) اپنے دین کو محفوظ رکھے۔ (۲) اپنا نفیس حرام سے بچائے رکھے۔ (۳) اپنے خاندان والوں سے نیک سلوک کرے۔ (۴) لوگوں سے نرمی سے پیش آئے۔ (۵) اپنی زبان کو بری بات کہنے سے باز رکھے۔ (۶) خاموشی اختیار کرے۔

لیکن یہ حقیقت ہے کہ روزے کی جزا اور ثواب اتنا بڑا ہے کہ سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا ہے۔

۱۱۲: ماہِ رمضان میں صدقہ کی وصیت

حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ

تَصَدَّقُوا عَلٰی فَقْرَآئِكُمْ وَمَسَاكِينِكُمْ

ماہ رمضان میں مستحقین اور غریبوں کو صدقہ دو۔

۱۱۳: روزے میں مسواک کا حکم

حصین بن ابی العلاء نے کہا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جب پوچھا گیا کہ روزے کی حالت میں مسواک کرنا کیسا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ مسواک ہر وقت کی جاتی ہے۔

۱۱۴: روزے میں تحفہ عطر

حضرت امام حسین علیہ السلام جب بھی روزہ رکھتے تھے تو اپنے جسم پر بہترین عطر لگایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ روزے دار کو عطر کا تحفہ بہترین تحفہ ہے۔

۱۱۵: روزہ دار کا مرتبہ

حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ اگر انسان اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرے تو روزے دار کی طرح سے اُسے ثواب عطا کیا جائے گا۔

۱۱۶: روزے میں عطر کا ثواب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص پہلی ماہ رمضان کو اپنے جسم پر عطر ملے گا تو اُس کی عقل زائل و کمزور نہیں ہوگی۔

ثوابِ قرأتِ قرآن

۱۱۷: قرآن کی بہار

ماہِ رمضان قرآن کی بہار ہے۔

۱۱۸: رمضان کا موسم

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

لِكُلِّ شَيْءٍ رَّيْبٌ وَ رَّيْبُ الْقُرْآنِ شَهْرُ رَمَضَانَ

ہر ایک چیز کے لیے ایک موسم بہار ہوتا ہے اور ماہِ رمضان قرآن پڑھنے کی بہار ہے۔ قرآن کی ایک آیت پڑھنے کا ثواب: حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ ماہِ رمضان میں ایک آیت قرآنی پڑھنے کا ثواب پورا قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ یعنی رمضان کے علاوہ اور مہینوں میں پورا قرآن پڑھے اور ایک آیت رمضان میں پڑھے تو ثواب برابر ہوگا۔

مَنْ تَلَا فِيهِ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فِيهِ

عَنْ يَرِهِ مِنَ الشُّهُورِ

۱۱۹: قرآن در ثلثِ دومِ رمضان

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ثلثِ دوم ماہِ مبارک میں

یعنی بیس رمضان سے چاند رات ۳۰ تاریخ تک۔ قرآن کو کھولے اور کہے
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکِتَابِکَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِیْهِ اَسْمُکَ
 الْاَعْظَمُ الْاَکْبَرُ وَ اَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی وَمَا یَخَافُ وَیُرْجٰی اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ
 مِنْ عُقَاقِکَ مِنَ النَّارِ

خدایا تجھ سے میں درخواست کرتا ہوں کہ تجھے قسم ہے اُس قرآن کریم کی جو
 تُو نے نازل فرمایا ہے اور اُس میں ہر اک چیز کا بیان فرمادیا ہے اور اُس میں تمام
 اسمائے حسنیٰ موجود ہیں اور خوف کی آیات بھی ہیں جن میں جہنم سے چھٹکارا بھی ہے۔
 پس جو حاجت بھی ہو اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔

محرم الحرام، رمضان المبارک

اور

ایام عزاء میں خطابت و عظ و نصیحت اور ذکر کری

سوز خوانی، سلام خوانی اور نوحہ خوانی

کے لیے مستند مداح خوان اہل بیت علیہم السلام

کے لیے رجوع فرمائیں۔

علامہ سجاد شبیر رضوی

مدیر عالمی امامیہ میگزین، رضویہ سوسائٹی کراچی

ثواب صبح کو اٹھنے کا

۱۲۰: علی الصبح درود پڑھنا

حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ علی الصبح اٹھو تو درود پڑھو اور روزے کے لیے سحری کرو تو درود پڑھا کرو۔

۱۲۱: سحری کی اہمیت

حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ سحری ضرور کھاؤ خواہ ایک خرما ہو یا ایک گھونٹ پانی ہو۔

۱۲۲: سحری کرنے والوں پر فرشتوں کا درود

حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے جو ہمیشہ تسبیح خدا کرتے ہیں، سحری کے لیے اٹھنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

۱۲۳: سحری کی فضیلت

رحمت للعالمین، حضورؐ پر نورؐ فرماتے ہیں کہ سحری کھانے والوں پر برکت نازل ہوتی ہے۔

۱۲۴: تفاوتِ اسلام و تمام دین ہا

حضرت رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ سحری کا کھانا ہمارے اور دوسرے تمام مذاہب کے درمیان اسلام اور غیر اسلام میں فرق ہے۔

ثوابِ افطاری

۱۲۵: روزے دار کے ثواب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

مَنْ فَطَرَ صَائِمًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ

ہر وہ شخص جو لوگوں کو افطاری کھلاتا ہے اُس کو روزے داروں کا جیسا ثواب

دیا جاتا ہے۔

۱۲۶: ایک مومن کے روزے کی جزا

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ جو کوئی شخص کسی ایک مومن کو روزہ افطار

کراتا ہے، ایسا ہے کہ گویا اُس نے ایک بندہ مومن (غلام) کو راہِ خدا میں آزاد کر دیا

ہو اور یہ کام باعثِ بخشش گناہانِ کافی ہے۔ اُس کی بخشش ہو جائے گی۔

۱۲۷: گناہوں کا دُھل جانا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

الْأَفْطَارُ عَلَى الْمَاءِ يَغْسِلُ الذُّنُوبَ عَنِ الْقَلْبِ

پانی سے افطار کرنا دل سے گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

۱۲۸: زمانِ روزہ و وقتِ افطار

حضرت امام حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رمضان کے مہینے کا چاند دیکھتے ہی فوراً روزہ واجب ہو جاتا ہے اور افطار کرنا بھی چاند دیکھنے پر موقوف ہے اور چاند کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ سو پچاس آدمی ہی چاند کو دیکھیں بلکہ مردِ عادل جو عالم ہو، اُس کا تنہا ہی چاند دیکھ لینا کافی ہے۔

۱۲۹: دوزخ سے نجات

حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو آتشِ جہنم سے دور رکھو۔ لوگوں کو افطاری کھلاؤ اگرچہ ایک ایک خرما کھلاؤ یا ایک ایک گلاس شربت ہی پلاؤ۔

۱۳۰: بہشت کا انتظار

حضرت پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں کہ بہشت چار قسم کے لوگوں کی مشاق رہتی ہے: (۱) بھوکوں کو کھانا کھلانے والے (۲) زبان سے بدگوئی نہ کرنے والے (۳) تلاوتِ قرآن کرنے والے اور (۴) رمضان کا روزہ رکھنے والے۔ ان چاروں کی جنت مشاق رہتی ہے۔

۱۳۱: خوشنودی مومن

حضرت رسول خداؐ کی وصیتوں میں سے ایک وصیت یہ بھی ہے کہ اے علیؑ دنیا میں مومن کی خوشنودی کی تین چیزیں ہیں: (۱) برادرانِ ایمانی کا دیکھنا (۲) روزے داروں کو افطار کھلانا۔ (۳) آخرِ شب میں جاگنا اور عبادت بجالانا۔

۱۳۲: روزے سے بالاتر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے بابا جان نے فرمایا ہے کہ برادرانِ دینی کو افطاری کھلانا خوشحالی کا راستہ ہے، اس سے درجہ بلند ہوتا ہے۔

۱۳۳: افطاری خواہ ایک خرمہ ہو

جو کوئی بھی برادرِ مومن کو افطار میں ایک خرمہ بھی کھلا دیتا ہے تو اُسے ایک غلام کو راہِ خدا میں آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اگر ایک خرمہ یا شربت کا گلاس بھی روزے دار کو افطار میں دے دے گا تو اُس کے لیے بہت بڑا اجر ثواب ہے۔

کتاب فضائل درود شریف
مولانا نذرا الحسنین محمدی (اکیڈمی آف قرآن)
اور
انتخاب کلامِ ناطق
فیروز خسرو (رائٹرز بک فاؤنڈیشن)
طلب فرمائیں۔

ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان کراچی

عقابِ روزہ خوری

۱۳۴: خروجِ روحِ ایمانی

حماد رازی کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ جو شخص بھی ماہِ رمضان کا روزہ نہیں رکھتا ہے، جان بوجھ کر روزہ ختم کر دیتا ہے تو اُس کے جسم میں سے ایمانی روح نکل جاتی ہے۔ روحانی اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔

۱۳۵: حدِ روزہ خور

بریدِ عجمی نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کسی شخص کے بارے میں پوچھا کہ تین گواہوں نے بتلایا ہے کہ فلاں شخص نے جان بوجھ کر تین روزے نہیں رکھے ہیں۔ فرمایا کہ اُس سے پوچھا جائے کہ تم روزہ نہ رکھنے کا گناہ جانتے ہو، اگر کہے کہ نہیں جانتا تو امام پر واجب ہے کہ اُسے قتل کر دے۔ اور اگر کہے کہ ہاں جانتا ہوں تو امام پر واجب ہے کہ تازیانے مارے جائیں۔

ثوابِ دعا

۱۳۶: دعائے اولین لقمہ افطار

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ روزہ دار کی دعا وقتِ افطار قبول ہوتی ہے، تو پہلا لقمہ جیسے ہی منہ میں رکھے تو کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اغْفِرْ لِي

نامِ خدا سے شروع کرتا ہوں، اے خدا، اے گناہگاروں کے گناہوں کو بخشنے والے، میرے گناہوں کو بھی بخش دے، تُو بڑا غفور الرحیم ہے۔

۱۳۷: اجابتِ دعا

روزے دار کی دُعا رد نہیں کی جاتی ہے بلکہ دعا قبول کی جاتی ہے۔

۱۳۸: بہت طلبِ بخشش کرو

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ماہِ مبارک رمضان میں اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرو۔ دعا کرنا واجب و لازم ہے۔ کہ دعاؤں کے ذریعے سے بلائیں دور ہوتی ہیں اور گناہ معاف ہوتے ہیں، تمام بُرائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

۱۳۹: دعا ہنگامِ افطار

آنحضرت نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جو بندہ بھی روزہ رکھے وہ افطار کے وقت

پڑھے:

يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ غَيْرُكَ اغْفِرْ لِي الذَّنْبَ

الْعَظِيمُ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ الْعَظِيمَ إِلَّا الْعَظِيمُ

اے خدائے بزرگ، اے خدائے بزرگ تو ہی تو میرا خدا ہے اور تیرے علاوہ کوئی بھی خدا نہیں ہے۔ میرے بڑے بڑے گناہ بخش دے۔ کیونکہ بڑے گناہوں کو صرف بزرگ ہستی ہی بخش سکتی ہے اور ایسا بنا دے کہ جیسے بچہ ماں کے شکم سے پاک و معصوم پیدا ہوتا ہے۔

۱۴۰: دُعائے امیر المومنین علیہ السلام ہنگام افطار

افطار کے وقت پڑھنے کی دعا حضرت امیر المومنین مولیٰ علیہ السلام سے منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُومْنَا وَ عَلٰی رِزْقِكَ افْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِیْمُ

اے خدا ہم نے روزہ صرف اور صرف تیری رضا کے لیے رکھے ہیں) اور ہم تیرے دیے ہوئے رزق سے افطار کر رہے ہیں پس ہم سے قبول کر بے شک تو سننے اور جاننے والا ہے۔

۱۴۱: دعا کی قبولیت کا وقت

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا فرمان ہے کہ

دَعْوَةُ الصَّائِمِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ افْطَارِهِ

دعاے روزہ دار افطار کے وقت قبول ہوتی ہے۔

۱۴۲: طلب مغفرت در اوّلین لقمہ

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے والد کا فرمان ہے کہ ہر روزے دار کی دعا وقت افطار قبول ہوتی ہے، جب پہلا لقمہ منہ میں رکھے تو کہے کہ اے خدا بخشنے والے میرے گناہوں کو معاف فرمادے۔

۱۴۳: اجر ہمہ روزے داران

جب روز تمام ہو جاتا ہے اور رات کا وقت شروع ہو جاتا ہے تو وقت افطار کہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ افْطَرْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
اے خدا میں نے تیری خوشنودی کے لیے روزہ رکھا ہے اور تیرے رزق سے افطار کیا ہوں تجھ پر ہی میرا بھروسہ ہے۔ تو ہی مالک و مختار ہے۔ تو اُس روزے دار کو بے شمار بے حد ثواب دے دیا جاتا ہے۔

۱۴۴: چہار دُعاے مقبول

حضرت رسول خدا کا فرمان ہے کہ چار لوگوں کی دعا ضرور بالضرور قبول ہوتی ہے اور اُن کے لیے درہائے آسمان کھل جاتے ہیں اور دعا آسمان تک جا پہنچتی ہے: (۱) باپ کی دعا بیٹے کے حق میں (۲) مظلوم کی دعا ظالم کے ظلم کرتے وقت (۳) عمرے پر جانے والوں کی دعا (۴) روزے دار کی دعا افطار کرتے وقت۔

۱۴۵: روزے دار کے لیے ملائکہ کی دعا

حضرت رسول گرامی فرماتے ہیں کہ

وَكُلُّ اللّٰهِ تَعَالٰی مَلَائِكَةً بِاللّٰهِ عَاءٍ لِلصَّائِمِينَ

خداوند عالم نے روزے داروں کے حق میں دعا کرنے کے لیے کچھ ملائکہ کو

مقرر فرمایا ہے۔

۱۴۶: دُعائے وداع

دُعائے شب تیس ماہ رمضان کے بارے میں حضرت پیغمبر اکرم فرماتے

ہیں کہ

رَبَّنَا فَاتَيْنَا الشَّهْرَ الْمُبَارَكَ الَّذِي أَمَرْتَنَا فِيهِ بِالصَّيَامِ وَالْقِيَامِ وَلَا

تَجْعَلْهُ آخِرًا الْعَهْدِ مِنَّا رَبَّنَا فَاعْفُ رُكُنَا مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِنَا

اے ہمارے رب اس ماہ مبارک رمضان میں تُو نے ہم کو حکم دیا ہے کہ نماز

پڑھو روزہ رکھو۔ اب اس رمضان کو ہماری زندگی کا آخری رمضان نہ قرار دینا۔ اے

رب ہمارے تمام گناہوں کو بخش دے۔

عید فطر و زکوٰۃ فطرہ

۱۴۷: عید واقعی

حضرت علی علیہ السلام نے عید کے روز فرمایا کہ آج کا دن اُن لوگوں کے لیے عید کا دن ہے کہ جن کی نماز اور روزہ اللہ نے قبول فرمایا ہے، بلکہ جس روز بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو وہ روز عید ہے۔

۱۴۸: روزہ دریافتِ پاداشِ روزہ

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے روز عید فرمایا کہ آج کا دن زیادہ ہنسے ہنسانے کا نہیں ہے بلکہ یہ روز عید تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لیے مقرر فرمایا تھا کہ جن کو بخش دیا گیا ہے۔ اور کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہیں جو برکتوں سے محروم ہو چکے ہیں۔ بلکہ ہنسنا تو اُن لوگوں کو زیبا ہے جو تقویٰ میں دوسروں سے بازی لے گئے ہیں مگر اے گروہ درمیان سے اگر اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دے تو تم دیکھ لو گے۔

۱۴۹: خداوند جبران کنندہ

لوگ اپنی زکوٰۃ فطرہ نکالتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو زکوٰۃ کا حکم دیتا ہے اور پھر تکمیل بھی کر دیتا ہے۔

۱۵۰: اکمالِ روزہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ فطرہ دینا لازمی و واجب ہے، اسی سے روزہ تکمیل پاتا ہے کہ اپنے خدا پر یقینِ کامل سے بجالاتے ہیں، جیسے کہ حضور اکرمؐ پر نماز میں درود پڑھنا ہے جس سے نماز کی تکمیل ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی روزہ رکھے اور زکوٰۃ نہیں دے تو ایسا ہے جیسے کہ روزہ ہی نہیں رکھا ہو۔

نماز عید الفطر

یہ نماز ۲ رکعت ہے، رکعتِ اول میں سورہ حمد کے بعد سورہ اعلیٰ اور بعد قرأت ۵ بار تکبیر اور بعد ہر تکبیر کے یہ قنوت پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبَرِيَّاءِ وَالْعِظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُودِ وَالْجَبَرُوتِ وَاَهْلَ
الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِي
جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ دُخْرًا وَّشَرَفًا
وَّكَرَامَةً وَمَزِيْدًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُدْخِلَنِيْ فِيْ
كُلِّ خَيْرٍ اَدْخَلْتَ فِيْهِ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُخْرِجَنِيْ مِنْ كُلِّ سُوءٍ
اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ صَلِّوْا تُكَ عَلَيْهِمْ وَّ عَلَیْهِمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلْتُكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصّٰلِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا
اَسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُتَخَلِّصُوْنَ

اے خدا کہ تجھے ہی عظمت و کبریائی زیبا ہے اور تجھ سے ہی مخصوص ہے اور بخشش و جلال، جبروت بھی تیرا ہی حصہ ہے۔ لائقِ غفور و رحمت بھی تو ہی ہے۔ گناہوں کا بھی بخشنے والا تو ہی ہے۔ میں تجھ کو آج کے دن کا واسطہ دیتا ہوں کہ آج کا دن تو نے

مسلمانوں کے لیے عید قرار دیا ہے اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کو شرف و بزرگی کا مقام عطا فرمایا ہے درخواست کرتا ہوں کہ محمدؐ اور اُن کی آل پر درود بھیج اور مجھے بھی اُس نیکی میں داخل کر لے کہ جس میں محمدؐ اور آلِ محمدؐ کو داخل کیا ہے اور مجھے بھی ہر بدی سے باہر کر دے کہ جس سے محمدؐ اور آلِ محمدؐ کو نکالا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں ہر اُس اچھی چیز کی کہ جس کی بہترین بندوں نے درخواست کی تھی اور پناہ بھی چاہتا ہوں تیری کہ تُو نے جیسے اپنے صالح بندوں کو پناہ دی ہے مجھے بھی ویسی ہی پناہ میں رکھنا۔

پھر چھٹی تکبیر کہے اور رکوع میں چلا جائے۔ پھر رکوع و سجود کے بعد کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت میں بعد حمد کے سورۃ الشمس پڑھے، پھر ۴ تکبیریں کہے اور بعد ہر تکبیر کے یہی قنوت پڑھے۔ اور جب فارغ ہو جائے تو پانچویں تکبیر کہے۔ اور رکوع میں چلا جائے اور نماز کو تمام کر لے اور سلام کے بعد تسبیح بی بی فاطمہؑ الزہراؑ پڑھے۔

روزہ مستحی در ماہ صاوا ایام سال

۱۵۱: بندہ ام را پناہ دہید

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی زیادہ روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرا بندہ عذاب سے بچ کر میری پناہ میں آ گیا ہے اُسے پناہ دو۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مقرر کیا ہے کہ روزے داروں کے لیے دعا کیا کریں اور خدا فرشتوں کو یوں ہی بلا وجہ حکم نہیں دیتا ہے۔ مگر یہ کہ اُن کی دعا اللہ تعالیٰ کو پسند آ گئی ہو۔

۱۵۲: بہارِ مومن

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جاڑا مومن کے لیے موسم بہار ہے کہ جس کی رات لمبی ہوتی ہے کہ آرام سے نماز پڑھے اور دن چھوٹا ہوتا ہے کہ جس سے روزہ رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

۱۵۳: روزہ مستحی

حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ اگر تمام زمین کو سونے سے بھر دیا جائے تو وہ اُس مستحی روزہ رکھنے والے روزے دار کا بدلہ نہیں ہو سکتی ہے۔

۱۵۴: کمالِ روزہ واجب

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خداوندِ عالم نے نمازِ واجب کی تکمیل کی طرح ہی نمازِ مستحی کا اجر رکھا ہے اور اسی طرح سے واجبی روزے کی تکمیل کی طرح سے مستحی روزے کا ثواب رکھا ہے۔

۱۵۵: سیرتِ پیغمبرؐ در ایامِ البیض

حضرت رسول خداؐ ایامِ بیض میں اکثر روزے رکھا کرتے تھے۔ اور ایامِ بیض ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کہلاتی ہے۔

۱۵۶: روزہ مستحی بہ قصدِ ثواب

حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کو ثواب پہنچانے کی نیت سے مستحی روزہ رکھے گا تو اس کی بخشش اللہ تعالیٰ پر واجب ہو جاتی ہے۔

۱۵۷: روزہ دار در راہِ خدا

حضرت رسول اکرمؐ فرماتے ہیں کہ جس کسی نے ایک روزہ بھی راہِ خدا میں رکھ لیا تو وہ ایسا ہے کہ گویا اُس نے ایک سال کے روزے رکھے ہوں۔

۱۵۸: واردینِ بہشت

حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ جس نے ایک روزہ مستحی رکھا تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۵۹: اوجِ عظمتِ روزہ

رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بھی مستحی روزہ رکھے گا تو روزے دار کو

تمام زمین سونے سے بھر دی جائے، اور اُس کو دیا جائے تو روزِ قیامت اُسے جو ثواب دیا جائے گا وہ اس سونے سے بھی کہیں زیادہ ہوگا۔

در روز ہائے مخصوص

۱۶۰: فلسفہ روزہ

حضرت رسول خداؐ سے پوچھا گیا سوال ہے تو اس بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روزہ مستحی (سنتی) مہینے کے پہلے پنجشنبہ (جمعرات) اور آخری پنجشنبہ اور وسطی چہارشنبہ (بدھ) ان دونوں پنجشنبے کے درمیان کے روزے کا بلند درجہ ہونا، کیا فلسفہ رکھتا ہے۔

أَمَّا الْخَمِيسُ فَيَوْمٌ يُعْرَضُ فِيهِ الْأَعْمَالُ وَأَمَّا الْأَرْبَعَاءُ فَيَوْمٌ خُلِقَتْ فِيهِ النَّارُ وَأَمَّا الصَّوْمُ فَخَبِئَتْ

لیکن جمعرات کا روز ایسا ہے کہ جس روز ہر انسان کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ اور بدھ کے روز کی وجہ یہ ہے کہ بدھ کے روز آگ ایجاد کی گئی تھی۔ اور روزہ آتش جہنم سے نجات کا باعث ہے اور شاید اس سے مراد خلقت آگ ہو۔ اور روزہ آتش کے درمیان سپر ہے اس لیے روزہ رکھنے والے کو یہ تمام ثواب ملیں گے۔ اور ان روزوں کی اہمیت بہت ہے۔ روزہ بدھ کے روز کیوں رکھا جاتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ بدھ کا روز ہی روزے کے لیے مخصوص کیوں ہے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مہینے کے وسطی بدھ کو پسند فرماتا ہے۔ اور عذاب الہی اس روز نہیں ہوگا اس لیے روزہ مستحی رکھنا باعثِ ثواب ہے اور آتشِ دوزخ سے نجات ہے۔

۱۶۱: ماہ شعبان

حضرت علی علیہ السلام ایسے مستحی روزے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ماہ شعبان کے پہلے پچھنبے اور آخری پچھنبے اور بیچ کے بدھ کے دن کا مستحی روزہ رکھنا، انسان کے دل و سینے سے وسوسہ شیطانی، غم و غصے کو دور کرتا ہے۔ اسی لیے فرمایا ہے کہ ہم اہلبیت بھی یہ تینوں مستحی روزے رکھتے ہیں اور یہ مستحب ہے کہ ہم لوگ دوشنبہ (پیر کا روز) اور پچھنبہ (جمعرات) کا روزہ رکھا کریں، بہت ثواب بھی ہے۔

۱۶۲: ماہ محرم

سبیلِ سکینہؑ حیدر آباد سندھ پاکستان

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پہلی محرم کو روزہ مستحی رکھے گا تو اُس کی دعائیں قبول ہوں گی جیسے کہ حضرت زکریا کی دعا کو قبول کیا گیا تھا۔ اور تیسری محرم کو روزہ رکھنے والوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور دسویں محرم (روز عاشورہ) کو کبھی بھی روزہ نہ رکھے، بلکہ فاقہ رکھے کہ دن میں عصر تک کچھ بھی نہیں کھائے پھر فاقہ شکنی کر لے۔

۱۶۳: ماہ ربیع الاول

پہلی تاریخ ربیع الاول کا روزہ رکھنا باعثِ ثواب ہے۔ اسی طرح ۱۱۲ اور ۱۷۱ تاریخ کے روزے کا بھی بہت ثواب ہے۔

۱۶۴: ماہ ربیع الثانی

اس مہینے کی ۸ تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے۔

۱۶۵: ماہ جمادی الاول

اس مہینے کی ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے۔

۱۶۶: ماہ جمادی الثانی

اس مہینے کی ۲۰ تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے۔

ثواب روزہ ماہ رجب

۱۶۷: بہشت کی نعمات، نہریں

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ماہ رجب ایک بہشتی نہر کی مانند ہے جو دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔ اگر کوئی ماہ رجب کا ایک روزہ رکھے گا تو خدا اُسے بہشت کی نہر سے سرفراز فرمائے گا۔

۱۶۸: دُوری از آتش

جہنم کی آگ سے دور کیا جاتا ہے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رجب کا مہینہ بزرگی لیے ہوئے ہے کہ جس میں نیکیوں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے اور گناہوں میں کمی کر دی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص ماہ رجب کا ایک روزہ بھی رکھتا ہے۔ آتش دوزخ ایک سال تک اُس پر بند کر دی جاتی ہے۔ اور اگر تین روزے رکھے گا تو بہشت واجب ہو جاتی ہے۔

۱۶۹: دوری از جہنم

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ماہ رجب عظمت رکھتا ہے،

کیونکہ اللہ تعالیٰ اس مہینے میں نیکیوں کو دو گنا کر دیتا ہے اور گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ اگر کوئی رجب کا روزہ رکھتا ہے تو جہنم کو اُس سے ایک سو سال دور کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر تین روزے رکھے گا تو اُس پر جنت واجب کر دی جائے گی۔

ایک روز کا روزہ رکھنے کا ثواب

یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص ماہِ رجب کا ایک روزہ رکھے گا اور نیتِ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگی تو اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو جائے گا۔ اور اُس روزے سے اللہ تعالیٰ کا غضب و غصہ ختم ہو جائے گا، جہنم کا دروازہ اُس کے لیے بند کر دیا جائے گا اور اگر زمین کو سونے سے بھر دیا جائے اور راہِ خدا میں خرچ کر دیا جائے تو اُس روزے کے برابر اجر و ثواب نہیں ہوگا۔ اور اُس روزے کا ثواب صرف اور صرف حسناتِ کاملہ ہی ہو سکتی ہیں باقی دنیا کی کوئی اور دوسری چیز اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔ اُس کی دعائیں قبول ہوں گی اور دنیا کی کسی بھی شے کا سوال خدا سے کرے گا تو اُسے عطا کر دی جائے گی اور اُس کے دوستوں، عزیزوں اور پیاروں کی دعائیں بھی اُس کے حق میں جمع کر دی جائیں گی۔

ثوابِ دو روزے رکھنے کا

اور جو شخص بھی اس ماہِ رجب کے دو دن کے روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا بڑا مقام پالے گا کہ دنیا کا کوئی انسان بھی اُس کو بیان نہیں کر سکتا ہے، نہ اجر و ثواب کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ اور اُسے دس نیک لوگوں کا اجر و ثواب عطا ہوگا کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے بلند مقام عطا فرمایا ہوگا جو قیامت میں لوگوں کی شفاعت کریں گے، تو یہ روزہ دار بھی ان کے ساتھ حشر میں ہوگا اور بہشت میں اُن کے ساتھ ہی داخل ہوگا۔

تین روزے رکھنے کا ثواب

اگر کوئی آدمی ماہِ رجب کے مستحی روزے تین رکھ لے گا تو اللہ تعالیٰ آتشِ جہنم کو ستر سال تک دور کر دے گا۔ اور وقتِ افطار اللہ تعالیٰ روزے دار سے فرماتا ہے کہ تیرا حق تو میرے اوپر واجب ہو گیا ہے۔ اور میری محبت و ولایت تیرے لیے لازم ہو گئی ہے۔ اے میرے فرشتو! تم گواہ رہنا کہ میں نے اس کے تمام گناہانِ کبیرہ و صغیرہ کو بخش دیا ہے۔ اب اس پر کوئی بھی گناہ باقی نہیں رہا ہے۔

چار روزے رکھنے کا ثواب

جو شخص بھی ماہِ رجب کے چار روزے رکھ لے گا تو وہ تمام بلاؤں اور پریشانیوں سے نجات پالے گا۔ مثلاً دیوانگی برص و جذام کی بیماری۔

دجال کا فتنہ عذابِ قبر

ان تمام پریشانیوں سے محفوظ رہے گا اور توبہ کرنے والوں کا ثواب اُس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ اور اُس کا نامہ اعمال نیک لوگوں کی طرح داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

پانچ روزے رکھنے کا ثواب

جو شخص بھی ماہِ رجب کے ۵ روزے مستحی رکھے گا تو خداوندِ عالم قیامت کے روز اُس سے راضی ہوگا اور قیامت میں جب قبر سے اُٹھ کر آئے گا تو اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا ہوگا اور بہت بڑا گروہ اس کے حق میں نیکیاں لکھے گا اور بلا حساب و کتاب کے بہشت میں داخل ہوگا۔ اور اُس سے کہا جائے

گا کہ جو بھی تم چاہو خدا سے طلب کر سکتے ہو۔

چھ روزے رکھنے کا ثواب

اگر کوئی شخص ماہِ رجب میں چھ روزے رکھ لے گا تو قبر سے جب اُٹھے گا تو چاندی کی طرح چمکتا ہوا نور اُسے دیا جائے گا، جو سورج کی دھوپ سے بھی زیادہ چمکدار نور ہوگا۔ اُس نور سے اہلِ محشر بھی فائدہ اٹھائیں گے اور تعجب کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے امان یافتہ لوگوں میں شامل رہے گا، پل صراط سے تیزی سے گزر جائے گا۔ اور ماں باپ کے ظلم سے بھی امان پالے گا اور قطعِ رحم سے بھی۔

سات روزے رکھنے کی فضیلت

جو شخص بھی ماہِ رجب میں سات روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس پر جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دے گا۔ اور حکم فرمائے گا کہ بہشت کے جس در سے بھی تم داخل ہونا چاہو داخل ہو جاؤ۔

آٹھ روز روزے رکھنا

جو شخص بھی ماہِ رجب کے آٹھ روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ جنت کے آٹھوں دروازے اُس کے لیے کھول دے گا کہ جس دروازے سے بھی جنت میں داخل ہونا چاہے، داخل ہو جائے۔ اور اُس سے فرمائے گا کہ تجھ پر میری رحمت ہے۔

نور روزے رکھنے کا ثواب

جو شخص بھی ماہِ رجب کے نور روزے مستحی رکھے گا تو روزِ محشر جب قبر سے اُٹھے گا تو کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہوا ہوگا اور سیدھا جنت میں چلا جائے گا، تو اہل

محشر اُس کے حال پر تعجب کریں گے گویا سمجھیں گے کہ یہ اہل نور بھی کوئی پیغمبر ہوگا۔
اور بہشت میں اُسے بلا حساب و کتاب کے داخل ہونے دیا جائے گا۔

دس روزے رکھنے کا ثواب

جو کوئی شخص بھی ماہِ رجب کے دس روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنی قدرتِ کاملہ سے اُڑنے کے لیے دو بال و پر دیدے گا جو مروارید (موتی) یا بزرگ یا قوت کے ہوں گے کہ جن کے ذریعے سے وہ اُڑنے لگے گا اور صراط پر سے گزر کر داخلِ جنت ہوگا اور اللہ تعالیٰ اُسے اتنا بڑا مقام عطا فرمائے گا گویا کہ اُس نے ایک ہزار سال عبادت کی ہو۔

گیارہ روزے رکھنے کا ثواب

جو کوئی بھی شخص ماہِ رجب کے ستنی گیارہ روزے رکھ لے گا تو جب وہ بندہ بروز قیامت اپنے رب کے پاس آئے گا تو بلند مرتبے والا ہوگا اور اُس سے بلند مرتبہ کوئی نہ ہوگا۔

بارہ روزے رکھنے والا

جو شخص ماہِ رجب میں بارہ روزے رکھے گا تو بروز قیامت اُسے ہرے رنگ کا قیمتی لباس سندس واستبرق کا پہنایا جائے گا کہ اگر وہ لباس دنیا میں لایا جائے تو تمام دنیا اُس کے نور سے منور ہو جائے گی اور تمام دنیا میں زبردست خوشبو مشک جیسی پھیل جائے گی۔

تیرہ روزے رکھنے کا ثواب

جو شخص بھی ماہِ رجب کے تیرہ روزے سنتی رکھے گا تو اُس کے لیے روزِ قیامت بہت بڑی میز پر بہترین قسم کے کھانے چن دیے جائیں گے کہ جس میز کی لمبائی سات دنیاؤں کے برابر ہوگی۔ اور بڑے بڑے تسلے (طشت) کھانوں سے بھرے ہوئے پیش کیے جائیں گے کہ جن میں ہزار طرح کے کھانے ہوں گے اور ہر ایک کھانے کا رنگ، مزہ، ذائقہ الگ الگ ہوگا اور وہاں کوئی بھی پریشانی سر در جھبسی پیش نہ آئے گی آرام سے رہیں گے۔

ثواب ۱۴ روزے رکھنے کا

جو کوئی بھی ماہِ رجب کے ۱۴ روزے سنتی رکھے گا تو پروردگار اُسے موتیوں اور یاقوت سے بنے محلِ عطا فرمائے گا، جو اتنے خوبصورت ہوں گے کہ کسی آنکھ نے بھی نہیں دیکھے ہوں گے نہ کانوں نے سنے ہوں گے اور انسانی ذہن کی پہنچ سے باہر ہوں گے۔

۱۵ روزے رکھنے کا ثواب

جو شخص بھی ماہِ رجب کے ۱۵ روزے رکھے گا تو خداوند تعالیٰ کی طرف سے امان یافتہ اور بلند مرتبہ ہوگا کہ پیغمبروں اور فرشتوں کے درجے جیسا ہوگا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اب تم جنت میں آرام کے ساتھ رہو جہاں ہمیشہ خوشیاں ہی خوشیاں رہیں گی۔

۱۶ روزے رکھنے کا ثواب

جو شخص بھی ماہِ رجب کے ۱۶ روزے رکھے گا تو وہ نور پر سوار رہے گا اور بہشت میں ہر جگہ سرائے رحمان تک پرواز کرے گا، اُسے بلند درجہ ملے گا۔

۱۷ روزے رکھنے کا ثواب

جو کوئی بھی ۱۷ روزے ماہِ رجب کے رکھے گا تو اس کے لیے پلِ صراط سے گزرنے کی خاطر ہزار چراغِ جلا دیے جائیں گے تاکہ ان کی روشنی میں انسان سیدھا جنت میں جا پہنچے اور فرشتے اُس کے استقبال کے لیے آئیں گے۔

۱۸ روزے رکھنے کا ثواب

جو بھی ماہِ رجب کے ۱۸ روزے رکھے گا تو گنبدِ ابراہیم میں بہشت میں آرام کے ساتھ یا قوت کے تخت پر بیٹھے گا۔

۱۹ روزے رکھنے کا ثواب

جو کوئی ماہِ رجب کے ۱۹ روزے رکھے گا تو اُس کے لیے خداوندِ عالم سوتیلوں کا محل بنادے گا۔ کاخِ آدم کے قریب اور باہم سلام و دُعا ہوتی رہے گی۔

۲۰ روزے رکھنے کا ثواب

بیس روزے رکھنے کا ثواب ایسا زیادہ ہے کہ گویا بیس ہزار سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہو۔

۲۱ روزے رکھنے کی فضیلت

جو شخص بھی اکیس روزے ماہِ رجب کے رکھے گا تو اُسے قیامت میں

دوسرے لوگوں کی بخشش کا حق دے دیا جائے گا۔ اور اُسے (ربیعہ اور مفر) قبیلے کے برابر، زیادہ لوگوں کی شفاعت کرنی ہوگی۔

۲۲ روزے رکھنے کا ثواب

جو شخص بھی ماہِ رجب کے ۲۲ روزے رکھے گا تو اُس کے لیے منادی آسمان سے ندا کرے گا کہ اے دوستِ خدا تجھے خوش خبری ہو کہ خدا تجھ سے خوش ہو گیا اور جنت کی نعمتیں عطا کرے گا۔ اور تجھے مثلِ پیغمبرؐ و راست گو (سچے) شہداء و صالحین بلکہ خدا کے دوست کا درجہ عطا فرما دیا ہے۔

۲۳ روزے رکھنے والا

۲۳ روزے ماہِ رجب کے رکھنے والے کو آسمان سے آواز دی جاتی ہے کہ اے بندے تُو نے زحمت کم پائی ہے لیکن اجر بہت بڑا پایا ہے، نعمتیں بہت ملیں گی۔ اور تیری آنکھوں سے پردے ختم کر دیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت ثواب ملے گا اور جنت دار السلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قریب میں جگہ ملے گی۔

۲۴ روزے رکھنے والا

جو کوئی بھی ماہِ رجب کے ۲۴ روزے سنتی رکھے گا تو اُس کے پاس موت کا فرشتہ ہرے لباس میں ملبوس جنت کے گھوڑے پر سوار ہوگا اور جامہٴ حریر مشک کی خوشبو والا۔ مرتے وقت پہنائے گا اور بہشتی جامِ شراب سونے کے برتن سے پلائے گا۔ اور موت کی سختی کو آسان کر دے گا۔ اور اُسی جنتی لباس میں قبر سے اٹھے گا۔ اور قبر میں بھی بھوکا و پیاسا نہیں رہے گا حتیٰ کہ روزِ محشر حوض کوثر پر وارد ہوگا۔

ثواب ۲۵ روزے رکھنے والے کا

یہ شخص جب حشر کے روز اپنی قبر سے اٹھے گا تو ستر ہزار ملائکہ اُس کے آگے آگے استقبال کو ہوں گے کہ ہر فرشتے کے ہاتھ میں یا قوت کے چراغوں میں نور ہوگا۔ زیورات سے مزین ہوں گے اور کہتے ہوں گے کہ اے اللہ کے نیک بندے خدا نے تجھے بلایا ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہوگا۔

ثواب ۲۶ روزے رکھنے والے کا

اللہ تعالیٰ اسے محل موتی و یا قوت سے بنے ہوئے عطا فرمائے گا جن میں بہشتی حریر کا لباس ہوگا اور وہ جلد ہی داخل بہشت ہو جائے گا، حالانکہ ابھی اور لوگ اپنے حساب و کتاب میں ہی مصروف ہوں گے۔

۲۷ روزے رکھنے والے کا مقام

جو کوئی بھی ماہِ رجب کے ۲۷ روزے رکھے گا تو اُس کی قبر ۴۰۰ سال کے عرصے کے مطابق کشادہ کر دی جائے گی اور قبر میں مشک و عنبر بھر دیا جائے گا۔

۲۸ روزے رکھنے والا

اس کے درمیان اور آتشِ جہنم کے درمیان میں ۹ دیواریں کھڑی کر دی جائیں گی، جن کی اونچائی آسمان تک اور لمبائی ۵۰۰ سال کے مطابق ہوگی۔

۲۹ روزے رکھنے والا

اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اگر چہ ظالم ہی رہا ہو۔ لوگوں کا مال لوٹا ہوا یا

عورت نے ستر بار عفت دری کرائی ہو تو بھی بخش دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ روزے رکھنے کی وجہ سے اس سے راضی ہو جائے گا۔ جہنم سے آزاد کر دے گا۔

۳۰ روزے رکھنے والا

جو شخص بھی ماہِ رجب کے ستر روزوں میں سے تیس روزے خدا کی خوشنودی کے لیے رکھے گا تو منادی اُس کے لیے آسمان سے ندا دے گا، اے بندہ خدا تیرے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں اور جنت میں تجھے چالیس ہزار شہر سونے کے عطا فرما دیے گئے ہیں اور ہر شہر میں ۴۰ ہزار محل ہوں گے۔ اور ہر محل میں ۴۰ ہزار گھر ہوں گے۔ دسترخوان، کاسے، پیالے اور ہر ۴۰ ہزار پیالوں میں انواع و اقسام کی خوشگوار غذا ہوگی جس کا رنگ اور ذائقہ الگ الگ ہوگا۔ اور ہر گھر میں ۴۰ ہزار تخت سونے کے ہوں گے، وہاں حورالعین بیٹھی ہوں گی کہ ہر حور کی زلفیں تیس ہزار ہوں گی اور اُن حوروں کی زلفیں سنوارنے کے لیے ہر ایک حورالعین پر چھوٹی عمر کی لڑکیاں ایک ایک ہزار مقرر ہوں گی، جو مشک و عنبر سے زلفیں مہکاتی ہوں گی اور تمام حوریں اُس روزے دار کے لیے ہوں گی جس نے ماہِ رجب کے ۳۰ روزے رکھے ہوں گے۔ اور حضرت رسول خدا سے پوچھا گیا کہ بہ سبب بیماری یا مجبوری کے عورتیں حائضہ ہوتی ہیں تیس روزے نہیں رکھ سکتی ہیں تو اُن کو کیا کرنا چاہیے جو اتنا بڑا درجہ ملے تو فرمایا کہ روزانہ ایک روٹی صدقہ دیا کریں تو اتنا ہی ثواب ملے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب ملے گا اور یہ اتنا بڑا ثواب اللہ تعالیٰ دے گا کہ اگر تمام مخلوقات یکجا ہو کر حساب لگانا چاہیں تو حساب نہیں لگا سکیں گی۔

پھر رسول خدا سے کہا گیا کہ اگر کوئی ایک روٹی صدقہ دینے کی صلاحیت

(مال) نہیں رکھتا ہے تو اُس کے بارے میں کیا حکم ہے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ روزانہ ایک سو بار یہ تسبیح خدا پڑھا کرے:

سُبْحَانَ إِلَهِ الْجَلِيلِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُبْغَى التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ
سُبْحَانَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ سُبْحَانَ مَنْ لَيْسَ الْعِزُّ وَهُوَ لَهُ أَهْلٌ

حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تین تاریخ ماہِ رجب کو آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری عطا فرمائی۔ اس لیے اس ایک روزے کی اہمیت ستر سال کے روزے کے برابر قرار دی ہے۔

ثواب روزہ ماہِ شعبان

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ماہِ شعبان کے روزے رکھا کرو کیونکہ جس شخص نے بھی ماہِ شعبان کا سنتی روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور اپنا غصہ ختم کر دیتا ہے۔

ایک روزے کا ثواب

حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے بھی ایک روزہ ماہِ شعبان میں رکھا تو اللہ تعالیٰ اُسے دو سال کے روزے کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے اور بارہ دعائیں قبول فرماتا ہے۔

روزہ ایامِ البیض

حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے بھی ہر ماہ کے تین روزے رکھے یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کے روزے رکھا کرو کہ ان کی اہمیت اور ثواب بہت زیادہ ہے۔

سیرتِ حضرت رسول خداؐ

حضرت رسول خداؐ شعبان کے روزے سے رمضان کو ملادیا کرتے تھے جیسے

۳۰، ۲۹ شعبان کا روزہ رکھا پھر یکم رمضان آگیا۔ اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

ثوابِ روزہ اوّل شعبان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس شخص نے بھی پہلی

شعبان کا روزہ رکھا تو بخت اُس پر لازمی طور پر واجب ہو جاتی ہے۔

ثوابِ ۲ روزے ماہ شعبان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو شخص بھی ماہ شعبان کے

سنّتی روزوں میں سے ۲ روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف چشمِ رحمت فرماتا ہے اور بہشت عطا فرماتا ہے۔

۳ روزے رکھنا

اگر کوئی شخص ماہ شعبان کے تین روزے رکھے گا تو بہشت ملے گی اور روزانہ

اپنے پروردگار کا دیدار کیا کرے گا۔

تقرب بہ سُوئے خداوند

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جیسے ہی ماہ شعبان داخل ہوتا

تو حضرت امام سجاد علیہ السلام اپنے اصحاب کو جمع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے

میرے صحابیو! جان لو کہ یہ کون سا مہینہ ہے۔ یہ تو میرا ہی مہینہ ہے اس لیے اپنے خدا و پیغمبرؐ کی خوشی کے لیے روزے رکھا کرو۔

پیر اور جمعرات کا روزہ

حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں کہ جو کوئی شخص بھی ماہ شعبان میں پیر اور جمعرات کا روزہ رکھے گا تو خداوند عالم اُس کی دنیا کی ۲۰ حاجتیں اور آخرت کی بھی ۲۰ حاجتیں پوری فرمائے گا۔

ثوابِ روزہ آخر ماہ شعبان

حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ جو کوئی شخص بھی ماہ شعبان کے آخری ۳ روزے رکھے گا اور ماہ رمضان سے روزوں کو ملا دے گا تو اُسے پورے مہینے کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

۳۰ روزے ماہ شعبان کے رکھنے کا ثواب

ابن عباس کا کہنا ہے کہ ایک بار رسول خداؐ جب ماہ شعبان کی فضیلت بیان فرما رہے تھے تو فرمایا کہ یہ مہینہ شعبان کا شریف مہینہ ہے۔ اور یہ میرا مہینہ ہے۔ حاملینِ عرش فرشتے بھی اسے بڑا بابرکت مانتے ہیں اُس مہینے میں جنت کو سجایا جاتا ہے۔ اور ثواب ستر گنا زیادہ کر دیا جاتا ہے۔ اعمال قبول ہوتے ہیں اور جہنم سے نجات ملتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر فخر کرتا ہے اور چشمِ رحمت ڈالتا ہے اور جو فرشتگانِ حاملانِ عرشِ الہی ہیں، اُن سے بھی فخر کرتا ہے۔ ایسے موقعے پر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ یا رسول اللہؐ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں، شعبان کے روزوں کے بارے میں اور فضائل بیان فرمائیں تاکہ لوگ شعبان کی طرف رغبت کریں اور

راتوں کو جاگ کر خدا کی خوشنودی حاصل کریں۔

ثواب روزہ اول

جو کوئی شخص بھی ماہ شعبان کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے نامہ اعمال میں ستر نیکیاں لکھ دیتا ہے اور ہر ایک نیک کا اجر و ثواب ایک سال کے برابر ہوگا۔ گویا ستر سال کی عبادت کا ثواب دیا جاتا ہے۔

۲ روزے رکھنے کا ثواب

جو شخص ماہ شعبان کا ۲ روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

۳ روز کے روزے رکھنا

ماہ شعبان کے تین روزے رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ موتی و یاقوت کے محل جنت میں عطا فرماتا ہے۔

۴ روزے رکھنے کا ثواب

۴ روزہ رکھنے والوں کی روزی فراخ کر دی جاتی ہے۔

۵ روزے رکھنے کا درجہ

جو شخص ۵ روز کے روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دے گا۔

۶ روزے رکھنا

جو شخص بھی ماہ شعبان کے ۶ روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس سے ستر قسم کی بلائیں دور کر دے گا۔

۷ روزے رکھنا

جو شخص بھی ماہ شعبان کے ۷ روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ شیطانی وسوسوں اور چالوں سے اُسے دور رکھے گا۔

۸ روزے رکھنا

جو شخص بھی ماہ شعبان کے ۸ روزے رکھے گا، اُس کو مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ جنت کی نہروں سے فیضیاب کرے گا۔

۹ روزے رکھنا

جو شخص بھی ماہ شعبان کے ۹ روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی قبر میں سوالِ منکر و نکیر کو آسان فرمادیتا ہے۔

۱۰ روزے رکھنے والا

ماہ شعبان کے ۱۰ روزے رکھنے والا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا اجر و ثواب رکھتا ہے کہ اس کی قبر کو ۷۰ ذرع لمبا چوڑا کر دیا جائے گا۔

۱۱ روزے رکھنا

جو شخص بھی ماہ شعبان کے گیارہ روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کی قبر پر گیارہ نور کے چراغ روشن کر دے گا۔

۱۲ روزے رکھنا

ماہ شعبان کے ۱۲ روزے رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ اتنا بڑا ثواب عطا فرمائے گا کہ قیامت تک ستر فرشتے روزانہ قبر میں آکر اُس کی زیارت کیا کریں گے۔

۱۳ روزے رکھنا

ساتوں آسمانوں کے فرشتے اُس کے لیے استغفار کریں گے۔

۱۴ روزے کا ثواب

ماہ شعبان کے ۱۴ روزے رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اجر ملے گا کہ تمام دنیا کے جاندار اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لیے استغفار کریں گی۔

۱۵ روزے کا ثواب

اللہ تعالیٰ اسے ندادیتا ہے کہ اے میرے نیک بندے آگاہ ہو جا کہ میں تجھے جہنم سے آزاد کر چکا ہوں۔

۱۶ روزے کا ثواب

اس کے لیے آتش کے کنویں سرد پڑ جائیں گے خواہ کتنے ہی ہوں۔

۱۷ روزے والا

اس کے لیے جہنم کے دروازے بند کر دیے جائیں گے۔

۱۸ روزے رکھنے والا

جو شخص بھی ماہ شعبان کے ۱۸ روزے رکھے گا تو تمام جنت کے دروازے اُس پر کھلے ہوں گے۔

۱۹ روزے والا

ستر ہزار محل یا قوت کے جنت میں دیے جائیں گے۔

۲۰ روزے والا

ستر ہزار حوریں دے دی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

۲۱ روزے والا

فرشتے خیر مقدم کریں گے، مہاجرین کو کہیں گے اور اُس کے بال و پر نکل آئیں گے۔

۲۲ روزے والا

جو شخص بھی ماہِ شعبان کے ۲۲ روزے رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے ستر ہزار حُلّے لباسِ جنت کے عطا فرمائے گا، پہنائے گا۔

۲۳ روزے والا

جو شخص بھی ماہِ شعبان کے ۲۳ روزے سنتی رکھے گا تو اللہ تعالیٰ جنت کا گھوڑا بھیج کر اُسے اپنے پاس بلا لے گا۔

۲۴ روزے والا

اُسے ستر ہزار افراد کی شفاعت کا حق دے دیا جائے گا۔

۲۵ روزے والا

بیزاری از نفاق مل جاتی ہے، اتفاق حاصل ہوتا ہے۔

۲۶ روزے والا

پلِ صراط کو جلدی سے پار کر جائے گا۔

۲۷ روزے والا

آتشِ روزخ سے برأت مل جاتی ہے۔

۲۸ روزے والا

اُس کی شکل و صورت مثل بجلی کے، نور سے چمکنے لگتی ہے۔

۲۹ روزے والا

خداوند عالم کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

۳۰ روزے والا

سمیل سکینہؓ حیدر آباد سندھ پاکستان

جبریلؑ اُسے آواز دیں گے کہ اے اللہ کے نیک بندے آگاہ ہو جا کہ تیرے تمام گناہ معاف کر دیے گئے ہیں، خواہ سمندر کے قطروں کے برابر ہوں یا آسمان کے ستاروں کی طرح زیادہ ہوں، تمام کے تمام معاف کر دیے گئے ہیں۔

روزہ ماہِ شوال

شوال کی پہلی تاریخ کو عید ہوتی ہے، اس لیے عید کے روز روزہ رکھنا حرام ہے۔ اور دوسرے روزے ۲ شوال کو بھی روزہ رکھنا حرام ہے اور بعض علماء نے مکروہ کہا ہے۔ البتہ ۳ شوال سے ۶ شوال تک ۳ روز کا روزہ رکھنا بہتر ہے۔

ماہِ ذی قعدہ

۲۵ تاریخ کا روزہ بہتر ہے۔

روزہ ماہ ذی الحجہ

جو شخص پہلی ذی الحجہ کا روزہ رکھے گا تو ۸۰ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا۔ ماہ ذی الحجہ کی ۸ تاریخ کا روزہ ۹ تاریخ کا روزہ مستحب ہے، لیکن کمزور آدمی کے لیے مکروہ ہے۔

روزِ نہمِ عرفہ

صِيَامُ عَرَفَةَ كَصِيَامِ أَرْبَعَةِ عَشَرَ شَهْرًا
رسول اللہ فرماتے ہیں کہ عرفے کے روز کا روزہ ۱۴ مہینے کے روزے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔

دس ذی الحجہ کا روزہ حرام

۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کے روزے ایام تشریق کہلاتے ہیں، یہ روزے منیٰ کے مقام پر نہ رکھیں حرام ہیں۔

بخشش گناہان

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ جو شخص روزِ عرفہ روزہ رکھتا ہے تو اُس کے گناہ موجودہ و پیشتر ایک ایک سال کے بخش دیے جاتے ہیں۔

مفہوم روزہ

مفہوم روزہ

روزے کو عربی میں صوم کہتے ہیں۔

لغت (Dictionary) میں صوم کا مطلب ہے: کسی چیز سے رکنا یا بچنا۔

اصطلاح میں اس سے مراد کھانے پینے اور کچھ اور چیزوں سے بچنا۔

کب سے کب تک؟

اذان صبح سے اذان مغرب تک۔

مگر کیوں؟

حکم خداوندی کو انجام دینے کے لیے۔

سوال: اسے روزہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: کیونکہ یہ عبادت رات کی نہیں دن کی ہے اور دن کو روز کہتے ہیں لہذا اسے

روزہ کہا گیا۔

روزے کی اقسام

۱۔ واجب روزہ (مثلاً ماہ رمضان کا روزہ)

۲۔ مستحب روزہ (مثلاً رجب یا شعبان کا روزہ)

۳۔ مکروہ روزہ (مثلاً عاشور کا روزہ)

۴۔ حرام روزہ (مثلاً عید الفطر اور عید قربان کا روزہ)

اگر معلوم ہے کہ روزہ ضرر کا باعث ہے تو واجب روزہ رکھنا بھی حرام ہو جائے گا۔

ضرر کی مثال: (i) معلوم ہے کہ روزہ رکھوں گا تو مر جاؤں گا یا
(ii) بیماری طویل ہو جائے گی۔

سوال: یہ پتا کیسے چلے گا؟

جواب: ذاتی اطمینان کی وجہ سے یا

سابقہ تجربوں کی روشنی میں یا

قابل اطمینان ڈاکٹر کے کہنے کی وجہ سے یا

کسی اور عقلی دلیل سے۔

سوال: ڈاکٹر کہتا ہے کہ روزہ نقصان دہ ہے۔ میں مطمئن ہوں کہ ایسا کوئی

Problem نہیں ہے۔ کس کی بات چلے گی، میری یا ڈاکٹر کی؟

جواب: آپ کی بات چلے گی۔ آپ اپنے اطمینان پر عمل کریں۔

واجب روزے

۱۔ ماہ رمضان کے روزے

۲۔ قضا روزے

۳۔ کفارے کے روزے

۴۔ ماں باپ کے قضا روزے بڑے بیٹے پر

۵۔ نذر وغیرہ کی وجہ سے واجب ہونے والے روزے

۶۔ اعتکاف کرنے والے کے لیے تیسرے دن کا روزہ
 ۷۔ حج تمتع کی قربانی کے بدلے رکھے جانے والے روزے (تفصیل کے
 لیے مناسک حج کی طرف رجوع کریں)

روزے کی نیت

- سوال: کیا روزے کی نیت ضروری ہے؟
 جواب: جی ہاں۔ روزہ عبادت ہے اور عبادت نیت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔
- سوال: کیا نیت کچھ الفاظ کہنے کا نام ہے؟
 جواب: جی نہیں۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔
- سوال: یہ ارادہ کیا ہو؟
 جواب: میں اذانِ صبح سے اذانِ مغرب تک روزہ رکھتا ہوں قُرْبَةً إِلَى اللَّهِ۔
- سوال: قُرْبَةً إِلَى اللَّهِ یعنی؟
 جواب: حکمِ خدا کو انجام دینے کے لیے۔ جس کے نتیجے میں لازمی طور پر خدا کی قربت حاصل ہوتی ہے۔
- سوال: اذانِ صبح سے کیا مراد ہے؟ نماز کا وقت ہو جانے کے 15 منٹ بعد میرے
 محلے کی مسجد میں اذان ہوتی ہے تو کیا میرا روزہ اس اذان سے شروع ہوگا؟
 جواب: جی نہیں بلکہ اذانِ صبح سے نمازِ صبح کا اولین وقت ہی مراد ہے۔
- نوٹ: یہ یقین حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ:
 (i) اس وقت سے کچھ دیر پہلے ہی کھانا پینا وغیرہ ترک کر دیا جائے۔
 (ii) مغرب کے بعد بھی کچھ دیر ان چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔

ماہ رمضان میں روزے کے دوران اگر اپنی نیت سے پلٹ جائے یا جان بوجھ کر روزہ توڑنے والا کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو روزہ ٹوٹ جائے گا چاہے پھر اسے انجام نہ دے۔

سوال: رکھا جانے والا روزہ کون سا ہے، کیا یہ طے کرنا ضروری ہے؟ یعنی کیا یہ کیا جاسکتا ہے کہ بغیر طے کیے روزہ رکھ لیا جائے اور بعد میں اپنی مرضی سے قضا یا کفارے کا روزہ قرار دے دیا جائے؟

جواب: جی نہیں بلکہ طے کرنا ضروری ہے کہ یہ قضا کا روزہ ہے یا کفارے کا یا کوئی اور۔ ماہ رمضان میں خود بخود یہ طے ہے کہ رکھا جانے والا روزہ ماہ رمضان کا ہے کیونکہ اس مہینے میں کوئی اور روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔

سوال: میں بھول گیا کہ کل ماہ رمضان کی 15 تاریخ ہے یا 16۔ کیا اس سے بھی روزے پر کوئی فرق پڑتا ہے۔

جواب: جی نہیں اس سے روزے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

سوال: میں نے ابھی کل کا روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں کیا۔ میں نیت کب تک کر سکتا ہوں؟

جواب: دیکھنا پڑے گا کہ روزہ کس قسم کا ہے۔ واجب ہے یا مستحب۔ واجب ہے تو واجب کی کون سی قسم ہے۔ ذیل میں اس کی وضاحت کی جا رہی ہے لیکن توجہ رہے کہ بعض Cases میں آپ دیکھیں گے کہ اذان صبح کے بعد بھی نیت کی اجازت ہے۔ یہ صرف اُس صورت میں ہے جب اذان صبح سے اس وقت تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کر دیتا ہے۔

مثلاً مستحب روزے کی نیت مغرب سے ایک منٹ پہلے بھی کی جاسکتی ہے۔
لیکن جس نے دوپہر کا کھانا کھایا ہو وہ یہ روزہ نہیں رکھ سکتا۔

نیت کا وقت کب تک؟

روزے کی اقسام	اذان صبح سے پہلے	ظہر سے پہلے (جان بوجھ کر Late کیا)	ظہر سے پہلے (بھول گیا / اطلاع نہ تھی)	ظہر کے بعد
۱۔ مستحب روزہ	نیت ہو سکتی ہے روزہ صحیح ہے	نیت ہو سکتی ہے روزہ صحیح ہے	نیت ہو سکتی ہے روزہ صحیح ہے	(مغرب سے کچھ دیر پہلے بھی صحیح ہے)
۲۔ واجب معین روزہ مثال: ماہ رمضان کا روزہ نذر معین کا روزہ	نیت ہو سکتی ہے روزہ صحیح ہے	نیت نہیں ہو سکتی وقت گزر گیا	نیت ہو سکتی ہے روزہ صحیح ہے	نیت نہیں ہو سکتی وقت گزر گیا
۳۔ واجب غیر معین روزہ مثال: قضا روزہ نذر غیر معین کا روزہ	نیت ہو سکتی ہے روزہ صحیح ہے	نیت ہو سکتی ہے روزہ صحیح ہے	نیت ہو سکتی ہے روزہ صحیح ہے	نیت نہیں ہو سکتی وقت گزر گیا

(معین = جس کا وقت Fix ہے۔ غیر معین = جس کا وقت Fix نہیں ہے)

سوال: ۲۹ شعبان کا دن ختم ہوا۔ چاند کا پتا نہیں ہے کہ ہوا یا نہیں۔ میں کیا کروں؟

جواب: اگر چاند نظر آجائے تو کل پہلی ماہ رمضان ہے۔ روزہ رکھنا واجب ہے۔

☆ اگر چاند نظر نہ آئے تو کل ۳۰ شعبان ہے۔ روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔

☆ اگر شک ہو کہ پتا نہیں چاند نظر آیا یا نہیں، تب بھی روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔

سوال: شک کی صورت میں روزہ نہیں رکھا۔ بعد میں پتا چلا کہ چاند ہو گیا تھا۔ پھر؟

جواب: آپ نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ ہاں اس روزے کی قضا آپ کو رکھنا ہوگی۔
 سوال: میں اس شک والے دن روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ کس نیت سے رکھوں؟ کیا یہ نیت کر سکتا ہوں کہ اگر ماہ رمضان ہے تو اس کا روزہ ورنہ شعبان کا؟
 جواب: یہ نیت نہ کریں بلکہ اگر آپ پر قضا روزہ ہے تو اس کی نیت سے رکھیں، ورنہ مستحب کی نیت سے روزہ رکھیں۔

اس صورت میں یہ فائدہ ہوگا کہ بعد میں اگر پتا چلا کہ چاند نظر آ گیا تھا تو یہی روزہ خود بخود ماہ رمضان کا پہلا روزہ مان لیا جائے گا۔
 سوال: میں نے قضا یا مستحب کی نیت سے روزہ تو رکھ لیا مگر دن میں پتا چلا کہ چاند نظر آ گیا تھا اور آج ماہ رمضان کی پہلی تاریخ ہے۔ میں کیا کروں؟
 جواب: بس اپنی نیت کو ماہ رمضان کے روزے کی طرف پھیر دیں۔ یہی کافی ہے۔

مبطلاتِ روزہ

روزے کو توڑنے والی چیزیں

- ۱۔ کھانا پینا۔
- ۲۔ غبارِ حلق تک پہنچانا۔
- ۳۔ اللہ، انبیاءِ اسلام اور معصومینؑ سے جھوٹ منسوب کرنا۔
- ۴۔ پورا سر پانی میں ڈبونا۔
- ۵۔ جان بوجھ کر قے کرنا (یعنی الٹی کرنا)۔
- ۶۔ استمناء کرنا (Masturbation)۔
- ۷۔ جماع کرنا (جنسی تعلقات قائم کرنا)۔
- ۸۔ جنابت کی حالت پر اذانِ صبح تک باقی رہنا۔
- ۹۔ خاتون کا حیض یا نفاس سے پاک ہونے کے بعد اذانِ صبح سے پہلے غسل نہ کرنا۔
- ۱۰۔ کسی Liquid یعنی بہنے والی چیز سے حقنہ یا انیما کرنا۔

تفصیلات

- ۱۔ کھانا پینا: ☆ یعنی حلق سے نیچے اتارنا۔
- ☆ حلق: جہاں سے ”خ“ کی آواز نکلتی ہے۔
- صرف زبان پر کچھ رکھ کر ذائقہ چکھنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

چند صورتحال اور ان میں احکام:

(i)	دانتوں میں کچھ پھنسا رہ گیا تھا، اسے جان بوجھ روزہ باطل ہے کر نکل لیا۔
(ii)	بھول گیا اور کچھ کھالیا یا پی لیا۔ روزہ صحیح ہے
(iii)	جان بوجھ کر تھوک نکل لیا۔ روزہ صحیح ہے
(iv)	مزیدار کھانا دیکھا، منہ میں پانی جمع ہو گیا اور روزہ صحیح ہے اسے جان بوجھ کر پی لیا
(v)	بلغم منہ میں آنے سے پہلے نکل لیا روزہ صحیح ہے
	بلغم منہ میں آنے کے بعد نکل لیا روزہ صحیح ہے۔ (آیت اللہ سیستانی) روزہ احتیاط واجب کی بنا پر باطل ہے۔ (آیت اللہ خوئی، امام خمینی، آیت اللہ خامنہ ای)

سوال: کھاؤں گا پیوں گا نہیں تو کمزوری آ جائے گی۔ روزہ چھوڑ سکتا ہوں؟
جواب: جی نہیں۔

سوال: کمزوری بہت بڑھ جائے، ناقابل برداشت کمزوری؟
جواب: پھر روزہ چھوڑ دیں اور بعد میں قضا رکھیں۔

انجکشن کا استعمال

۱۔ بیماری میں دوا کے لیے:	جائز ہے
۲۔ جسم کے کسی حصے (Organ) کو سُن کرنے کے لیے:	جائز ہے
۳۔ غذائی کمی یا بھوک کے احساس کو ختم کرنے کے لیے:	جائز نہیں ہے

ڈرپ کا استعمال

چاہے دوا کے لیے ہو یا غذائی کمی دور کرنے کے لیے، دونوں صورتوں میں جائز نہیں ہے۔

مسوڑھوں سے خون آنا

سوال: مسوڑھے سے خون نکل آیا توجہ نہیں رہی اور نگل لیا۔ روزہ صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: اگر توجہ نہیں تھی اور بے اختیار نگل لیا تو روزے پر فرق نہیں پڑے گا۔

سوال: مسوڑھے سے نکلنے والا خون تھوک میں مل کر ختم ہو گیا۔ کیا اسے نگلا جاسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔ اس کا نگلنا روزے کو باطل نہیں کرتا۔

سوال: میرے سامنے ایک روزے دار بھولے سے کھانا کھا رہا ہے۔ کیا میرے لیے اسے روکنا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں۔

غرارے کرنا (Gargles):

جائز ہے لیکن حلق سے نیچے پانی گیا تو روزہ باطل ہو جائے گا۔

دانتوں کا علاج

سوال: Dentist (دانتوں کا ڈاکٹر) ماہ رمضان میں دانتوں کی Filling اور

دوسرے متعلقہ کام کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: اور مریض کے لیے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے؟
 جواب: اگر مریض مطمئن ہے کہ خون، پانی یا اور کوئی چیز حلق سے نیچے نہیں جائے گی تو وہ روزے کے دوران علاج کروا سکتا ہے ورنہ نہیں۔

ٹوتھ پیسٹ کا استعمال

اس میں کوئی حرج نہیں۔ بس Paste نگل نہیں سکتے۔

ٹوتھ پک یا ڈینٹل فلاس کا استعمال

اس کا استعمال جائز ہے۔ خیال اسی چیز کا رکھنا ہے کہ کوئی چیز نگل نہیں سکتے
 یعنی حلق سے نیچے کچھ نہیں جانا چاہیے۔

آئی ڈراپ اور نوزل ڈراپ کا استعمال

Nasal Drops اور Eye Drops (آنکھوں میں ڈالنے کے قطروں)

(ناک میں ڈالنے کے قطروں) کا استعمال اس میں بھی معیار وہی ہے۔ اگر دوا حلق کے نیچے نہیں پہنچ رہی تو استعمال جائز ہے۔

عطر اور خوشبو یا ت کا استعمال

Perfumes کا استعمال نہ صرف روزے کو باطل نہیں کرتا بلکہ یہ روزے دار کے لیے مستحب ہے۔

Shampoo اور صابن کا استعمال جائز ہے۔

بالوں میں تیل ڈالنا یا کوئی کریم لگانا جائز ہے۔

Lipstic کا استعمال کرتے وقت حلق سے نیچے اسے بھی نہیں جانا چاہیے۔

ویسے جائز ہے۔

Blood Donation یعنی خون کا عطیہ دینا جائز ہے۔ اگر کمزوری کا

باعث بنے تو مکروہ ہے۔ حرام بہر حال نہیں ہے۔

گُلی کرنا

گُلی کرتے وقت بے اختیار پانی حلق سے نیچے چلا گیا۔ روزہ باطل ہے

سوائے اس کے کہ:

☆ بھول گیا تھا کہ روزے سے ہے۔

☆ واجب نماز کے وضو کے لیے گُلی کر رہا تھا۔

غبار حلق تک پہنچانا

☆ گاڑھا غبار حلق تک پہنچانے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

☆ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ غبار کس چیز کا ہے۔

☆ مثلاً کسی ایسی چیز کا ہے جسے کھانا جائز ہے جیسے آٹا وغیرہ

☆ یا ایسی چیز کا ہے جسے کھانا جائز نہیں ہے جیسے مٹی وغیرہ

سوال: غبار ہے مگر گاڑھا نہیں ہے۔ اس کے حلق تک پہنچانے سے بھی روزہ باطل

ہوگا؟

جواب: جی نہیں۔ (امام خمینی، آیت اللہ سیستانی، آیت اللہ خامنہ ای)

احتیاط واجب کی بنا پر باطل ہے۔ (آیت اللہ خوئی)

ان صورتوں میں روزہ باطل نہیں ہوگا:

(i) غبار حلق تک نہ پہنچے (صرف منہ میں داخل ہو)۔

(ii) جان بوجھ کر نہ پہنچایا ہو۔

(iii) بھول گیا ہو کہ روزے سے ہے۔

(iv) شک کرے کہ حلق تک پہنچایا نہیں۔

سوال: میں آٹے کی چکی میں کام کرتا ہوں اور آٹے کا گاڑھا غبار حلق تک پہنچتا ہے۔ کیا میں روزے کی حالت میں یہ کام کر سکتا ہوں؟

جواب: Mask یا اس جیسی کوئی اور چیز کا استعمال کر کے کام کریں تاکہ غبار حلق تک نہ پہنچے ورنہ روزہ باطل ہوگا۔

سگریٹ وغیرہ کا استعمال

سگریٹ، سگار، ہٹھ اور پائپ جس طرح استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

Inhaler کا استعمال

سوال: دے کا مریض ہوں۔ Inhaler استعمال کرنا مجبوری ہے۔ کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی نہیں۔ اس صورت میں روزہ صحیح رہے گا۔ (آیت اللہ خوئی، امام خمینی، آیت اللہ سیستانی)

☆ اگر Inhaler یا اسپرے کے بغیر ماہ رمضان کے بعد روزہ رکھ سکتے ہیں تو احتیاط واجب کی بنا پر قضا رکھیں۔ (آیت اللہ خامنہ ای)

روزے کی حالت میں سر یا سینے پر Balm کا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ روزہ صحیح رہے گا۔

Steam (بھاپ) لینا

سوال: علاج کے لیے بھاپ لینا روزے کو باطل کر دیتا ہے؟

جواب: گاڑھے بخارات (Concentrated Vapours) حلق سے نیچے نہیں جانے چاہئیں۔

☆ اگر یہ بخارات منہ میں جمع ہو کر پانی کی شکل اختیار کر جائیں تو انھیں بھی نگلنے کی اجازت نہیں ہے۔

☆ گرم پانی کی وجہ سے Bathroom میں بننے والے بخارات اگر سانس کے ساتھ چلے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ بسوں اور گاڑیوں کے دھوئیں کے بارے میں اگر اطمینان تھا کہ یہ دھواں حلق تک نہیں پہنچے گا اور اتفاق سے پہنچ گیا تو کوئی بات نہیں۔ روزہ صحیح ہے۔

اللہ، انبیاء اور معصومینؑ سے جھوٹ منسوب کرنا

روزہ ہو یا نہ ہو: (i) جھوٹ بولنا حرام ہے۔

(ii) کسی سے جھوٹی بات منسوب کرنا بھی حرام ہے۔

(iii) معصومینؑ سے کسی جھوٹی بات کو منسوب کرنے کا گناہ اور بھی

زیادہ ہے۔

سوال: ان میں سے روزہ کس سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اللہ، انبیاء علیہم السلام اور چودہ معصومین علیہم السلام سے جھوٹی بات منسوب کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

معصومین علیہم السلام سے جھوٹ منسوب کرنے کے انداز:
بولنا، لکھنا، اشارہ کرنا، کسی سوال کے جواب میں، کسی کی جھوٹی بات کی تائید
کرنا وغیرہ۔

- ☆ جانتے بوجھتے جھوٹ منسوب کرنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔
- ☆ سچ سمجھتے ہوئے نقل کیا، بعد میں پتا چلا کہ جھوٹ تھا: روزہ صحیح ہے۔
- ☆ نہیں معلوم سچ ہے یا جھوٹ: ایسی بات نقل کرنا ہو تو حوالے کے ساتھ نقل کریں۔

سوال: حالتِ روزہ میں قرآن پڑھتا ہوں۔ مگر میری قرأت خراب ہے۔ میرا کوئی ارادہ خدا سے غلط بات منسوب کرنا نہیں ہوتا۔ میری نیت حصولِ ثواب ہوتی ہے۔ کیا میرا روزہ متاثر ہوگا؟

جواب: جی نہیں لیکن قرأت بہتر کرنے کی کوشش کریں۔

پورا سر پانی میں ڈبونا:

جان بوجھ کر پورا سر پانی میں ڈبونے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ البتہ ان صورتوں میں روزہ باطل نہیں ہوتا:

- (i) بھولے سے ایسا ہو گیا۔
- (ii) پورا سر نہیں ڈبویا کچھ حصہ ڈبویا۔
- (iii) آدھا سر ایک بار اور آدھا سر دوسری بار ڈبویا۔
- (iv) بے اختیار پانی میں گر گیا اور پورا سر ڈوب گیا۔
- (v) کسی اور نے زبردستی ڈبویا۔

(vi) شک کرے کہ پورا سر ڈوبا یا نہیں۔

(vii) اسی طرح نلکے یا Shower کے نیچے سر دھونے سے بھی روزہ باطل نہیں ہوتا۔

(viii) اگر غوطہ خوری کا لباس پہن کر جو سر کو بھی Cover کرتا ہے۔ ان صورتوں میں بھی روزہ صحیح رہتا ہے یا Swimming Cap پہن کر زیر آب جایا جائے یا آبدوز (Submarine) میں سفر کیا جائے۔

نوٹ: آیت اللہ سیستانی کے نزدیک روزے کی حالت میں پورا سر پانی میں ڈبونا شدید مکروہ ہے۔ یعنی اس سے ثواب کم ہو جاتا ہے لیکن نہ یہ حرام ہے اور نہ اس سے روزہ باطل ہوتا ہے۔

قے کرنا یا الٹی کرنا (Vomitting):

جان بوجھ کر الٹی کرنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ چاہے بیماری کی وجہ سے الٹی کرنے پر مجبور ہو۔ بے اختیار خود سے الٹی ہو جائے تو روزہ باطل نہیں ہوتا۔ اگر بھول جائے کہ روزے سے ہے اور الٹی کر دے تو بھی روزہ باطل نہیں ہوتا۔

سوال: روزے کی حالت میں جان بوجھ کر ڈکارنے کی اجازت ہے؟
جواب: جی ہاں۔ لیکن اگر کوئی چیز منہ میں آ جائے تو جان بوجھ کر واپس نگلنے کی اجازت نہیں ہے۔

استمنا کرنا (Masturbation):

سوال: اس سے کیا مراد ہے؟
جواب: جماع سے ہٹ کر اپنے ساتھ کوئی ایسا کام کرنا جس سے خود کی منی خارج ہو۔

نوٹ: اس سے فرق نہیں پڑتا کہ کسی اور چیز یا شخص کی مدد لی یا نہیں۔

توجہ: روزہ نہ ہو تب بھی یہ عمل حرام ہے۔

☆ اس عمل کی وجہ سے غسل جنابت بھی کرنا پڑتا ہے۔

☆ حالتِ روزہ میں اس عمل کے انجام دینے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

سوال: کیا صرف نامحرم کو دیکھنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے؟

جواب: حرام نگاہ بہر حال حرام ہے۔ مگر صرف دیکھنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

سوال: شہوت (Lust) کو بھڑکانے والی فلمیں (Movies) دیکھنے سے روزہ

باطل ہو جاتا ہے؟

جواب: ایسی فلمیں دیکھنا ہر صورت میں حرام ہے چاہے ماہِ رمضان ہو یا کوئی دوسرا

مہینہ۔

☆ اگر استمناء کے ارادے سے دیکھا جائے اور منی خارج ہو جائے تو روزہ باطل

ہوگا۔

سوال: اگر روزے کی حالت میں بے اختیار منی خارج ہو جائے مثلاً نیند کی حالت

میں تو کیا پھر بھی روزہ باطل ہوگا؟

جواب: جی نہیں۔

سوال: کیا ایسی صورت میں روزے دار کے لیے فوراً غسل کرنا ضروری ہوگا؟

جواب: جی نہیں۔ بس نماز کے لیے غسل ضروری ہوگا، البتہ جلد غسل کرنا بہتر تو ہے۔

سوال: روزہ دار کو پتا ہے کہ سویا تو منی خارجی ہو جائے گی۔ کیا پھر بھی وہ سو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔ پھر بھی سو سکتا ہے۔

جماع کرنا یعنی جنسی تعلقات قائم کرنا:

☆ اس سے بھی روزہ باطل ہو جاتا ہے چاہے منی خارج ہو یا نہ ہو۔

☆ جماع کے علاوہ میاں بیوی کے لیے ایک دوسرے سے دیگر لذتوں کو حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ منی کے علاوہ جو دیگر رطوبتیں خارج ہوتی ہیں، ان سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

سوال: شوہر روزے سے نہیں ہے جبکہ بیوی کا واجب روزہ ہے۔ کیا شوہر بیوی کو جماع پر مجبور کر سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں۔

سوال: نیا شادی شدہ جوڑا ماہ رمضان میں ہنی مون کے لیے کسی اور ملک روانہ ہوا۔

کیا یہ دن میں ازدواجی تعلقات قائم کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر دس دن سے کم کا قیام ہے تو مسافر کے احکام Apply ہوں گے یعنی روزہ نہیں رکھ سکتے۔ اس صورت میں دن میں ازدواجی تعلقات قائم تو کیے جاسکتے ہیں مگر یہ مکروہ ہے۔

☆ اگر دس دن یا اس سے زیادہ کا قیام ہے تو روزہ رکھنا واجب ہے، ازدواجی تعلقات قائم کرنا حرام ہوگا۔

جنابت کی حالت پر اذانِ صبح تک باقی رہنا:

☆ جب ہونے کے بعد اگر اذانِ صبح سے پہلے پہلے غسل نہ کیا جائے یا اگر اس کی ذمہ داری تیمم ہے اور تیمم نہ کیا جائے تو بعض صورتوں میں اس کا روزہ باطل ہوگا۔

وضاحت:

☆ اگر جان بوجھ کر غسلِ رتیم نہ کرے تو اگر:

روزہ ماہ رمضان کا ہے یا ماہ رمضان کی قضا کا ہے تو روزہ باطل ہے۔

☆ مستحب روزہ ہے: روزہ صحیح ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں غسلِ جنابت کرنا بھول جائے اور کچھ دنوں بعد اسے یاد آئے تو؟

جواب: ان تمام روزوں کی اور تمام نمازوں کی بھی قضا رکھے۔

سوال: ماہ رمضان ہے۔ زید جب ہو گیا۔ جانتا ہے کہ اگر سو گیا تو اذان صبح سے پہلے بیدار نہیں ہوگا۔ کیا سو سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں۔ اس پر واجب ہے کہ پہلے غسل کرے پھر سوئے۔

☆ اگر غسل کیے بغیر سو گیا اور اذان صبح کے بعد بیدار ہوا تو روزہ باطل ہوگا۔

سوال: ماہ رمضان کی رات ہے۔ زید جب نہیں ہے۔ سو گیا آنکھ کھلی تو اذان صبح ہو چکی تھی اور وہ نیند میں جب ہو چکا تھا۔ نہیں پتا کہ اذان صبح سے پہلے منی خارج ہوئی یا بعد میں۔ اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: چاہے اذان صبح سے پہلے جب ہوا ہو یا بعد میں، اس کا روزہ صحیح ہے۔

سوال: جان بوجھ کر غسل کو Delay کیا، یہاں تک کہ اذان صبح کا وقت اتنا کم رہ گیا کہ اب غسل تو نہیں ہو سکتا کیا کرے؟

جواب: اس نے گناہ کیا، لیکن اس پر واجب ہے کہ تیمم کر کے روزہ رکھے۔

سوال: کیا اسی تیمم سے نماز فجر بھی پڑھ سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں۔ جب پانی موجود ہے اور وقت بھی ہے تو غسل کرنا ضروری ہوگا۔

غسلِ مسِ میت اور روزہ

☆ غسلِ مسِ میت یعنی وہ غسل جو میت کو چھونے کی وجہ سے واجب ہوتا ہے۔

☆ اگر کسی پر غسلِ مسِ میت واجب ہے تو بھی وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

☆ نماز پڑھنے کے لیے غسلِ مسِ میت بہر حال ضروری ہے۔

حیض یا نفاس کا غسل نہ کرنا:

اگر کوئی خاتون اذانِ صبح سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے تو اس

کے لیے ضروری ہے کہ:

☆ (الف) اذانِ صبح سے پہلے غسل کرے۔

☆ وقت کم ہے، غسل ممکن نہیں ہے تو تیمم کرے۔

☆ (ب) اس دن کاروزہ رکھے۔

سوال: کیا اس تیمم سے فجر کی نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: جی نہیں۔ پانی ہے تو غسل کرنا ہوگا۔

سوال: تیمم بھی نہ کرے تو کیا روزہ باطل ہوگا؟

جواب: جی ہاں۔ ماہِ رمضان اور اس کی قضا کا روزہ باطل ہوگا۔ مستحب روزہ بغیر تیمم

کے بھی صحیح ہے۔

سوال: اگر خاتون دن میں کسی وقت پاک ہو تو؟

جواب: اس دن کاروزہ نہیں رکھ سکتی، قضا رکھے

سوال: اگر روزے کے دوران حیض یا نفاس کی حالت شروع ہو جائے تو؟

جواب: روزہ باطل ہے، چاہے مغرب بہت نزدیک ہو۔ اس روزے کی قضا رکھے۔ واضح رہے کہ اس صورت میں خاتون پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

سوال: خاتون اذانِ صبح سے پاک تو ہو گئی لیکن وقتِ اتنا کم ہے کہ نہ غسل ہو سکتا ہے نہ تیمم؟

جواب: پھر بغیر غسل و تیمم کے بھی روزہ صحیح ہے۔

سوال: اذانِ صبح کے بعد پتا چلا کہ اذان سے پہلے ہی پاک ہو چکی تھی؟

جواب: اگر اب تک روزے کو باطل کرنے والا کوئی کام نہیں کیا تو روزہ صحیح ہے ورنہ باطل ہے، بعد میں قضا رکھے۔

سوال: اپنی ماہانہ عادت کو تبدیل کرنے کے لیے کیا خواتین Tablets وغیرہ کا استعمال کر سکتی ہیں؟

جواب: اگر یہ ان کے لیے نقصان دہ نہیں ہے تو جائز ہے۔

استحاضہ اور روزہ

اس صورت میں خاتون اگر واجب ہونے والے تمام غسل انجام دے تو اس کے روزے بالکل صحیح ہیں۔

نوٹ: اس کی تفصیل تو ضیح المسائل میں موجود ہے۔

کسی بہنے والی چیز سے حقنہ لینا:

☆ حقنہ (Enema): یعنی قبض (Constipation) کو دور کرنے کے لیے

(مقعد) پاخانے کے مقام سے دوائی کو داخل کرنا۔ یہ دوائی ٹھوس (Solid) بھی ہوتی ہے اور مائع (Liquid) بھی۔

☆ چاہے بیماری کی وجہ سے استعمال پر مجبور ہو، کسی مائع (Liquid) یعنی بہنے والی چیز سے حقنہ لینا روزے کو باطل کر دیتا ہے۔

توجہ: کسی ٹھوس چیز سے حقنہ لینا روزے کو باطل نہیں کرتا۔

کچھ گلی احکام

۱۔ اگر مہلکاتِ روزہ میں سے کوئی بھی بھولے سے انجام دیا جائے تو روزہ باطل نہیں ہوتا۔

۲۔ اگر کوئی زبردستی کرے مثلاً کسی کو کچھ کھلا دے یا زبردستی پانی میں دھکا دے دے اور پورا سر پانی میں ڈوب جائے تو بھی روزہ باطل نہیں ہوتا۔ لیکن

اگر مجبور کرے کہ روزہ دار خود اس کام کو انجام دے مثلاً دھمکی دے کہ کھانا کھاؤ ورنہ گولی مار دوں گا اور روزہ دار پستول کی گولی کھانے کے بجائے اپنے ہاتھ سے کھانا کھالے تو اس نے بالکل صحیح کام کیا اور کچھ گناہ نہیں کیا لیکن روزہ بہر حال باطل ہوگا اور بعد میں قضا رکھنا ہوگی۔

۳۔ اگر بھولے سے کوئی ایسا کام کر لیا کہ جس سے روزہ باطل ہوتا ہے اور پھر یہ سمجھتے ہوئے کہ روزہ تو باطل ہو ہی گیا ہے جان بوجھ کر کھاپی لیا یا کوئی اور روزے کو باطل کرنے والا کام کیا تو روزہ باطل ہو جائے گا۔

توجہ: اگر ماہِ رمضان میں بغیر کسی عذر کے روزے کو باطل کر لیا تو بھی مغرب تک کچھ کھانے پینے کی اجازت نہیں ہے۔ نہ ہی کوئی اور ایسا کام کرنے کی اجازت ہے جو روزے کو باطل کرتا ہے۔

ماہ رمضان کا کفارہ

جان بوجھ کر ماہ رمضان کا روزہ نہ رکھنے یا توڑنے کی صورت میں جو جرمانہ ادا کرنا ہوتا ہے، اسے کفارہ کہتے ہیں۔

سوال: کفارے میں کیا کرنا ہوتا ہے؟

جواب: الف) ایک غلام آزاد کرنا یا

ب) 60 روزے رکھنا جن میں سے 31 پے درپے رکھنا ضروری ہیں یا

ج) 60 مومن فقیروں کو کھانا کھلانا

سوال: آج کل تو ویسے غلام نہیں پائے جاتے جن کو شرعاً غلام کہا جاسکے؟

جواب: صحیح بات ہے۔ اس لیے باقی Options ہی باقی رہیں گے۔

توجہ: اگر روزہ کسی ایسی چیز سے توڑا جو ویسے ہی حرام ہے مثلاً شراب پی کر یا زنا کر کے، تو تینوں کفارے واجب ہوں گے۔

سوال: 60 فقیروں کو کھانا کھلانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: الف) کھانا تیار کر کے 60 فقیروں کو پیٹ بھر کر کھلایا جائے۔ یا

ب) 60 فقیروں کو 750 گرام یعنی تقریباً 3 پاؤ آٹا یا چاول دے دیا جائے۔

نوٹ: ☆ ان فقراء کو رقم دینے سے کام نہیں چلے گا۔

☆ اگر رقم دینی ہے تو انھیں پابند کرنا ہوگا کہ وہ آٹا وغیرہ ہی لیں گے۔

☆ یہ اطمینان بھی ضروری ہے کہ وہ پابندی کریں گے۔

سوال: کیا 60 کا عدد پورا کرنا ضروری ہے؟ ایک ہی فقیر کو 60 کفارے دے

دینے سے ذمے داری پوری ہو جائے گی؟

جواب: جی نہیں 60 کا عدد پورا ہونا ضروری ہے۔

سوال: کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟

جواب: روزہ نہیں رکھا یا رکھ کے توڑ دیا۔

☆ مذکورہ بالا کام جان بوجھ کر کیا۔ ایسی حالت میں روزے کی قضا بھی رکھنا ہوگی اور کفارہ بھی دینا ہوگی۔

☆ اپنے اختیار سے کیا۔ کسی نے مجبور نہیں کیا تھا۔ اور

☆ کوئی شرعی عذر (Excuse) مثلاً بیماری وغیرہ بھی نہیں تھی۔

توجہ: اگر علم ہی نہیں تھا کہ اس کام کو انجام دینے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے تو بھی روزہ باطل ہے اور بعد میں قضا رکھنا واجب ہے، مگر کفارہ واجب نہیں ہے سوائے اس کے کہ:

ان دو صورتوں میں روزہ باطل ہے اور قضا کے ساتھ کفارہ ادا کرنا بھی واجب ہے۔

☆ مسئلہ سمجھنے میں کوتاہی کی تھی اور انجام دیتے وقت اس بات کا تھوڑا بہت ہی سہی اندازہ تھا کہ اس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ یا

☆ اللہ تعالیٰ اور معصومین علیہم السلام کی طرف کسی جھوٹی بات کو منسوب کیا اور پتا نہیں تھا کہ اس طرح روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

اسی سے متعلق کچھ اور مسائل

۱۔ ایک مرتبہ مہلاتِ روزہ میں سے کوئی کام انجام دیا، روزہ باطل ہو گیا اور کفارہ واجب ہو گیا۔

سوال: اگر واپس کوئی ایسا کام انجام دیا جو مبطلاتِ روزہ میں شامل ہے تو کیا کفارہ بھی دگنا (double) ہو جائے گا؟

جواب: جی نہیں۔ سوائے جماع کے، یعنی جتنی بار جنسی تعلقات قائم کیے اتنی بار کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

سوال: روزہ توڑ کر دوسرے شہر سفر پر چلا گیا۔ کیا اس سے کفارہ ختم ہو جائے گا؟

جواب: جی نہیں۔

سوال: کیا کفارہ فوراً ادا کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں۔ مگر اتنا Delay بھی نہ کریں کہ کوتاہی شمار ہو۔ یعنی ایسا نہ لگے کہ اسے تو کفارہ کی پرواہی نہیں ہے۔

سوال: ایک سال گزر گیا، میں نے کفارہ ادا نہیں کیا۔ اس تاخیر کی وجہ سے تو کفارے میں مزید کچھ اضافہ نہیں ہوگا۔

جواب: جی نہیں۔

سوال: مجھ پر کفارہ واجب ہے مگر نہ میں 60 روزے رکھ سکتا ہوں اور نہ ہی 60 فقیروں کو کھانا کھلا سکتا ہوں۔ میں کیا کروں؟

جواب: جتنے فقیروں کو کھلا سکتے ہیں کھلائیں اور استغفر اللہ کہہ کر استغفار کریں۔

☆ اگر ایک فقیر کو بھی نہیں کھلا سکتے تو صرف استغفر اللہ کہہ کر استغفار کریں۔

☆ بعد میں جب ممکن ہو اس کفارے کو مکمل کریں۔

سوال: غیر سید کا کفارہ سید کو دیا جاسکتا ہے؟

جواب: دینا جائز تو ہے مگر بہتر ہے کہ یہ نہ کریں۔

ماہ رمضان کا قضا روزہ توڑنے کا کفارہ

ماہ رمضان کا قضا روزہ رکھا ہوا ہے۔

☆ ظہر سے پہلے پہلے اجازت ہے۔ روزہ توڑنا چاہے تو توڑ سکتا ہے، لیکن

☆ ظہر کے بعد یہ روزہ توڑنے کی اجازت نہیں ہے۔

☆ توڑنے کی صورت میں کفارہ بھی دینا ہوگا

توجہ: اس ماہ رمضان میں قضا ہونے والے روزے اگلے ماہ رمضان سے پہلے رکھنا ضروری ہیں۔

جیسا کہ بیان ہوا، قضا روزہ ظہر سے پہلے توڑا جاسکتا ہے۔ یہ صرف اس صورت میں ہے جب وقت میں گنجائش ہو مثلاً 5 قضا روزے باقی ہیں اور ماہ رمضان کے آنے میں ابھی 20 دن باقی ہیں۔ لیکن

اگر 5 قضا روزے باقی ہیں اور 5 ہی دن ماہ رمضان کے آنے میں باقی ہیں تو ظہر سے پہلے بھی قضا روزہ توڑنے کی اجازت نہیں ہے۔

سوال: میں کسی مرحوم کے قضا روزے اجرت پر رکھ رہا ہوں۔ کیا میرے لیے بھی مسئلہ یہی ہے کہ میں ظہر کے بعد روزہ نہیں توڑ سکتا؟

جواب: جی نہیں۔ آپ ظہر کے بعد بھی روزہ توڑ سکتے ہیں۔

سوال: قضا روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: دس مومن فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا یا

انھیں 750 گرام یعنی تین پاؤ آٹا یا چاول وغیرہ دینا، اگر یہ ممکن نہیں ہے تو

3 روزے پے درپے رکھے۔

نوٹ: ان فقراء کو رقم دینے سے کام نہیں چلے گا۔
 اگر رقم دینی ہے تو انہیں پابند کرنا ہوگا کہ وہ آٹا وغیرہ ہی لیں گے۔
 یہ اطمینان بھی ضروری ہے کہ وہ پابندی کریں گے۔
 10 فقیروں کا عدد پورا کرنا ضروری ہے۔ ایک فقیر کو 10 کفارے نہیں دیے جاسکتے۔

تاخیر (Delay) کرنے کا کفارہ

☆ جیسا کہ بیان ہوا، اس ماہ رمضان میں قضا ہونے والے روزے اگلے ماہ رمضان کے آنے سے پہلے رکھنا ضروری ہیں۔

☆ زید بیمار تھا۔ ماہ رمضان کے 5 روزے نہیں رکھ سکا۔ ماہ رمضان کے بعد:
 ☆ زید ٹھیک ہو گیا مگر قضا روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ اگلا ماہ رمضان آ گیا۔ یا

☆ اگلے ماہ رمضان کے آنے میں 5 دن رہ گئے۔ ظاہر ہے کہ 5 ہی روزے قضا تھے۔ زید روزے رکھنا بھی چاہتا ہے مگر بیمار پڑ گیا اور نہ رکھ سکا۔
 ☆ ان دونوں صورتوں میں زید پر ضروری ہے کہ اب قضا کے علاوہ تاخیر کا کفارہ بھی ادا کرے۔

توجہ: (i) ہم نے زید کی بیماری کا تذکرہ صرف مثال کے طور پر کیا ہے۔ بیماری نہ ہو کوئی اور Problem ہو مثلاً سفر وغیرہ تو بھی مسئلہ یہی رہے گا۔

(ii) جان بوجھ کر بھی کسی نے روزہ چھوڑا یا توڑا تو اس کی ذمہ داری ہے کہ قضا تو اگلے ماہ رمضان سے پہلے ہی انجام دے ورنہ اسے بڑے کفارے کے ساتھ تاخیر کا

کفارہ بھی دینا ہوگا۔

سوال: تاخیر کرنے کا کفارہ کتنا ہے؟

جواب: ہر روزے کے بدلے 750 گرام یعنی تین پاؤ آٹا یا چاول وغیرہ کسی مومن

فقیر کو دے۔

سبیلی سکیئر حیدر آباد سندھ پاکستان

نوٹ: ان فقراء کو رقم دینے سے کام نہیں چلے گا۔

☆ اگر رقم دینی ہے تو انہیں پابند کرنا ہوگا کہ وہ آٹا وغیرہ ہی لیں گے۔

☆ یہ اطمینان بھی ضروری ہے کہ وہ پابندی کریں گے۔

☆ ایک ہی شخص کو کئی دنوں کا کفارہ دیا جاسکتا ہے۔

☆ تاخیر کا کفارہ بس ایک بار لگتا ہے۔ اس کے بعد اگر مزید ایک سال کی تاخیر

کردی جائے تو تاخیر کے کفارے میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔

فدیہ یعنی ”بدل“ یا ”عوض“

سوال: کس کا بدل؟ کس کا عوض؟

جواب: روزہ نہ رکھنے کا بدل یا عوض۔ اس کی کچھ شرائط ہیں۔

سوال: فدیہ کون دیتا ہے؟

۱۔ ضعیف مرد یا خاتون۔

۲۔ زیادہ پیاس کے مرض میں مبتلا افراد۔

۳۔ حاملہ خاتون۔

۴۔ بچے کو دودھ پلانے والی خاتون۔

۵۔ وہ شخص جس نے بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا اور بیماری اگلے ماہ

رمضان تک طول پکڑ گئی۔

تفصیلات

۱۔ ضعیف مرد یا خاتون:

وہ خواتین و حضرات جو بڑھاپے کی وجہ سے:

☆ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے یا	ان پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔ یہ ہر
روزہ رکھنا ان کے لیے بہت مشکل ہے	روزے کے بدلے نذیہ دیں گے۔

توجہ: سال کے دوران کسی اور موسم میں جبکہ موسم ٹھنڈا ہے، دن چھوٹے ہیں اور روزہ رکھنا ممکن ہو تو پھر قضا بھی رکھنا واجب ہوگا ورنہ نہیں۔

۲۔ پیاس کے مرض میں مبتلا افراد:

وہ افراد جو زیادہ پیاس لگنے کے مرض میں مبتلا ہیں اور اس وجہ سے:

☆ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے یا	ان پر بھی روزہ رکھنا واجب نہیں
روزہ رکھنا ان کے لیے بہت مشکل ہے	ہے۔ یہ بھی ہر روزے کے بدلے
	نذیہ دیں گے۔

توجہ: ان کے لیے بھی اگر سال کے دوران کسی اور موسم میں روزہ رکھنا ممکن ہو تو قضا رکھنا واجب ہوگی۔

۳۔ حاملہ خاتون:

جن کی Delivery (وضع حمل) کا وقت قریب ہے اور روزہ رکھنا:

☆ ان کے لیے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے	خود اپنے لیے
☆ ہر روزے کے بدلے فدیہ دیں۔	یا
☆ بعد میں جب روزہ رکھنے کے قابل ہو جائیں تو قضا بھی رکھیں	بچے کے لیے
	نقصان دہ ہے

۴۔ بچے کو دودھ پلانے والی خاتون:

جن کا دودھ کم ہو، نہ کوئی دوسری دودھ پلانے والی خاتون Available ہو،

نہ ہی ڈبے کا دودھ بچے کے لیے مناسب ہو اور

☆ ان کے لیے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے	ان کا روزہ رکھنا:
☆ ہر روزے کے بدلے فدیہ دیں۔	خود اپنے لیے
☆ بعد میں جب روزہ رکھنے کے قابل ہو جائیں تو قضا روزہ بھی رکھیں۔	یا
	بچے کے لیے نقصان دہ ہے

۵۔ بیمار:

☆ ان پر قضا واجب نہیں ہے۔ یہ بس ہر روزہ نہیں رکھا اور اُن کی بیماری اگلے روزے کے بدلے فدیہ دیں گے۔	وہ اشخاص جنہوں نے بیماری کی وجہ سے
	ماہ رمضان تک طول پکڑ گئی

توجہ: (i) اگر کسی اور وجہ سے مثلاً سفر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا اور سارا سال سفر ہی رہا، یہاں تک کہ اگلا ماہ رمضان آ گیا تو اس پر قضا واجب ہے۔ اس پر فدیہ واجب نہیں ہوگا۔

(ii) اسی طرح اگر عذر بدل جائے مثلاً بیماری کی وجہ سے روزہ چھوڑا تھا، بعد میں

طبیعت اچھی ہوگئی اور اس کی جگہ سفر کرنے لے لی، یہاں تک کہ اگلا ماہ رمضان آ گیا۔
اس صورت میں بھی قضا ہی واجب رہے گی اور فدیہ واجب نہیں ہوگا۔

سوال: فدیہ کتنا ہوتا ہے؟

جواب: ہر روزے کے بدلے 750 گرام یعنی تین پاؤ آٹا یا چاول وغیرہ کسی مومن
فقیر کو دے۔

نوٹ ان فقراء کو رقم دینے سے کام نہیں چلے گا۔

☆ اگر رقم دینی ہے تو انھیں پابند کرنا ہوگا کہ وہ آٹا وغیرہ ہی لیں گے۔

☆ یہ اطمینان بھی ضروری ہے کہ وہ پابندی کریں گے۔

☆ ایک ہی شخص کو کئی دنوں کا فدیہ دیا جاسکتا ہے۔

☆ فدیہ بس ایک بار لگتا ہے۔ اس کے بعد اگر مزید ایک سال کی تاخیر کر دی
جائے تو فدیے میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔

قضار روزے سے متعلق کچھ اور باتیں

۱۔ پاگل ٹھیک ہو گیا۔ پاگل پن کے زمانے کے روزے قضا رکھنا واجب نہیں ہے۔

۲۔ کافر مسلمان ہو گیا۔ کفر کے زمانے کے روزے قضا رکھنا واجب نہیں ہے۔

توجہ: اگر (خدا نخواستہ) کوئی مسلمان کافر ہو جائے اور پھر واپس اسلام کی طرف
لوٹ آئے تو کفر کے زمانے کے روزے قضا رکھنا ضروری ہوگا۔

۳۔ اگر انسان مست یا مدہوش ہو جائے اور روزے نہ رکھ سکے تو ان کی قضا
واجب ہوگی۔

توجہ: اس سے فرق نہیں پڑتا کہ:

- (i) یہ مدہوشی شراب پینے کی وجہ سے تھی یا دوا یا کسی اور وجہ سے۔
- (ii) جان بوجھ کر استعمال کیا تھا، علاج کی غرض سے پیا تھا یا کسی اور وجہ سے۔
- ۴۔ قضا روزوں کی تعداد:
- سوال: یاد نہیں ہے۔ شک ہو رہا ہے کہ 5 روزے قضا ہوئے تھے یا 6، میرے ذمے داری کیا ہے؟
- جواب: جتنے روزوں کے بارے میں سو فیصد یقین ہے اتنے قضا رکھیں۔

۵۔ Case

۵ روزے	مجھ پر 1427ھ کے ماہ رمضان کے
۴ روزے باقی ہیں	اور 1428ھ کے ماہ رمضان کے

سوال: قضا روزے رکھتے ہوئے ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ پہلے 1427ھ والے روزے قضا رکھوں اور بعد میں 1428ھ والے۔ یا میری مرضی پر ہے؟

جواب: بس اتنا خیال رہے کہ اگر 1429ھ کا ماہ رمضان آنے میں 4 دن باقی ہیں تو پھر 1428ھ والے 4 روزے پہلے رکھنا واجب ہے۔ اگر یہ مسئلہ نہ ہو تو ترتیب کا خیال رکھنا ضروری نہیں ہے۔

۶۔ کسی نے بیماری یا حیض یا نفاس کی وجہ سے روزے نہیں رکھے اور

اس سے پہلے کہ ماہ رمضان ختم ہوتا، اس کا انتقال ہو گیا۔

سوال: کیا یہ روزے اس کے قضا مانے جائیں گے؟

جواب: جی نہیں

دواہم باتیں

۱۔ بچی بالغ ہوئی ہے۔ بیمار نہیں ہے مگر روزہ رکھنے سے کمزوری محسوس کرتی ہے اور روزہ نہیں رکھ سکتی۔ یہ سلسلہ سارے سال رہتا ہے یہاں تک کہ اگلا ماہ رمضان آ جاتا ہے۔

سوال: کیا اس پر قضا معاف ہے۔

جواب: جی نہیں قضا باقی ہے۔ البتہ فدیہ واجب نہیں ہے۔

۲۔ جوانی میں روزے نہیں رکھے اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔ تو بہ کر چکا ہوں مگر قضا روزے نہیں رکھ سکتا۔

سوال: کیا مجھ پر سے قضا ساقط ہے؟

جواب: جی نہیں۔

سوال: زندگی میں کسی کو اجیر بنا سکتا ہوں کہ وہ میرے روزے اجرت پر رکھ لے۔

جواب: جی نہیں۔ وصیت کریں تاکہ انتقال کے بعد ورثاء اس سلسلے میں کچھ اقدام کر سکیں۔

اگر چاہیں تو انتقال کے بعد 1/3 مال میں سے اجرت پر روزے رکھوانے کی وصیت کر دیں۔

ماں باپ کے قضا روزے

۱۔ بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ ماں باپ کے قضا روزے رکھے یا کسی سے

رکھوائے (چاہے اس کے لیے رقم خرچ کرنا پڑے)

۲۔ بڑے بیٹے سے مراد:

☆ ماں باپ کے انتقال کے موقع پر زندہ بیٹوں میں جو سب سے بڑا ہے وہ مراد ہے۔

☆ یہ سب سے بڑا ہونے کے باوجود ممکن ہے اس بھائی سے چھوٹا ہو جس کا انتقال ماں باپ کی زندگی ہی میں ہو گیا تھا۔

☆ بیٹیوں پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

۳۔ ماں یا باپ کے جن قضا روزوں کا یقین ہے بس وہی بڑے بیٹے پر واجب ہوں گے۔

☆ جن کے بارے میں شک ہے وہ واجب نہیں ہیں۔

۴۔ اگر بڑا بیٹا ان قضا روزوں کو نہ رکھے یا رکھنے سے پہلے ہی انتقال کر جائے تو دوسرے بیٹے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

سوال: میں بڑا ہوں۔ مجھ پر اپنے بھی قضا روزے ہیں اور مرحوم والد صاحب کے بھی۔ کون سے روزے پہلے رکھوں؟

جواب: دونوں میں کوئی ترتیب نہیں ہے کسی کو بھی پہلے رکھ سکتے ہیں، لیکن اگر آپ کے قضا روزے گزشتہ ماہ رمضان کے ہیں اور آئندہ ماہ رمضان سر پر ہے یعنی اتنے ہی دن بچے ہیں جتنے روزے آپ پر باقی ہیں تو ان کو پہلے رکھنا ضروری ہے۔

مسافر کے روزے

شرائط مکمل ہوں تو مسافر کے لئے:

(الف) 4 رکعتی نمازیں (ظہر، عصر، عشاء) 2 رکعتی ہو جاتی ہیں اور

(ب) روزہ رکھنا حرام ہو جاتا ہے۔ بعد میں قضا رکھنا واجب ہوتا ہے۔

نوٹ: ان شرائط کی تفصیل جاننے کے لیے توضیح المسائل کی طرف رجوع کریں۔

چند نکات:

۱۔ ماہ رمضان میں سفر کرنا حرام نہیں ہے لیکن روزے سے بچنے کے لیے سفر کرنا مکروہ ہے۔

۲۔ ماہ رمضان میں مسافر اور اسی طرح ہر اس شخص کے لیے جو روزہ نہیں رکھ سکتا، ان کے لیے پیٹ بھر کر کھانا کھانا اور جماع کرنا مکروہ ہے۔

۳۔ اگر روزہ دار ظہر کے بعد سفر کرے تو اس دن کا روزہ مکمل کرنا واجب ہے۔

۴۔ اگر ظہر سے پہلے سفر کرے تو روزہ باطل ہے۔ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ ارادہ رات سے تھا یا نہیں۔

☆ اس صورت میں بھی کھانا پینا وغیرہ اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک حدِ ترخص تک نہ پہنچ جائے۔

سوال: حدِ ترخص یعنی؟

جواب: وہ جگہ جہاں سے نہ اذانِ شہر سنائی دے اور نہ شہر کی دیوار دکھائی دے۔

۵۔ اگر مسافر ظہر سے پہلے وطن پہنچ اس نے مبطلاتِ روزہ میں سے کسی پر عمل نہیں کیا ہے تو روزہ رکھنا واجب ہے۔ اگر ایسا کوئی کام کیا ہے یا ظہر کے بعد داخل ہو تو اس دن کا روزہ نہیں رکھ سکتا بعد میں قضا رکھے۔	یا جگہ پہنچ جائے جہاں اسے 10 دن ٹھہرنا ہے تو اگر:
---	---

مستحب روزہ

سوال: جس پر ماہ رمضان کا قضا روزہ ہے کیا وہ مستحب روزہ رکھ سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں۔

سوال: کوئی اور روزہ مثلاً کفارے یا نذر کا باقی ہے۔ کیا مستحب روزہ رکھ سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔ (آیت اللہ خوئی، آیت اللہ سیستانی)

جی نہیں۔ (امام خمینی، آیت اللہ خامنہ ای)

سوال: میں نے مستحب روزہ رکھا اور ایک مومن دوست نے مجھے کھانے پر Invite

کر لیا۔ میرے لیے کیا بہتر ہے؟ دعوت قبول کر کے روزہ توڑ دینا یا روزہ مکمل کرنا؟

جواب: دعوت قبول کر کے مستحب روزہ توڑ دینے میں زیادہ ثواب ہے۔

سوال: بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر مستحب روزہ رکھ سکتی ہے؟

جواب: جی نہیں۔

اعتکاف

اعتکاف: یعنی مسجد میں کچھ شرائط کے ساتھ ٹھہرنا۔ یہ ایک مستحب عبادت ہے۔

معتکف: یعنی اعتکاف کرنے والا۔

سوال: کیا اعتکاف واجب بھی ہو سکتا ہے؟

جواب: نذر (منت) قسم یا عہد کی وجہ سے واجب ہو سکتا ہے۔

اعتکاف کی شرائط:

۱۔ معتکف عاقل ہو: پاگل کا اعتکاف صحیح نہیں۔

۲۔ نیت: قرینۃ الی اللہ یعنی خدا کے ایک مستحب حکم کو انجام دینے کے لیے اعتکاف کرتا ہوں۔

☆ واضح رہے کہ نیت ارادے کا نام ہے۔ زبان سے الفاظ کہنا ضروری نہیں ہے۔

۳۔ معتکف کا روزہ دار ہونا:

☆ اعتکاف روزے کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

☆ یہ روزہ چاہے ماہ رمضان کا ہو یا دوسرے مہینوں میں قضا یا مستحب کی نیت سے۔ اس سے فرق نہیں پڑتا۔

۴۔ اعتکاف کی مدت: کم از کم 3 روز۔ زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

۵۔ اعتکاف کس مسجد میں ہو؟

- (i) مسجد الحرام (خانہ کعبہ والی مسجد)
- (ii) مسجد نبویؐ (جہاں روضہ رسولؐ ہے)
- (iii) مسجد کوفہ
- (v) مسجد بصرہ

(i) اس کے علاوہ شہر کی جامع مسجدوں میں رجا یا مطلوبیت کی نیت سے اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔

سوال: رجائے مطلوبیت یعنی؟

جواب: اس امید پر کہ یہ کام خدا کو مطلوب ہے۔

سوال: جامع مسجد یعنی؟

جواب: وہ مسجدیں جہاں لوگ زیادہ جمع ہوتے ہیں۔

سوال: کیا اس مسجد میں نماز جمعہ ہونا بھی ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں۔

۶۔ چند افراد کے لیے اجازت لینا ضروری ہے۔

مثال: (i) بیوی اگر اعتکاف کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ شوہر سے اجازت لے۔

(ii) ماں باپ کو اذیت ہو رہی ہو تو اولاد پر ضروری ہے کہ اعتکاف کے لیے ان کی اجازت لے۔

۷۔ دورانِ اعتکاف، مسجد میں رہنا اور باہر نہ جانا۔

احکامِ اعتکاف

سوال: میں اعتکاف کرنا چاہتا ہوں۔ میرا اعتکاف کب سے شروع ہوگا؟ نیت

کب سے کروں؟

جواب: فرض کریں آپ بدھ، جمعرات اور جمعہ یہ تین دن اعتکاف کرنا چاہتے ہیں۔

☆ اعتکاف کا آغاز بدھ کو اذان صبح سے ہوگا۔

☆ یعنی اس سے پہلے پہلے مسجد پہنچ جائیں اور نیت کر لیں۔

☆ اعتکاف ختم ہوگا جمعہ کی مغرب پر۔

☆ یعنی تین دن اور دو راتیں مسجد میں ٹھہرنا ہوگا۔

خلاصہ

پورا عرصہ مسجد میں	(i) بدھ (اذان صبح سے آغاز)
ٹھہرنا ضروری ہے	(ii) جمعرات
	(iii) جمعہ (اذان مغرب پر اختتام)

۲۔ مستحب اعتکاف پہلے اور دوسرے دن توڑنا جائز ہے۔

☆ تیسرا دن شروع ہونے کے بعد اعتکاف نہیں توڑا جاسکتا۔

☆ اسی طرح چوتھے اور پانچویں دن توڑا جاسکتا ہے چھٹا دن شروع ہونے کے بعد نہیں توڑا جاسکتا۔

۳۔ اعتکاف کے دوران مسجد سے باہر چلا گیا:

اعتکاف باطل ہے چاہے مسئلہ معلوم تھا یا نہیں	الف) جان بوجھ کر اور ب) اپنے اختیار سے
---	---

استثناء (Exception):

اگر کسی عقلی، شرعی یا عرفی ضرورت کی وجہ سے مسجد سے باہر جائے تو اعتکاف باطل نہیں ہوگا۔

عقلی ضرورت مثلاً Toilet کے لیے
 شرعی ضرورت مثلاً غسل جنابت کے لیے
 عرفی ضرورت مثلاً بیمار کی عیادت کے لیے، جنازے میں شرکت کے لیے

اعتکاف کے دوران حرام ہے:

- ۱۔ جماع کرنا (جنسی تعلقات قائم کرنا)
- ۲۔ کوئی اور جنسی لذت لینا حتیٰ کہ لذت کے ساتھ چھونا بھی حرام ہے۔
- ۳۔ استمنا (Masturbation)
- ۴۔ خوشبو کا استعمال۔
- ۵۔ خرید و فروخت
- ☆ اگر کھانے پینے کی کوئی چیز خریدنے پر مجبور ہو تو جائز ہے
- ۶۔ تجارت کرنا (Business)
- ۷۔ غلبہ حاصل کرنے کے لیے یا اپنی بڑائی جتانے کے لیے بحث و مباحثہ کرنا۔
- ☆ دینی موضوعات پر بحث کرنا خوشنودی خدا کے لیے جائز ہے۔
- ۸۔ کسی کو زبردستی اٹھانا اور خود بیٹھ جانا بھی حرام ہے۔ اسی طرح غصی بستر پر سونا بھی حرام ہے۔

عید کے چاند سے متعلق سوالات اور جوابات

آج ۲۹ رمضان کا دن ہے۔ کچھ دیر میں افطار ہونے والا ہے۔ نہیں معلوم

چاند نظر آئے گا یا نہیں؟

کل ماہ رمضان کی آخری تاریخ ہوگی۔

ہمیں ایک اور روزہ رکھنے کا موقع ملے گا یا کل عید ہوگی !!!

☆ آگے اس حیرت کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

سوال: کیا میرے لیے چاند کے بارے میں تحقیق کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں۔

سوال: اگر مجھے پتا چل جائے کہ چاند ہو گیا ہے تو دوسروں کو بتانا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں۔

سوال: میں نے چاند خود دیکھا ہے۔ کیا مجھے کل عید منانے کا حق ہے؟

جواب: جی ہاں۔ آپ عید کل ہی منائیں گے۔ یہ ضروری ہے۔

سوال: عید منانے کے لیے کیا کرنا ضروری ہے؟

جواب: بس دو چیزوں کا خیال رکھیں۔

(الف) اگر فطرہ واجب ہے تو وہ نکالیں

(ب) عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

سوال: اور عید کی نماز؟

جواب: غیبتِ امامؑ میں واجب نہیں ہے۔ مستحب ہے۔

سوال: نئے کپڑے.....؟

جواب: واجب نہیں ہے۔

سوال: سوئیاں؟

جواب: کچھ واجب نہیں ہے۔

سوال: خود دیکھنے کے علاوہ بھی کوئی طریقہ ہے چاند کو ثابت کرنے کا؟

جواب: (i) اگر ایک شخص کے کہنے سے بھی اطمینان ہو جائے تو چاند ثابت ہو جائے گا۔

(ii) دو عادل افراد گواہی دیں کہ چاند ہو گیا ہے تو چاند ثابت ہو جائے گا۔

(iii) اتنے لوگ چاند نظر آنے کی گواہی دیں کہ یقین حاصل ہو جائے۔

سوال: اگر سائنسی تحقیق سے کوئی چاند نظر آنے کے بارے میں بتائے تو کیا اسے

Follow کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اگر آپ کو یقین ہے تو بالکل Follow کیا جاسکتا ہے۔

سوال: میرے لیے چاند ثابت ہو گیا ہے مگر میری بیوی نہیں مانتی۔ میں کیا کروں؟

جواب: اگر آپ کی بیوی کے نزدیک ثابت نہیں ہوا تو انھیں ماننا بھی نہیں چاہیے۔

سوال: پھر کیا ہوگا؟ وہ روزہ رکھے گی اور میں عید مناؤں گا؟

جواب: اس میں مسئلہ کیا ہے؟

سوال: وہ سحری کرے گی اور میں منہ دیکھوں گا۔ وہ افطار کرے گی اور میں تماشا

دیکھوں گا؟

جواب: آپ کے لیے روزہ رکھنا حرام ہوا ہے۔ سحری کے موقع پر آپ ناشتہ کر لیجیے گا۔ ان کی افطاری آپ کا Dinner ہوگا۔

سوال: اور میں دن بھر کھاتا رہوں اور وہ مجھے دیکھے؟

جواب: آپ ان سے اظہارِ بیگہتی کے لیے دن بھر نہ کھائیں۔ کس مجتہد نے کہا ہے کہ عید کے دن کھانا ضروری ہے۔

سوال: میں آج عید منا رہا ہوں شہر کی اکثریت کل۔ کیا میں کل سب کے ساتھ جا کر جماعت کے ساتھ عید کی نماز پڑھ سکتا ہوں؟

جواب: رجائے مطلوب بیت کی نیت سے پڑھ سکتے ہیں۔

سوال: رجائے مطلوب بیت یعنی؟

جواب: اس امید پر کہ یہ عمل خدا کو مطلوب ہے۔

سوال: اور باقی Celebrations بھی اگلے دن کر سکتا ہوں؟

جواب: مثلاً؟

سوال: مثلاً گلے ملنا، مبارکباد دینا وغیرہ؟

جواب: یہ سب اگلے کئی دنوں تک کرتے رہیں۔ کوئی پابندی نہیں ہے۔

خلاصہ

عید کا چاند نظر آنے یا نہ آنے کی تین ممکنہ صورتیں ہیں:

(i) چاند نظر آ گیا	کل پہلی شوال ہے	عید منائیں۔ روزہ رکھنا حرام ہے، فطرہ نکالیں۔
(ii) چاند نظر نہیں آیا	کل 30 رمضان ہے	روزہ رکھیں

(iii) نہیں معلوم چاند ہوا یا نہیں	روزہ واجب ہے	عید پر سوں منائیں
-----------------------------------	--------------	-------------------

سوال: میں نے 30/ رمضان سمجھ کر روزہ رکھ لیا۔ دن میں کسی وقت پتا چلا کہ چاند نظر آ گیا تھا۔ میں کیا کروں؟

جواب: روزہ توڑ دیں اور فطرہ نکالیں۔

فطرہ

☆ فطرہ زکوٰۃ کی ایک قسم ہے۔

☆ یہ ماہ مبارک رمضان کے روزوں کی قبولیت اور سال آئندہ تک حفظ و امان کا سبب ہے۔

(مفتاح الجنان)

فطرے کے مسائل

یہاں فطرے کے مسائل اختصار کے ساتھ بیان کیے جا رہے ہیں تاکہ آسانی سے مومنین اپنی ذمے داری پوری کر سکیں۔ تفصیلات کے لیے کتب فقہ کی طرف رجوع کریں۔

سوال: فطرہ کون نکالے؟

جواب: جس میں یہ باتیں پائی جاتی ہوں؟

(i) بالغ ہو (نابالغ پر فطرہ نہیں ہے) اور

(ii) عاقل ہو (پاگل پر فطرہ نہیں ہے) اور

(iii) فقیر نہ ہو (فقیر پر فطرہ نہیں ہے)

نوٹ: فقیر وہ شخص ہے جس کے اپنی معاشرتی حیثیت (Social Status) کے

لحاظ سے خرچے زیادہ اور آمدنی کم ہو اور

(iv) باہوش ہو (بے ہوش پر فطرہ نہیں ہے) اور

(v) غلام نہ ہو (آزاد ہو)

سوال: فطرہ کس کا نکالے؟

جواب: ہر شخص اپنا اور جو اس کے عیال شمار ہوتے ہوں (یعنی اس کے یہاں کھانے والے شمار ہوتے ہوں) ان کا فطرہ نکالے چاہے وہ بالغ ہوں یا نابالغ۔

ذیلی سوال:

(i) اگر زید حسن کے گھر کھانے والا شمار ہوتا ہے تو کیا خود زید پر اپنا فطرہ نکالنا

واجب نہیں ہے؟

جواب: جی نہیں۔

(ii) یہ کیسے پتا چلے کہ زید حسن کے گھر کھانے والا شمار ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: اس کا فیصلہ معاشرہ کرے گا۔ اگر معاشرہ زید کو حسن کے گھر کھانے والا شمار

کرتا ہے تو زید کا فطرہ حسن پر واجب ہوگا ورنہ نہیں۔

(iii) میرا فطرہ میرے والد پر واجب ہے مگر وہ نہیں نکالتے۔ اس صورت میں کیا

مجھ پر اپنا فطرہ خود نکالنا واجب ہے؟

جواب: جی نہیں۔

سوال: فطرہ کتنا نکالے؟

جواب: 3 کلو آٹا یا اس کی قیمت یا 3 کلو چاول یا اس کی قیمت

نوٹ: (i) قیمت نکالنے کی صورت میں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ آٹے کی قیمت نکالی

جارہی ہے یا چاول کی۔

(ii) واضح رہے کہ آٹے اور چاول کے علاوہ کسی اور جنس سے بھی فطرہ نکالا جاسکتا ہے۔ مگر اس کی تفصیل ہے جو بڑی کتابوں میں درج ہے۔

سوال: فطرہ نکال کر کس کو دیں؟

جواب: ایسے شیعہ اثنا عشری مومن کو جو؟

(i) فقیر ہو (فقیر کی تعریف سوال نمبر 1 کے جواب میں ہو چکی) اور

(ii) شرابی نہ ہو اور

(iii) بے نمازی نہ ہو اور

(iv) اعلانیہ گناہ کرنے والا نہ ہو (مثلاً داڑھی منڈوانے یعنی Shave کرنے

والا یا بے پردہ عورت نہ ہو) اور

(v) فطرے کو گناہ کیے کاموں میں استعمال کرنے والا نہ ہو۔

نوٹ: (i) ایسے شخص کو فطرہ دینے سے ذمے داری پوری ہو جاتی ہے۔

(ii) غیر سید کا فطرہ سید کو نہیں دیا جاسکتا۔

سوال: (الف) فطرہ کب نکالیں؟

جواب: شب عید سورج غروب ہونے کے بعد

سوال: (ب) کب تک نکال لینا ہے؟

جواب: اگر نماز عید پڑھ رہے ہیں تو نماز پڑھنے سے پہلے پہلے۔

☆ ورنہ ظہر سے پہلے پہلے۔

سوال: میری نظر میں ایک فقیر شخص ہے اور وہ بیان کردہ شرائط پر بھی پورا اترتا ہے۔ کیا

میں اسے عید کی رات سے پہلے یا حتیٰ کہ ماہ رمضان سے بھی پہلے فطرہ دے سکتا ہوں؟
جواب: آپ اسے قرض دے دیں اور بعد میں عید کی رات اس قرض کو فطرہ کے
ساتھ adjust کر دیں۔ نیت کریں کہ قرض والی رقم سے فطرہ نکال رہا ہوں۔

سوال: کیا فطرہ نکالنے کے لیے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں۔ فطرہ نکالنا عبادت ہے۔ اس لیے نیت بھی ضروری ہے۔ یاد رہے
کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں۔
صرف یہ ارادہ کہ میں یہ کام حکم خدا انجام دینے کے لیے کر رہا ہوں، نیت ہے اور یہ
کافی ہے۔

سوال: کیا فطرہ دیتے وقت یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ فطرہ ہے؟

جواب: جی نہیں۔ بلکہ اگر لینے والے کی خودداری مجروح ہو رہی ہو تو بہتر ہے کہ نہ
بتایا جائے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بسمہ تعالیٰ

اظہارِ تشکر

حصہ

رمضان کی مخصوص دعائیں

بشکریہ

حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ سید ذیشان حیدر جوادی اعلیٰ اللہ مقامہ انڈیا

کی کتاب اعمال ماہ رمضان المبارک

پیشکش

ڈاکٹر سید عباس جعفری صاحب (ڈٹرائٹ امریکا)

(عنایت کردہ)

محترم المقام جناب منور علی عباس صاحب (پرنسپل علی اسکول ہیوسٹن امریکا)

اور

خطیب اہلبیت جناب سید عمار عباس (حیدر آباد دکن)

حسب فرمائش

خطیب اہلبیت و شاعر جناب سید سرور مہدی صاحب (ہیوسٹن امریکا)

طالب دعا

سید محمد عون نقوی

ہر نماز کے بعد کی دعا

یوں تو تمام سال نمازوں کے بعد دعاؤں کی تاکید کی گئی ہے لیکن ماہ رمضان میں اس مسئلہ کی اہمیت کچھ اور زیادہ ہو جاتی ہے اور اس امر پر شدت سے زور دیا گیا ہے کہ مسلمان نماز تمام کر کے مصلیٰ سے اٹھ نہ جائے بلکہ تقویٰ ویر مالک کی بارگاہ میں دست برد و عار ہے اور توفیقات کا مطالبہ کرتا رہے تاکہ اس مبارک مہینہ کی برکتوں سے محروم نہ ہونے پائے اور تمام فضیلتوں کو کما حقہ حاصل کر سکے۔

دُعَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ، يَا غَفُورُ يَا رَحِيمُ
أَنْتَ الرَّبُّ الْعَظِيمُ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ
وَهُوَ السَّبِيعُ الْبَصِيرُ

وَهَذَا شَهْرُ عَظَمَتِهِ وَكَرَمَتِهِ
وَشَرَفَتِهِ وَفَضْلَتِهِ عَلَى الشُّهُورِ
وَهُوَ الشَّهْرُ الَّذِي فَرَضْتَ صِيَامَهُ عَلَيَّ
وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ الْقُرْآنُ

دعا بعد نماز واجب

ماہ مبارک میں ہر نماز فریضہ کے بعد اس دعا کا
پڑھنا مستحب ہے اور اس میں ان تمام مطالب کا ذکر کیا
گیا ہے جن کی ایک مرد مسلمان کو ماہ مبارک میں ضرورت
پڑتی ہے اور جن کے بغیر مسلمان اس کے برکات سے
فیضیاب نہیں ہو سکتا ہے۔

دُعَا

بنام خدائے رحمان و رحیم
اے خدائے علی و عظیم اور اے مالک غفور و رحیم
تو وہ عظیم پروردگار ہے جس کا مثل کوئی نہیں ہے
اور تو سب کی سننے والا بھی ہے اور ہر ایک کے حال کا دیکھنے والا بھی ہے

یہ وہ مہینہ ہے جسے تو نے عظیم اور محترم قرار دیا ہے
اسے مشرف بنایا ہے اور تمام مہینوں سے افضل قرار دیا ہے
یہی وہ مہینہ ہے جس کے روزے ہمارے اوپر واجب کئے ہیں
اور یہی وہ رمضان کا مہینہ ہے جس میں تو نے اس قرآن کو نازل کیا ہے

هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ
وَجَعَلْتَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
وَجَعَلْتَهَا خَيْرًا مِنَ الْفِشْهِ
فَمَا أَذِ الْمَنِّ وَلَا يُمْنُ عَلَيْكَ
مَنْ عَلَى بَفْكَالِكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ
فِيْمَنْ تَمُنُّ عَلَيْهِ
وَأَدْخَلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

دُعائے

یہ دعا بھی ماہِ مبارک میں ہر نماز کے بعد وارد ہوئی ہے اور اس میں دین و دنیا کے تمام مطالب کو جمع کر دیا گیا ہے اور اس اعتبار سے تمام سال سبھی اس کی پابندی کی جائے تو کبھی کوئی حرج نہیں ہے کہ معصومین کے الفاظ کا سہارا لے کر کسی وقت بھی اپنے مقاصد کا سوال کیا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان اس کے مضامین پر خصوصیت کے ساتھ توجہ دے اور پھر خلوص نیت کے ساتھ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
اللَّهُمَّ اَدْخِلْ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ السُّرُورَ
اللَّهُمَّ اغْنِ كُلَّ فَقِيرٍ
اللَّهُمَّ اشْبِعْ كُلَّ جَائِعٍ
اللَّهُمَّ اَسْكُنْ كُلَّ غُرْبَانٍ

جو تمام لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور جس میں حق و باطل کے امتیاز کی تمام نشانیاں پائی جاتی ہیں
 اس مہینہ میں تو نے ایک رات کو شب قدر بنایا ہے
 اور اسے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے
 تو اے احسان کرنے والے جس پر کسی کا احسان نہیں ہے
 ہم پر یہ احسان کر کہ ہماری گردن کو آتش جہنم سے آزاد کر دے
 ان تمام لوگوں کے درمیان جن پر تو نے کوئی کرم کیا ہے
 اور ہمیں اپنی رحمت سے داخل جنت کر دے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

دُعائے

اس دعا کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ پہلے دوسرے
 بندگانِ خدا کے لئے دعا کی گئی ہے اس کے بعد اپنے
 مقاصد کا اظہار کیا گیا ہے جو قبولیت دعا کا بہترین وسیلہ
 ہے۔ مومنین کرام کا فرض ہے کہ ابتدائی حصہ میں بھی دہلی خلاص
 اور توجہ پیدا کریں جو آخری حصہ میں پیدا کرنا ہے۔

بنام خداے رحمان و رحیم
 خدایا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما
 خدایا تمام زیرِ خاک دفن ہو جانے والوں کو مسرت عطا فرما
 خدایا تمام فقیروں کو مالدار بنا دے
 خدایا تمام بھوکے افراد کو شکم سیر کر دے
 خدایا تمام برہنہ لوگوں کو لباس عطا کر دے

اللَّهُمَّ اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدِينٍ
 اللَّهُمَّ فَرِّجْ عَنْ كُلِّ مَكْرُوبٍ
 اللَّهُمَّ رُدِّ كُلَّ غَرِيبٍ
 اللَّهُمَّ فَلْكَ كُلَّ أَسِيرٍ
 اللَّهُمَّ أَصْلَحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِنْ أُمُورِ السُّلَاطِينِ
 اللَّهُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيضٍ
 اللَّهُمَّ سُدِّ فَقْرَنا بِغِنَاكَ
 اللَّهُمَّ غَيِّرْ سُوءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِكَ
 اللَّهُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ
 وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ
 إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

دُعائے

یہ دعا عام طور سے ماہ مبارک
 کی راتوں میں دعائے افتتاح سے پہلے
 پڑھی جاتی ہے اور اس میں آخرت کی مغفرت
 کے ساتھ دنیا کے ایک عظیم ترین فریضہ کی
 ادائیگی کی دعا بھی کی گئی ہے۔

خدایا تمام مقروضوں کے قرض کو ادا کر دے
 خدایا تمام رنجیدہ افراد کے رنج کو دور کر دے
 خدایا تمام مسافروں کو ان کے وطن تک پہنچا دے
 خدایا تمام قیدیوں کو آزادی دلا دے
 خدایا مسلمانوں کے تمام معاملات کی اصلاح کر دے
 خدایا تمام بیماروں کو شفا دے دے
 خدایا ہماری فقیری کا علاج اپنی بے نیازی سے کر دے
 خدایا ہماری بدترین حالت کی اصلاح اپنے بہترین حالات سے کر دے
 خدایا ہمارے قرض کو ادا کر دے
 اور ہمیں فقیری سے بے نیاز بنا دے کہ تو
 ہر شے پر قدرت رکھتا ہے

دُعائیں

حج بیت اللہ اگرچہ صرف صاحبان استطاعت پر واجب ہوتا ہے اور
 زندگی میں ایک ہی مرتبہ واجب ہوتا ہے لیکن معصومین نے اس بات پر زور دیا ہے
 کہ فریضہ ادا ہو جانے کے بعد بھی انسان کو اس شرف سے محروم نہیں رہنا چاہئے
 کہ یہ بارگاہِ کریم میں ماضی ہے اور کوئی کریم یہ گوارا نہیں کرتا ہے کہ اس کے
 دروازہ سے خالی ہاتھ چلا جائے۔ حج بیت اللہ حاجات کے پورے ہونے اور
 مقاصد کے حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور مالک کے دربار میں ماضی
 خود بھی ایک مستقل شرف ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
اللَّهُمَّ رَبَّ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ الْقُرْآنُ
وَافْتَرَضْتَ عَلَى عِبَادِكَ فِيهِ الصِّيَامَ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَارْزُقْنِي حَاجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ
فِي عَامِي هَذَا وَفِي كُلِّ عَامٍ
وَاعْفُرْ لِي تِلْكَ الذُّنُوبَ الْعِظَامَ
فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُهَا غَيْرُكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

بنام خداے رحمان و رحیم
خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما
خدا یا اے ماہِ رمضان کے مالک جس میں تو نے قرآن مجید کو نازل کیا ہے
اور اپنے بندوں پر اس میں روزہ فرض قرار دیا ہے
محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما
اور ہمیں اپنے گھر کے حج کی توفیق عطا فرما
اس سال بھی اور پھر ہر سال بھی
اور ہمارے عظیم گناہوں کو معاف فرما دے کہ انہیں تیرے علاوہ
کوئی معاف نہیں کر سکتا ہے تو ہی مہربان ہے اور تمام حالات کا جاننے والا بھی ہے۔

دُعائے افطار

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُيْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ
وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

دُعائے

دُعائے افتتاح

ماہ مبارک میں چاند دیکھنے کے بعد عبادتوں کا سلسلہ اسی دُعا سے شروع ہوتا ہے اور روزانہ شب ہائے ماہ مبارک میں یہی دعا آغازِ شب کی بہترین دعا شمار کی جاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الشَّأْءَ بِحَبْدِكَ
وَ اَنْتَ مُسَدِّدُ الصَّوَابِ بِمَنْتِكَ

دُعائے افطار

خدایا تیرے لئے روزہ رکھا اور تیری روزی سے افطار کیا
اور تجھ پر میں نے توکل کیا

دُعائے

دُعائے افتتاح

اس دعا کا امتیاز یہ ہے کہ یہ ہمارے زمانہ کے امام کی طرف سے وارد ہوئی ہے
اور اس میں خاتمہ پر انھیں کے حق میں دعا کی گئی ہے لہذا ہر مومن کا فرض ہے کہ
اس دعا کی تلاوت کرے تاکہ امام زمانہ کے انصار و اعمان میں شامل ہو سکے۔

بنام خدائے رحمان و رحیم
خدایا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما
خدایا میں اپنی توصیف کا آغاز تیری حمد کے ذریعہ کر رہا ہوں
اور تو ہی اپنے احسان و کرم سے سیدھے راستہ کی ہدایت دینے والا ہے

وَأَيَقَنْتُ أَنَّكَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
 فِي مَوْضِعِ الْعَفْرِ وَالرَّحْمَةِ
 وَأَشَدُّ الْبُعَاقِبِينَ فِي مَوْضِعِ التَّكَالِ وَالنَّقِيبَةِ
 وَأَعْظَمُ الْمُتَجَبِّرِينَ فِي مَوْضِعِ الْكِبَرِيَاءِ وَالْعُظَمَةِ

اللَّهُمَّ أَدْنَيْتَ لِي فِي دُعَائِكَ وَمَسْأَلَتِكَ
 فَاسْمَعْ يَا سَمِيعُ مَدْحَتِي وَأَجِبْ يَا رَحِيمُ دَعْوَتِي
 وَأَقِلْ يَا غَفُورُ عَثْرَتِي
 فَكَمْ يَا إِلَهِي مِنْ كُرْبَةٍ قَدْ فَرَجْتَهَا وَهُبُومٍ قَدْ كَشَفْتَهَا
 وَعَثْرَةٍ قَدْ أَقْلَتَهَا وَرَحْمَةٍ قَدْ نَشَرْتَهَا
 وَحَلَقَةٍ بَلَاءٍ قَدْ فَكَّكْتُهَا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا
 وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ
 وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِّ وَكَبَّرَ تَكْبِيرًا

الْحَمْدُ لِلَّهِ بِجَمِيعِ مَحَامِدِهِ كُلِّهَا
 عَلَى جَمِيعِ نِعَمِهِ كُلِّهَا
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا مُضَادَّ لَهُ فِي مُلْكِهِ
 وَلَا مُنَازِعَ لَهُ فِي أَمْرِهِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا شَرِيكَ لَهُ فِي خَلْقِهِ

مجھے یقین ہے کہ تو معافی اور رحمت کے مواقع پر
بہترین رحم کرنے والا ہے

اور سزا و عقوبت کے موارد پر سخت ترین سزا دینے والا ہے
کبریائی اور عظمت کے مواقع پر تجھ سے بڑا جلال و جبروت والا کوئی نہیں ہے

خدا یا تو نے مجھے دعا اور سوال کرنے کی اجازت دی ہے
تو اب میری دعا اور میرے سوال کو سن بھی لے اور پھر اس دعا کو قبول بھی کر لے
اور میری لغزشوں سے درگزر بھی فرما
خدا یا کتنے ہی رنج و الم ہیں جن کو تو نے دور کر دیا ہے اور کتنے ہی ہم و غم ہیں جن کا
تو نے ازالہ فرما دیا ہے اور کتنی ہی لغزشیں ہیں جن سے بچا لیا ہے اور کتنی ہی رحمتیں ہیں
جنہیں پھیلا دیا ہے اور کتنی ہی بلاؤں کی زنجیریں ہیں جن سے رہائی عطا فرمادی ہے

سبیل سیکنہ حیدر آباد

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کی نہ کوئی زوجہ ہے اور نہ اولاد
نہ کوئی اس کے ملک میں شریک ہے اور نہ اس کی کمزوری کا سہارا دینے والا
ہر شخص کا فرض ہے کہ اس کی کمال کبریائی کا اقرار کرے اور اس کے سامنے تسلیم خم کرے

ساری تعریف اللہ کے لئے ہے اس کے تمام اوصاف کے ساتھ
اور تمام نعمتوں پر

ساری حمد اس خدا کے لئے ہے جس کے ملک میں کوئی اس کی ضد نہیں ہے
اور اس کے امر میں کوئی اس سے جھگڑا کرنے والا نہیں ہے
ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس کے کارِ تخلیق میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے

وَلَا شَبِيهَ لَهُ فِي عَظَمَتِهِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْفَاشِي فِي الْخَلْقِ أَمْرُهُ
وَحَمْدُهُ الظَّاهِرُ بِالْكَرَمِ مَجْدُهُ
الْبَاسِطُ بِالْجُودِ يَدُهُ
الَّذِي لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ
وَلَا تَزِيدُهُ كَثْرَةُ الْعَطَاءِ الْأَجُودُ أَوْ كَرَمًا
إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْوَهَّابُ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ قَلِيلًا مِنْ كَثِيرٍ
مَعَ حَاجَةٍ بِي إِلَيْهِ عَظِيمَةٍ
وَعِنَاكَ عَنْهُ قَدِيمٍ
وَهُوَ عِنْدِي كَثِيرٌ وَهُوَ عَلَيْكَ سَهْلٌ يَسِيرٌ

اللَّهُمَّ إِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذَنْبِي وَتَجَاوُزَكَ عَنْ خَطِيئَتِي
وَصَفْحَكَ عَنْ ظُلْمِي وَسِتْرَكَ عَلَى قَبِيحِ عَمَلِي
وَحِلْمَكَ عَنْ كَثِيرِ جُرْهُي
عِنْدَ مَا كَانَ مِنْ خَطَايَا وَعَمْدِي
الَّذِي لَمْ يَنْعَنِ فِي أَنْ أَسْأَلُكَ مَا لَا اسْتَوْجِبُهُ مِنْكَ
الَّذِي رَزَقْتَنِي مِنْ رَحْمَتِكَ
وَأَرَيْتَنِي مِنْ قُدْرَتِكَ وَعَرَفْتَنِي مِنْ إِجَابَتِكَ

اور اس کی عظمتوں میں کوئی اس کی شبیہ و نظیر نہیں ہے

ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس کا امر نافذ اور جس کی حمد تمام مخلوقات میں پھیلی ہوئی ہے
اس کی بزرگی اس کے کرم سے ظاہر ہوتی ہے اور اس کے ہاتھ اس کے
جود و عطا کے ساتھ کھلے ہوئے ہیں
نہ اس کے خزانوں میں کمی واقع ہوتی ہے
اور نہ اس کے خزانوں میں کثرت عطا کے بعد بھی جود و کرم کے علاوہ کسی دوسری شے کا اضافہ ہوتا ہے
وہ سب پر غالب ہے اور بہترین عطا کرنے والا ہے

خدا یا میں تیرے کرم کثیر میں سے صرف تھوڑا سا سوال کر رہا ہوں کہ
مجھے اس کی شدت سے ضرورت ہے
اور تو اس سے ہمیشہ سے بے نیاز ہے
یہ کرم میرے نزدیک بہت ہوگا اگرچہ تیرے اعتبار سے بہت مختصر ہوگا

خدا یا۔ تیری طرف سے میرے گناہوں کو معاف کر دینے اور میری خطاؤں سے درگزر
کرنے اور میرے ظلم کو نظر انداز کر دینے اور میرے بدترین اعمال کے چھپا دینے اور
میرے عدا یا غلطی سے بے شمار جرائم کو برداشت کر لینے کی ادا نے مجھے لالچ
دلا دی ہے کہ میں تجھ سے اس کرم کا سوال کروں جس کا میں حقدار نہیں ہوں
لیکن تو نے اسے اپنی مہربانی سے عطا فرما دیا ہے اور اپنی قدرت کا طر
سے دکھلا دیا ہے اور اپنی قبولیت کے ذریعہ اسے جتلا دیا ہے —
لہذا میں نے نہایت اطمینان سے دعا شروع کر دی ہے اور بڑے سکون کے

فَصِرْتُ أَدْعُوكَ إِنَّمَا وَأَسْأَلُكَ مُسْتَأْنَسًا
 لَا خَائِفًا وَلَا وَجِلًا
 مُدَّةً لَا عَلَيْكَ فِيهَا قَصِدْتُ فِيهِ إِلَيْكَ
 فَإِنْ أَبْطَأْتُ عَنْكَ عَتَبْتُ بِجَهْلِي عَلَيْكَ وَلَعَلَّ الَّذِي
 أَبْطَأْتُ عَنْكَ هُوَ خَيْرٌ لِي لِعَلَّكَ بِعَاقِبَةِ الْأُمُورِ

فَلَمْ أَرْمُوْكَ كَرِيْهًا أَصْبِرْ عَلَى عَبْدٍ لَّئِيْمٍ مِنْكَ عَلَى
 يَا رَبِّ إِنَّكَ تَنْدَعُوْنِي فَأُوْتِيْ عَنَّا
 وَتَتَحَبَّبْ إِلَيَّ فَاتَّبَعْضُ إِلَيْكَ
 وَتَتَوَدَّدْ إِلَيَّ فَلَا أَقْبَلُ مِنْكَ كَانَ لِي التَّطَوُّلُ عَلَيْكَ
 فَلَمْ يَنْتَعِكَ ذَلِكَ مِنَ الرَّحْمَةِ لِي وَالْإِحْسَانِ إِلَيَّ
 وَالتَّفَضُّلِ عَلَى بَجُودِكَ وَكَرَمِكَ
 فَارْحَمْ عَبْدَكَ الْجَاهِلَ وَجُدْ عَلَيْهِ بِفَضْلِ إِحْسَانِكَ
 إِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ

الْحَمْدُ لِلَّهِ مَالِكِ الْمُلْكِ مُجْرِي الْفُلْكِ
 مُسْتَحْرِ الرِّيَّاحِ فَالِقِ الْإِصْبَاحِ
 دَيَّانِ الدِّينِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى حِلْبِهِ بَعْدَ عِلْمِهِ
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى عَفْوِهِ بَعْدَ قُدْرَتِهِ
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى طَوْلِ أَنْاسِهِ فِي غَضَبِهِ

ساتھ سوال کرنے لگا ہوں۔
 نہ کسی طرح کا خوف رہا اور نہ خطہ
 بلکہ اس ناز کے ساتھ اپنے مقصد کو تیرے سامنے پیش کیا کہ اگر قبولیت
 میں ذرا تاخیر ہو گئی تو اپنی جہالت سے عتاب بھی کرنے لگا حالانکہ عین ممکن ہے
 کہ اسی میں میرے لئے خیر ہو اس لئے کہ تو تمام امور کی عاقبت اور اس کے انجام سے باخبر ہے

میں نے تیرے جیسا کوئی کریم آقا نہیں دیکھا ہے جو اپنے بندہ ذلیل کو اس طرح
 برداشت کر لے جس طرح تو برداشت کرتا ہے کہ تو مجھے بلاتا ہے تو میں منہ کھیر لیتا ہوں
 اور تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو میں تجھ سے نفرت جیسا برتاؤ کرتا ہوں
 اور تو مودت کی پیشکش کرتا ہے تو میں رو کر دیتا ہوں جیسے کہ میں نے ہی تجھ پر کوئی
 احسان کیا ہے۔ مگر یہ تمام باتیں بھی نہ تیری مہربانی کو روکتی ہیں اور نہ تیرے
 احسان اور تیرے جود و کرم کے بفضل کو
 لہذا خدا یا اپنے بندہ جاہل پر مہربانی فرما اور اپنے فضل و احسان سے کرم فرمادے
 کہ تو انتہائی جواد اور کریم ہے

یقیناً ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو ملک کا مالک کشتیوں کا چلانے والا
 ہواؤں کا مسخر کرنے والا، دامن صبح کا چاک کرنے والا
 روز جزا کا حاکم اور عالمین کا پالنے والا ہے
 ساری حمد ہے پروردگار کے لئے کہ وہ علم کے باوجود حلم رکھتا ہے
 اور قدرت کے بعد بھی معاف کر دیتا ہے
 اور غضب کے اظہار کرنے میں بہت تاخیر کرتا ہے

وَهُوَ قَادِرٌ عَلَىٰ مَا يُرِيدُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ خَالِقِ الْخَلْقِ
بِاسْطِ الرِّزْقِ فَالِقِ الْأَصْبَاحِ
ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ
الَّذِي بَعْدَ فَلَا يُرَىٰ وَقُرْبُ فَشَهِدَ النُّجُوى
تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ مُنَازَعٌ يُعَادِلُهُ
وَلَا شَيْءٌ يُشَاكِلُهُ وَلَا ظَهِيرٌ يُعَاوِدُهُ
قَهْرَ بَعِزَّتِهِ الْأَعْزَاءِ وَتَوَاضَعٌ لِعَظَمَتِهِ الْعُظَمَاءِ
فَبَلَغَ بِقُدْرَتِهِ مَا يَشَاءُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُجِيبُنِي حِينَ أُنَادِيهِ
وَيَسْتُرْ عَلَيَّ كُلَّ عَوْرَةٍ وَأَنَا أَعْصِيهِ
وَيُعْظِمُ النِّعْمَةَ عَلَيَّ فَلَا أُجَارِيهِ
فَكَمْ مِنْ مُوهَبَةٍ هَبْنِيئَةً قَدْ أَعْطَانِي
وَعَظِيمَةٍ تَخُوفَةٍ قَدْ كَفَانِي وَبَهْجَةٍ مُوْنَقَةٍ قَدْ أَرَادَ
فَأَثْنِي عَلَيْهِ حَامِدًا أَوْ أَذْكُرُهُ مُسْتَحِمًّا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَهْتَكُ حِجَابُهُ وَلَا يُغْلَقُ بَابُهُ

حالانکہ وہ ہر شے پر قادر ہے جس کا ارادہ کر لیتا ہے

ساری حمد اس خدا کے لئے ہے جو تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے
ہر ایک کو وسعتِ رزق عطا کرنے والا ہے صبح کا نمودار کرنے والا
صاحبِ جلال و اکرام اور مالکِ فضل و انعام ہے
وہ دور ہے تو اس قدر کہ نظرِ کمی نہیں آتا ہے اور قریب ہے تو اتنا کہ رازِ سرور کا بھی شاہد ہے
یقیناً وہ صاحبِ برکت و مالکِ علو و مرتبت ہے

ساری حمد اس خدا کے لئے ہے جس کے مقابلہ میں کوئی اختلاف کرنے والا
یا اس کے مثل کام کرنے والا یا اس کی امداد کرنے والا نہیں ہے
اس نے اپنی عزت سے تمام صاحبانِ طاقت کو دبا دیا ہے اور پھر اس کی عظمت کے سامنے تمام
صاحبانِ عظمت سر جھکا گئے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی قدرت سے جہاں تک چاہے حاظر کر سکتا ہے

ساری حمد اس پروردگار کے لئے ہے جسے پکارتا ہوں تو جواب دیتا ہے
اور نافرمانی کرتا ہوں تو پردہ پوشی کرتا ہے
اور عظیم نعمتیں دیتا ہے تو میں اس کا کوئی صلہ نہیں دیتا ہوں
نہ جانے کتنی خوشگوار نعمتیں ہیں جو اس نے عطا کی ہیں
اور کتنی خوفناک منزلیں ہیں جن سے بچا لیا ہے اور کتنی خوفناک سرستیں ہیں جن سے آتش کر دیا ہے
تو اب میں اس کی حمد و ثنا کر رہا ہوں اور اسے تسبیح و تقدیس کے ساتھ یاد کر رہا ہوں

ساری حمد اس مالک کے لئے ہے جس کے پردہ کو چاک نہیں کیا جاسکتا ہے اور اس کے دروازہ کو کم کو بند

وَلَا يُرَدُّ سَأَلُهُ وَلَا يُخَيَّبُ أَمَلُهُ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُؤْمِنُ الْخَائِفِينَ
 وَيُنَجِّي الصَّالِحِينَ وَيَرْفَعُ الْمُسْتَضْعِفِينَ
 وَيَضَعُ الْمُسْتَكْبِرِينَ وَيُهْلِكُ مُلُوكًا
 وَيَسْتَخْلِفُ آخَرِينَ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَاصِمِ الْجَبَّارِينَ
 مُبِيرِ الظَّالِمِينَ مُذَرِّكِ الْهَارِبِينَ
 نَكَالِ الظَّالِمِينَ صَرِيحِ الْمُسْتَضَرِّحِينَ
 مَوْضِعِ حَاجَاتِ الظَّالِمِينَ مُعْتَمِدِ الْمُؤْمِنِينَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مِنْ خَشْيَتِهِ تَرْعَدُ السَّمَاوَاتُ وَسُكَّانُهَا
 وَتَرْجَفُ الْأَرْضُ وَعِبَارُهَا
 وَتَسْجُدُ الْبَعَارُ وَمَنْ يَسْجُدُ فِي غَمَرَاتِهَا
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَا أَمَلُهَا
 وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَذَا أَمَلُ اللَّهِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَخْلُقُ وَلَمْ يَخْلُقْ
 وَيَرْزُقُ وَلَا يَرْزُقُ وَيُطْعِمُ وَلَا يُطْعِمُ
 وَيُهَيِّئُ الْأَحْيَاءَ وَيُجَيِّدُ الْمَوْتَى
 وَهُوَ لَا يَمُوتُ بِبِدَاةِ الْخَيْرِ

نہیں کیا جاسکتا ہے اسکا سائل محروم نہیں ہوتا ہے اور اسکا امیدوار مایوس نہیں ہوتا ہے
 ساری حمد اس پروردگار کے لئے ہے جو خوفزدہ افراد کو امن عطا کرتا ہے۔
 صالح افراد کو نجات دیتا ہے۔ کمزوروں کو بلند کرتا ہے۔
 مستکبرین کو پست بناتا ہے اور ملوک زمانہ کو ہلاک کر کے
 ان کی جگہ پر دوسرے افراد کو لے آتا ہے

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو جابروں کی کمر توڑنے والا۔
 ظالموں کا ہلاک کرنے والا۔ بھاگنے والوں کو گرفت میں لینے والا۔
 ظلم کرنے والوں کو سزا دینے والا۔ فریادیوں کی فریاد رسی کرنے والا۔
 حاجتمندوں کی حاجت کا مرکز اور صاحبان ایمان کے اعتماد کی منزل ہے

ساری حمد اس پروردگار کے لئے ہے جس کے خوف سے آسمان اور اہل آسمان کانپتے ہیں
 اور زمین اور اس کے باشندہ لرزہ بر اندام ہیں۔
 دریائوں اور ان کی گہرائیوں میں پیرنے والوں کے دلوں میں تموج ہے
 ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے حمد کی ہدایت دے دی ہے کہ
 اگر وہ ہدایت نہ دیتا تو ہمیں اس کی اطلاع بھی نہ ہوتی

ساری حمد اس خالق کے لئے ہے جو سب کا خالق ہے اور اس کا خالق کوئی نہیں ہے۔
 وہ سب رازق ہے اور اسکا رازق کوئی نہیں ہے۔ وہ سب کھلاتا ہے اور اسے کوئی نہیں کھلا سکتا ہے
 وہ زندوں کو مردہ بناتا ہے اور مردوں کو زندگی عطا کرتا ہے
 وہ ایسا زندہ ہے جسے موت نہیں ہے اور پھر ہر خیر اس کے ہاتھوں میں ہے

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
وَأَمِينِكَ وَصَفِيِّكَ وَحَبِيبِكَ
وَخَيْرِنِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَحَافِظِ سِرِّكَ وَمُبْلِغِ رِسَالَتِكَ
أَفْضَلَ وَأَحْسَنَ وَأَجْمَلَ وَأَكْمَلَ وَأَزْكَى
وَأَنْهَى وَالطَّيِّبِ وَالطَّهَرَ وَأَسْنَى
وَأَكْثَرُ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ
وَتَحَنَّنْتَ وَسَلَّمْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ عِبَادِكَ وَأَنْبِيَائِكَ
وَرُسُلِكَ وَصَفْوَتِكَ وَأَهْلِ الْكَرَامَةِ عَلَيْكَ مِنْ خَلْقِكَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
وَوَصِيِّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ وَأَخِي رَسُولِكَ وَحُجَّتِكَ عَلَى خَلْقِكَ
وَأَيْتِكَ الْكُبْرَى وَالنَّبَأَ الْعَظِيمَ
وَصَلِّ عَلَى الصِّدِّيقِ الطَّاهِرِ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
وَصَلِّ عَلَى سِبْطِ الرَّحْمَةِ وَإِمَامِ الْهُدَى
الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
سَيِّدَيِ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے

خدا یا حضرت محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو تیرے بندہ -
رسول - امین - محبوب - منتخب -
بہترین خلایق - حافظ اسرار اور مبلغ رسالت ہیں
ان تمام رحمتوں ، برکتوں - مہربانیوں
عنایتوں اور سلامتیوں سے بہتر حسین تر - مکمل ترین - پاکیزہ تر
طیب و اطہر اور اعلیٰ و ارفع
صلوات جو تو نے کسی بھی اپنے بندہ - نبی -
رسول - منتخب یا صاحب کرامت و اعزاز پر نازل کی ہے

خدا یا! رحمت نازل فرما حضرت علیؑ امیر المومنین
اور رسول رب العالمین کے وصی پر
جو تیرے عہد خاص - ولی - تیرے نبی کے بھائی ، مخلوقات پر تیری محبت
اور تیری بزرگ ترین نشانی اور عظیم ترین خبر ہیں
اور رحمت نازل فرما صدیقہ ظاہرہ
فاطمہ زہراؑ پر جو تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں
اور رحمت نازل فرما سبطین رسول رحمت اور ائمہ ہدایت
حسن و حسینؑ پر
جو جوانان اہل جنت کے سردار ہیں

وَصَلِّ عَلَى أَيْمَنَةِ الْمُسْلِمِينَ
 عَلَى بْنِ الْحُسَيْنِ
 وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ
 وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
 وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ
 وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى
 وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ
 وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ
 وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
 وَالْخَلَفِ الْهَادِي الْبُهْدِيِّ
 مُحَجِّجِكَ عَلَى عِبَادِكَ وَأَمْنًا بِكَ فِي بِلَادِكَ
 صَلَوةً كَثِيرَةً دَائِمَةً

اللَّهُمَّ وَصَلِّ عَلَى وَلِيِّ أَمْرِكَ الْقَائِمِ الْمُؤْمَلِ
 وَالْعَدْلِ الْمُنْتَظَرِ وَحُفَّةِ بِلَادِ بِلَاتِكَ الْمُقَرَّبِينَ
 وَأَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ الدَّاعِيَ إِلَى كِتَابِكَ وَالْقَائِمَ بِدِينِكَ
 اسْتَخْلَفَهُ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْتَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِ
 مَكِّنْ لَهُ دِينَهُ الَّذِي ارْتَضَيْتَهُ لَهُ
 أَبْدَلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِ أَمْنًا يَعْبُدُكَ لَا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا

اور رحمت نازل فرما تمام ائمہ مسلمین

علی بن الحسینؑ

محمد بن علیؑ

جعفر بن محمدؑ

موسیٰ بن جعفرؑ

علی بن موسیٰؑ

محمد بن علیؑ

علی بن محمدؑ

حسن بن علیؑ

اور ان کے خلف ہادی مہدیؑ پر
جو سب کے سب بندوں پر تیری محبت اور شہروں میں تیرے امین ہیں۔
بیشمار صلوات اور دائمی صلوات

خدا یا رحمت نازل فرما اپنے ولی امر پر جو تجھے امر کے ساتھ قیام کرنے والے ہیں اور جن سے امیدیں وابستہ کی گئی ہیں
اور جن کے عدل کا انتظار ہو رہا ہے اور کچھ انہیں ملائکہ مقربین کے حلقہ میں قرار دے دے
اور روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید فرما کہ تو عالمین کا پروردگار ہے

خدا یا! انہیں اپنی کتاب کی طرف دعوت دینے والا اپنے دین کے ساتھ قیام کرنے والا قرار دے
اور انہیں روئے زمین پر اسی طرح اپنا خلیفہ بنانے جس طرح پہلے والوں کو بنایا ہے
ان کے لئے اس دین کو غالب بنا دے جسے تو نے پسندیدہ قرار دیا ہے
اور ان کے خوف کو امن سے تبدیل کر دے کہ صرف تیری عبادت ہو اور کسی طرح کا شرک نہ ہو

اللَّهُمَّ اعِزَّنَا وَأَعِزِّ بِهِ وَأَنْصُرْنَا وَأَنْتَ صِرُّهُ
وَأَنْصُرْنَا نَصْرًا عَزِيزًا وَافْتَحْ لَهُ فِتْحًا يَسِيرًا
وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا
اللَّهُمَّ أَظْهِرْ بِهِ دِينَكَ وَسُنَّةَ نَبِيِّكَ
حَتَّى لَا يَسْتَحْفِ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةً أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ

اللَّهُمَّ إِنَّا نَرْغِبُ إِلَيْكَ فِي دَوْلَةٍ كَرِيمَةٍ
تُعِزُّ بِهَا الْإِسْلَامَ وَأَهْلَهُ وَتُدِلُّ بِهَا التِّفَاقَ وَأَهْلَهُ
وَتَجْعَلُنَا فِيهَا مِنَ الدُّعَاةِ إِلَى طَاعَتِكَ
وَالْقَادَةِ إِلَى سَبِيلِكَ
وَتَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
اللَّهُمَّ مَا عَرَفْتَنَا مِنَ الْحَقِّ فَحَبِّلْنَا
وَمَا قَصُرْنَا عَنْهُ فَبَلِّغْنَا

اللَّهُمَّ الْمُمْ بِهْ شَعْنًا وَاشْعَبْ بِهِ صَدْعَنَا
وَارْتَقْ بِهِ فَتَقْنَا وَكَثِّرْ بِهِ قِلَّتَنَا
وَأَعِزِّ بِهِ ذِلَّتَنَا وَأَغْنِ بِهِ عَائِلَتَنَا
وَاقْضِ بِهِ عَنْ مُغْرَمِنَا وَاجْبُرْ بِهِ فَقْرَنَا
وَسُدِّ بِهِ خَلَّتَنَا وَبَيِّضْ بِهِ أَسْرَنَا
وَأَنْجِجْ بِهِ طَلِبَتَنَا وَأَنْجِزْ بِهِ مَوَاعِيدَنَا

خدایا۔ انھیں بھی عزت دے اور ان کے ذریعہ دوسروں کو بھی اعزاز دے۔ ان کی بھی مدد کر اور ان کے ذریعہ ہماری بھی امداد کر۔ انھیں باعزت نصرت اور بہ آسانی فتح مہین عطا فرما ان کے لئے اپنی طرف سے وہ اقتدار قرار دیدے جو ان کا مددگار ثابت ہو خدایا ان کے ذریعہ اپنے دین اور اپنے رسول کی سنت کا اظہار فرما دے تاکہ کوئی حزب حق مخلوق کے خوف سے پوشیدہ نہ رہ جائے

خدایا ہم تجھ سے اس محترم حکومت کے طلبگار ہیں جس کے ذریعہ اسلام اور اہل اسلام کو عزت نصیب ہو۔ نفاق اور اہل نفاق ذلیل ہوں اور میں اپنے دین کے داعیوں اور اپنی راہ کے قائمین میں قرار دیدے اور اس کے نتیجہ میں دنیا و آخرت کی کرامت عطا فرما دے خدایا جو حق تو نے پہنچوا دیا ہے اس کے اٹھانے کی طاقت بھی عطا فرما اور جو ہمیں نہیں معلوم ہو سکا ہے اس تک ہمیں پہنچا دے

خدایا۔ ان کے ذریعہ ہماری پراگندگی کو دور فرما۔ ہمارے درمیان پیدا ہو جانے والے نشگان کو پر کر دے ہمارے فقر کو ختم کر دے اور ہماری قلت کو کثرت میں تبدیل فرما دے ہماری ذلت کو عزت بنا دے اور ہماری غربت کو دولت میں تبدیل کر دے ہمارے قرض کو ادا فرما دے اور ہمارے فقر کی تلافی فرما دے ہماری حاجتوں کو پورا فرما دے اور ہماری تنگدستی کو دور فرما دے ہمارے چہروں کو روشن کر دے اور ہماری گرفتاریوں کو دور کر دے ہماری حاجتوں میں کامیابی عطا فرما اور ہمارے وعدوں کو مکمل فرما

وَاسْتَجِبْ بِهِ دَعْوَتَنَا وَأَعْطِنَا بِهِ سُؤْلَنَا
وَبَلِّغْنَا بِهِ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَمَالَنَا
وَأَعْطِنَا بِهِ فَوْقَ رَغْبَتِنَا

يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَأَوْسَعَ الْمُعْطِينَ
إِشْفِ بِهِ صُدُورَنَا وَأَذْهِبْ بِهِ غَيْظَ قُلُوبِنَا
وَاهْدِنَا بِهِ لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأَذْنِكَ
إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
وَانصُرْنَا بِهِ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّنَا
إِلَهَ الْحَقِّ آمِينَ

اللَّهُمَّ إِنَّا نَشْكُو إِلَيْكَ فَقَدْ نَبَيْتَنَا صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ
وَعَيْبَةٍ وَلَيْتَنَا وَكَثُرَتْ عَدُوِّنَا
وَقَلَّتْ عَدَدِنَا وَشَدَّ الْفِتْنُ بِنَا
وَتَظَاهَرَ الزَّمَانُ عَلَيْنَا
فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَإِلَيْهِ
وَأَعِنَّا عَلَى ذَلِكَ بِفَتْحٍ مِنْكَ تَعْجَلُهُ
وَبُضْرٍ تَكْشِفُهُ وَنَصْرٍ تُعِزُّهُ وَسُلْطَانٍ حَقِّي تُظْهِرُهُ
وَرَحْمَةٍ مِنْكَ تُجَلِّلُنَاهَا وَعَافِيَةٍ مِنْكَ تُبْرِسُنَاهَا
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ہماری دعاؤں کو قبول فرما اور ہمارے مطالبات کو عطا فرما
اور دنیا و آخرت میں ہماری امیدوں تک ہمیں پہنچا دے
اور پھر ہماری رغبت سے زیادہ عطا فرما

اے بہترین مسؤل اور وسیع ترین عطا کرنے والے
امام کے ذریعہ ہمارے سینوں کو سکون عطا فرما اور ہمارے دلوں کے رنج و غم کو دور فرما
ہمیں اس حق کی ہدایت فرما جس میں اختلاف پیدا کر دیا گیا ہے
کہ تو جسے چاہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دے سکتا ہے
اس کے ذریعہ ہمیں اپنے اور ہمارے دشمن پر کامیابی عطا فرما
اے پروردگار برحق — ہماری ان دعاؤں کو قبول فرما لے

پروردگار ہم تیری بارگاہ میں فریادی ہوئی ہے درمیان سے یزید و یحییٰ (ان پران کی آل پرستوں)
اٹھ گیا ہے اور تیرا ولی پردہ غیب میں ہے۔ دشمنوں کی کثرت ہے
اور اپنے عدد کی قلت ہے۔ فتنے سخت ہو گئے ہیں
اور زمانہ نے ہمارے خلاف ہجوم کر لیا ہے
لہذا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور ہماری امداد فرما
فوری کامیابی کے ذریعہ نقصانات کو دور کرنے کے ذریعہ۔ باعزت امداد
اور اقتدار حق کے غلبہ کے ذریعہ۔ اس رحمت کے وسیلہ سے جسے ہمارے شامل حال کرنے
اور اس عاقبت کے ذریعہ جس کا لباس پہنا دے
اپنی رحمت کے واسطے سے کہ تو بہترین رحم کرنے والا ہے

دعائے سحر

یہ دعائے عظیم الشان جو امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے اور آپ نے فرمایا کہ یہ دعا امام محمد باقر علیہ السلام ماہ رمضان میں سحر کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ بَهَائِكَ بِأَبْهَاءٍ
وَكُلِّ بَهَائِكَ بِبَهِيٍّ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِبَهَائِكَ كُلِّهِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ بِأَجْمَلِهِ
وَكُلِّ جَمَالِكَ جَمِيلٍ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّهِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ جَلَالِكَ بِأَجَلِّهِ
وَكُلِّ جَلَالِكَ جَلِيلٍ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ كُلِّهِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ عَظَمَتِكَ بِأَعْظَمِهَا
وَكُلِّ عَظَمَتِكَ عَظِيمَةٍ

وَعَايَ سَحَر

خدایا میں تیرے انوار میں سے نورانی ترین مراتب انوار سے سوال کر رہا ہوں
اور تیری ہر نورانیت نورانی ہے

لہذا میں تیری ہر نورانیت کے ذریعہ سوال کر رہا ہوں
خدایا میں تیرے جمیل ترین جمال کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
اور تیرا ہر جمال جمیل ہے

لہذا میں تیرے ہر جمال کے ذریعہ سوال کر رہا ہوں
خدایا میں تیرے جلیل ترین جلال کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
حالانکہ تیرا ہر جلال جلیل ہے

اور میں تیرے ہر جلال کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں
خدایا میں تیری عظیم ترین عظمت کا واسطہ دے رہا ہوں
اور تیری ہر عظمت عظیم ہے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعَظَمَتِكَ كُلِّهَا
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ نُورِكَ بِأَنْوَرِهِ
 وَكُلِّ نُورِكَ نَوِيرٍ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِخُورِكَ كُلِّهِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ رَحْمَتِكَ بِأَوْسَعِهَا
 وَكُلِّ رَحْمَتِكَ وَاسِعَةٍ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ كُلِّهَا
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كَلِمَاتِكَ بِأَتْبَتِهَا
 وَكُلِّ كَلِمَاتِكَ تَامَةً
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ كُلِّهَا
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كِبَالِكَ بِأَكْمَلِهِ
 وَكُلِّ كِبَالِكَ كَامِلٍ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكِبَالِكَ كُلِّهِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ أَسْبَائِكَ بِأَعْبَرِهَا
 وَكُلِّ أَسْبَائِكَ كَبِيرَةٍ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَسْبَائِكَ كُلِّهَا
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ عِزَّتِكَ بِأَعَزِّهَا

لہذا میں تیری ہر عظمت کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 خدایا میں تیرے نورانی ترین نور کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 اور تیرا ہر نور نورانی ہے

لہذا تیرے ہر نور کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 خدایا میں تیری وسیع ترین رحمت کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 جب کہ تیری ہر رحمت وسیع ترین ہے

اور میں تیری ہر رحمت کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 خدایا میں تیرے کامل ترین کلمات کے ذریعہ سوال کر رہا ہوں
 جب کہ تیرے تمام کلمات کامل ہیں

اور میں تیرے ہر کلمہ کے ذریعہ سے سوال کر رہا ہوں
 خدایا میں تیرے اکمل ترین کمال کے ذریعہ سوال کر رہا ہوں
 حالانکہ تیرا ہر کمال کامل ہے

اور میں تیرے ہر کمال کے ذریعہ سوال کر رہا ہوں
 خدایا میں تیرے عظیم ترین نام کے ذریعہ سوال کر رہا ہوں
 جب کہ تیرا ہر نام عظیم ہے

اور میں تیرے ہر نام کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 خدایا میں تیری عظیم ترین عزت کے ذریعہ سوال کر رہا ہوں

وَكُلُّ عِزَّتِكَ عَزِيْزَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ كُلِّهَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ مَّشِيَّتِكَ بِاَمْضَاهَا
وَكُلُّ مَشِيَّتِكَ مَاضِيَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِمَشِيَّتِكَ كُلِّهَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ قُدْرَتِكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي
اَسْتَطَلْتَ بِهَا عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ
وَكُلُّ قُدْرَتِكَ مُسْتَطْبِلَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ بِاَنْفَادِهِ
وَكُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِاَرْضَائِهِ
وَكُلُّ قَوْلِكَ رَاضٍ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ مَسَائِلِكَ بِاَحْتِبَائِهَا
اِلَيْكَ وَكُلِّهَا اِلَيْكَ حَبِيْبَةٌ

جب کہ تیری ہر عزت عزیز ہے
اور میں ہر عزت کے ذریعہ سوال کر رہا ہوں
خدایا میں تیری نافذ ترین مشیت کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
جب کہ تیری ہر مشیت نافذ ہے
اور میں ہر مشیت کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
خدایا میں تیری اس قدرت کے وسیلہ سے
جو ہر شے پر حاوی ہے سوال کر رہا ہوں
اور تیری ہر قدرت حاوی ہے
اور میں تیری ہر قدرت کے ذریعہ سوال کر رہا ہوں
خدایا میں تیرے نافذ ترین علم کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
اور تیرا ہر علم نافذ ہے
اور میں تیرے ہر علم کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
خدایا میں تیرے پسندیدہ ترین قول کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
جب کہ تیرا ہر قول پسندیدہ ہے
اور میں تیرے ہر قول کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
خدایا میں تیرے محبوب ترین مسائل کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
جب کہ تمام مسائل تیری نگاہ میں محبوب ہیں

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِسَائِلِكَ كُلِّهَا
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ شَرِّكَ بِأَشْرَفِهِ
 وَكُلِّ شَرِّكَ شَرِيفٍ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِشَرِّكَ كُلِّهِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِأَدْوَمِهِ
 وَكُلِّ سُلْطَانِكَ دَائِمٍ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ بِأَفْخَرِهِ
 وَكُلِّ مُلْكِكَ فَأَخْرٍ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ عُلُوكَ بِأَعْلَاهُ
 وَكُلِّ عُلُوكَ عَالٍ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعُلُوكَ كُلِّهِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مَنِّكَ بِأَقْدَمِهِ
 وَكُلِّ مَنِّكَ قَدِيمٍ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ آيَاتِكَ بِأَعَزِّهَا

اور میں تیرے جملہ مسائل کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 خدایا میں تیرے شریف ترین شرف کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 جب کہ تیرا ہر شرف شریف ہے

اور میں تیرے ہر شرف کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں
 خدایا میں تیرے دائمی اقتدار کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 جب کہ تیرا ہر اقتدار دائمی ہے

اور میں تیرے ہر اقتدار کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 خدایا میں تیرے بہترین ملک کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 جب کہ تیرا ہر ملک بہترین ہے

سبیل سکینہ حیدرہ لطیف

اور میں تیرے ہر ملک کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 خدایا میں تیری بلند ترین بلندی کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 اور تیری ہر بلندی سے بلند ہے

لہذا میں تیری ہر بلندی کے وسیلہ سے دعا کر رہا ہوں
 خدایا میں تیرے قدیم ترین احسان کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 جب کہ تیرا ہر احسان قدیم ہے

اور میں تیرے ہر احسان کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 خدایا میں تیری کیم ترین آیات کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں

وَكُلُّ آيَاتِكَ كَرِيمَةٌ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِآيَاتِكَ كُلِّهَا
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَا أَنْتَ فِيهِ مِنَ الشَّانِ وَالْجَبْرُوتِ
 وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ شَيْءٍ وَحْدَهُ وَجَبْرُوتٍ وَحْدَهَا
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِهَا تَجَنُّبِي بِهِ حِينَ أَسْأَلُكَ
 فَاجْنُبْنِي يَا اللَّهُ

مختصر دعائے سحر

يَا مَفْزَعِي عِنْدَ كُرْبَتِي
 وَيَا غَوْتِي عِنْدَ شِدَّتِي
 إِلَيْكَ فَزِعْتُ وَبِكَ اسْتَعِثْتُ
 وَبِكَ لَذْتُ لَا أُلْذُ بِسِوَاكَ
 وَلَا أَطْلُبُ الْفَرَجَ إِلَّا مِنْكَ
 فَأَغِثْنِي وَفَرِّجْ عَنِّي
 يَا مَنْ يَقْبَلُ الْيُسِيرَ
 وَيَعْفُو عَنِ الْكَثِيرِ

جب کہ تیری تمام آیتیں کریم ہیں
 اور میں تیری تمام آیات کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 خدایا میرا سوال اس شان و جبروت کے وسیلہ سے ہے جو تیرے لئے ہے
 اور میں تیری ہر شان اور تیری ہر جبروت کے وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں
 خدایا میں ہر اس وسیلہ سے سوال کر رہا ہوں جس کے ذریعہ تو دعا کو قبول کر لیتا ہے
 لہذا مالک میری دعا کو قبول کر لے

مختصر دعائے سحر

اے رنج و غم میں پناہ گاہ
 اے سختیوں میں فریاد رس
 میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور تجھ سے فریاد کر رہا ہوں
 اور تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے علاوہ نہ کسی کی پناہ چاہتا ہوں
 اور نہ کسی سے طالب وسعت ہوں
 میری فریاد رسی فرما اور میرے رنج کو دور فرما دے
 اے وہ جو تھوڑے سے عمل کو قبول کرتا ہے
 اور زیادہ گناہوں کو معاف کر دیتا ہے

اقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيرَ
اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي
وَيَقِينًا حَتَّى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَنْ يُصِيبَنِي اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي
وَرَضِيْتَنِي مِنَ الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِي
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
يَا عُدَّتِي فِي كُرْبَتِي
وَيَا صَاحِبِي فِي شِدَّتِي
وَيَا وَلِيَّتِي فِي نِعْمَتِي
وَيَا غَايَتِي فِي رَغْبَتِي
اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِي
وَالْاُمِّنُ رَوْعَتِي
وَالْمُقِيلُ عَشْرَتِي
فَاغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

میرے تھوڑے عمل کو قبول کر لے اور میرے کثیر گناہوں کو معاف کر دے
تو غفور بھی ہے اور رحیم بھی ہے
خدا یا میں تجھ سے اس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو دل سے پیوست ہو
اور وہ یقین چاہتا ہوں جس سے مجھے علم ہو جائے کہ تجھ تک ہی پہنچے گا جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے
اور پھر مجھے اسی معیشت سے راضی کر دے جو تو نے میرے لئے مقدر کیا ہے
اے بہترین رحم کرنے والے
اے رنج و غم کے ذخیرے
اے سختیوں کے ساتھی
اور نعمتوں کے ولی
اے رغبتوں کی انتہا
تو ہی ہر عیب کا چھپانے والا
ہر خوف میں امن دینے والا
اور ہر لغزش میں بچانے والا
امذا میری خطا کو معاف کر دے
اے ارحم الراحمین

ماہِ رمضان کی روزانہ کی دعائیں

رُوزِ اوّل

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صِيَامِيْ فِيْهِ صِيَامَ الصّٰلِحِيْنَ
وَقِيَامِيْ فِيْهِ قِيَامَ الْقَائِمِيْنَ
وَنَبِّهْنِيْ فِيْهِ عَنْ نَوْمَةِ الْخَافِلِيْنَ
وَهَبْ لِيْ جُرْمِيْ فِيْهِ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ
وَاعْفُ عَنِّيْ يَا عَافِيَا عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ

رُوزِ دوم

اَللّٰهُمَّ قَرِّبْنِيْ فِيْهِ اِلَى مَرْضَاتِكَ
وَجَنِّبْنِيْ فِيْهِ مِنْ سَخَطِكَ وَنَقْمَاتِكَ
وَوَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِقْرَاءَةِ آيَاتِكَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

رُوزِ سیم

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ فِيْهِ الذِّهْنَ وَالتَّنْبِيْهَ
وَبَاعِدْنِيْ فِيْهِ مِنَ السَّفَاهَةِ وَالتَّهْوِيَةِ
وَاجْعَلْ لِيْ نَصِيْبًا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تُنْزِلُ فِيْهِ
بِحُودُوكَ يَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِيْنَ

روز ہفتم

اللَّهُمَّ اَعِنِّي فِيهِ عَلَى صِيَامِهِ وَقِيَامِهِ
وَجَبْنِي فِيهِ مِنْ هَفَوَاتِهِ وَاثَامِهِ
وَارْزُقْنِي فِيهِ ذِكْرَكَ بِدَوَامِهِ بِتَوْفِيقِكَ يَا هَادِيَ الْبُضْلَيْنِ

روز ہشتم

اللَّهُمَّ اَرْزُقْنِي فِيهِ رَحْمَةَ الْاَيْتَامِ
وَاطْعَامَ الطَّعَامِ وَافْشَاءَ السَّلَامِ
وَصُحْبَةَ الْكِرَامِ يَا مُجَا الْأُمْلَيْنِ

روز نهم

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِيهِ نَصِيبًا مِنْ رَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ
وَاهْدِنِي فِيهِ لِابْرَاهِيمَ السَّاطِعَةِ
وَخُذْ بِنَاصِيَّتِي إِلَى مَرْضَاتِكَ الْجَامِعَةِ
بِمَحَبَّتِكَ يَا أَمَلِ الْبُشْتَاقِينَ

روز دهم

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْمُتَوَكِّلِينَ عَلَيْكَ
وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْفَائِزِينَ لَدَيْكَ
وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ إِلَيْكَ

بِإِحْسَانِكَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ

روز یازدهم

اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ فِيهِ الْإِحْسَانَ
وَكْرَهُ إِلَيَّ فِيهِ الْفُسُوقَ وَالْعُصْيَانَ
وَحَرِّمْ عَلَيَّ فِيهِ السَّخَطَ وَالنِّيرَانَ
بِعُودِكَ يَا غَايَةَ الْمُسْتَغِيثِينَ

روز دوازدهم

اللَّهُمَّ زَيِّنِي فِيهِ بِالسَّتْرِ وَالْعَفَافِ
وَاسْتُرْنِي فِيهِ بِلِبَاسِ الْقُنُوعِ وَالْكَفَافِ
وَاجْهِلْنِي فِيهِ عَلَى الْعَدْلِ وَالْإِنْصَافِ
وَأَمْنِي فِيهِ مِنْ كُلِّ مَا خَافُ
بِعِصْمَتِكَ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِينَ

روز سیزدهم

اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي فِيهِ مِنَ الدَّنَسِ وَالْأَقْدَارِ
وَصَبِّرْنِي فِيهِ عَلَى كَائِمَاتِ الْأَقْدَارِ
وَوَفِّقْنِي فِيهِ لِلتَّقَى وَصُحْبَةِ الْأَبْرَارِ
بِعُودِكَ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الْهَسَاكِينِ

روز چہارم

اللَّهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي فِيهِ بِالْعَثَرَاتِ
وَأَقِلْنِي فِيهِ مِنَ الْخَطَايَا وَالْهَفَوَاتِ
وَلَا تَجْعَلْنِي فِيهِ غَرَضًا لِلْبَلَاءِ وَالْأَفَاتِ
بِعِزَّتِكَ يَا عِزُّ الْمُسْلِمِينَ

روز پانزدہم

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ طَاعَةَ الْخَاشِعِينَ
وَأَشْرَحْ فِيهِ صَدْرِي بِإِنَابَةِ الْمُخْبِتِينَ
بِأَمَانِكَ يَا أَمَانَ الْخَائِفِينَ

روز شانزدہم

اللَّهُمَّ وَفِّقْنِي فِيهِ لِمُوَافَقَةِ الْأَبْرَارِ
وَجَنِّبْنِي فِيهِ مُرَافَقَةَ الْأَشْرَارِ
وَأَوْقِنِي فِيهِ بِرَحْمَتِكَ إِلَى دَارِ الْقَرَارِ
بِالْهِتِّتِكَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ

روز ہفدہم

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيهِ لِمَصَالِحِ الْأَعْمَالِ
وَاقْضِ لِي فِيهِ الْحَوَائِجَ وَالْأُمُورَ

يَا مَنْ لَا يَخْتِاجُ إِلَى التَّفْسِيرِ وَالسُّوَالِ
يَا عَالِمًا بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ

روزِ مجیدم

اللَّهُمَّ نَبِّهْنِي فِيهِ لِبَرَكَاتِ أَسْحَارِهِ
وَنُورِ فِيهِ قَلْبِي بِضِيَاءِ أَنْوَارِهِ
وُخِّدْ بِكُلِّ أَعْضَائِي إِلَى اتِّبَاعِ أَثَارِهِ
بِنُورِكَ يَا مُنَوِّرَ قُلُوبِ الْعَارِفِينَ

روزِ نور و دہم

اللَّهُمَّ وَفِّرْ فِيهِ خَطِيئَتِي مِنْ بَرَكَاتِهِ
وَسَهِّلْ سَبِيلِي إِلَى خَيْرَاتِهِ
وَلَا تُخْرِمْني قَبُولَ حَسَنَاتِهِ
يَا هَادِيًا إِلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ

روزِ بستم

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي فِيهِ أَبْوَابَ الْجَنَانِ
وَأَغْلِقْ عَنِّي فِيهِ أَبْوَابَ النَّيْرَانِ
وَوَفِّقْنِي فِيهِ لِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ
يَا مُنْزِلَ السَّكِينَةِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ

روزِ بَست وِکِیم

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ فِيْهِ اِلَى مَرْضَاتِكَ دَلِيْلًا
وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْهِ عَلَيَّ سَبِيْلًا
وَاجْعَلِ الْجَنَّةَ لِيْ مَنْزِلًا وَمَقِيْلًا
يَا قَاضِيَ حَوَائِجِ الطَّالِبِيْنَ

روزِ بَست وِروم

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ فِيْهِ اَبْوَابَ فَضْلِكَ
وَاَنْزِلْ عَلَيَّ فِيْهِ بَرَكَاتِكَ
وَوَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِهَوَاجِاتِ مَرْضَاتِكَ
وَاسْكِنِيْ فِيْهِ بِمُحَبُّوْحَاتِ جَنَاتِكَ
يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ

روزِ بَست وِسیوم

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ فِيْهِ مِنَ الذُّنُوْبِ
وَطَهِّرْنِيْ فِيْهِ مِنَ الْعُيُوْبِ
وَاَمْتَحِنْ قَلْبِيْ فِيْهِ بِتَقْوَى الْقُلُوْبِ
يَا مُقِيْلَ عَمَلَاتِ الْمُنْذَرِيْنَ

روزِ بَست وِ چہارم

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِيهِ مَا يُرْضِيكَ
وَأَعُوذُ بِكَ مِمَّا يُؤْذِيكَ
وَأَسْأَلُكَ التَّوْفِيقَ فِيهِ لِأَنْ أُطِيعَكَ وَلَا أُعْصِيكَ
يَا جَوَادَ السَّائِلِينَ

روزِ بَست وِ پنجم

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ مُحِبًّا لِأَوْلِيَاءِكَ
وَمُعَادِيًّا لِأَعْدَائِكَ
مُسْتَنَابِسَةً خَاتِمِ أَنْبِيَائِكَ
يَا عَاصِمَ قُلُوبِ النَّبِيِّينَ

روزِ بَست وِ ششم

اللَّهُمَّ اجْعَلْ سَعْيِي فِيهِ مَشْكُورًا
وَذَنْبِي فِيهِ مَغْفُورًا
وَعَمَلِي فِيهِ مَقْبُولًا، وَعَيْبِي فِيهِ مُسْتُورًا
يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ

روزِ بَست وِ ہفتم

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ فَضْلَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

وَصَيِّرْ أُمُورِي فِيهِ مِنَ الْعُسْرِ إِلَى الْيُسْرِ، وَأَقْبِلْ مَعَاذِي
وَحُطِّ عَنِّي الذَّنْبَ وَالْوِزْرَ،
يَا رُفَّاعَ بَعَادِ الصَّالِحِينَ

روزِست و، مشتم

اللَّهُمَّ وَفِّرْ حَظِّي فِيهِ مِنَ التَّوَافِلِ
وَأَكْرِمْ نِي فِيهِ بِإِحْضَارِ الْمَسَائِلِ
وَقَرِّبْ فِيهِ وَسِيلَتِي إِلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْوَسَائِلِ
يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ الْحَاجُّ الْبَلَّاحِينَ

روزِست و نهم

اللَّهُمَّ غَشِّنِي فِيهِ بِالرَّحْمَةِ، وَارْزُقْنِي فِيهِ التَّوْفِيقَ وَالْعِصْمَةَ
وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنْ عَيَاهِبِ الشُّهَةِ،
يَا رَحِيمًا بَعِيدًا الْمُؤْمِنِينَ

روزِسی ام

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صِيَامِي فِيهِ بِالشُّكْرِ وَالْقُبُولِ
عَلَى مَا تَرْضَاهُ وَبِرِضَاكَ الرَّسُولِ، مُحْكَمَةً فُرُوعُهُ بِالْأُصُولِ
بِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اعمال شب قدر

ماہ رمضان کی انیسویں، اکیسویں اور تیسویں شب کو شب قدر کہا جاتا ہے جس میں پروردگار نے قرآن مجید کو نازل کیا ہے اور اس رات کو ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔

اس رات میں دو طرح کے اعمال ہیں۔ بعض اعمال تینوں راتوں کے لئے ہیں اور بعض انیسویں یا اکیسویں یا تیسویں رات کے ساتھ مخصوص ہیں۔ مشترک اعمال میں درج ذیل دعائیں اور زیارتیں شامل ہیں۔

دُعَا مَآ

اس دعا کو قرآن مجید کھول کر سامنے رکھ کر پڑھا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ
 وَمَا فِيهِ وَفِيهِ أَسْأَلُكَ الْكَبِيرِ
 وَأَسْأَلُكَ الْحُسْنَى وَمَا يُخَافُ وَيُزْجَلُ
 أَنْ تَجْعَلَ لِي مِنْ عِتْقَائِكَ مِنَ النَّارِ
 اس کے بعد اس دعا کو قرآن مجید سر پر رکھ کر پڑھا جاتا ہے
 اللَّهُمَّ بِحَقِّ هَذَا الْقُرْآنِ

اعمالِ شبِ قدر

- ۱۔ اس رات کے مشترک اعمال میں چند چیزیں شامل ہیں :-
ای غسلِ قربۃ الی اللہ
- ۲۔ دو رکعت نماز شبِ قدر - ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد سات مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد -
- ۳۔ نماز کے بعد ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَ اَتُوبُ اِلَیْہِ
- ۴۔ زیارت امام حسین -
- ۵۔ عملِ قرآن

دُعائے

جہاں پہلے قرآن مجید کھول کر سامنے رکھا جاتا ہے اور یہ دعا پڑھی جاتی ہے
بنامِ خدا کے رحمان و رحیم
خدایا محمد و آلِ محمد پر رحمت نازل فرما
خدایا میں تجھ سے آج کی شب نازل ہونے والی کتاب اور اس کے جملہ مضامین
جن میں تیرا اسمِ اعظم اور تیرے پاکیزہ نام سب شامل ہیں اور وہ تمام چیزیں ہیں
جن سے ڈرا جاتا ہے اور جن کی امیدیں وابستہ کی جاتی ہیں۔ ان سب کا واسطہ دے کر
سوال کرتا ہوں کہ مجھے آتشِ جہنم سے آزاد کئے جانے والوں میں قرار دیدے

خدایا میں تجھ سے اس قرآن مجید

وَبِحَقِّ مَنْ أَرْسَلْتَهُ بِهِ
وَبِحَقِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَّحْتَهُ فِيهِ
وَبِحَقِّكَ عَلَيْهِمْ
فَلَا أَحَدًا عَرَفْتُ بِحَقِّكَ مِنْكَ

درج ذیل کلمات میں ہر فقرہ کو دس مرتبہ دہرائے۔

يَا اَللّٰهُ، بِمُحَمَّدٍ
بِعَلِيٍّ، بِفَاطِمَةَ، بِالْحَسَنِ، بِالْحُسَيْنِ
بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ
بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، بِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ
بِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى، بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ
بِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
بِالْحُجَّةِ

اس کے بعد اپنی حاجتیں طلب کرے۔

دعاء ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَمْسَيْتُ لَكَ عَبْدًا اَدَاخِرًا
لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا وَلَا اَصْرِفْ عَنْهَا سُوءَ
اَشْعَدُ بِذَلِكَ عَلَى نَفْسِيْ
وَاَعْتَرِفُ لَكَ بِضَعْفِ قُوَّتِيْ وَقِلَّةِ حِيلَتِيْ
فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اور اس پیغمبر کے حق کا واسطہ دے کر جسے اس کے ساتھ بھیجا ہے
 اور ہر اس مومن کے حق کا واسطہ دے کر جس کی اس میں تو نے تعلقین کی ہے
 اور تیرے اس حق کا واسطہ دے کر جو ان سب پر ہے
 جسے تجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہے سوال کر رہا ہوں

مالک تجھے تیری ذات کا واسطہ - تیرے نبی محمد کا واسطہ
 علیؑ کا واسطہ، فاطمہؑ کا واسطہ، حسنؑ کا واسطہ، حسینؑ کا واسطہ
 علیؑ بن الحسینؑ کا واسطہ، محمد بن علیؑ کا واسطہ
 جعفر بن محمدؑ کا واسطہ، موسیٰ بن جعفرؑ کا واسطہ
 علی بن موسیٰؑ کا واسطہ، محمد بن علیؑ کا واسطہ
 علی بن محمدؑ کا واسطہ، حسن بن علیؑ کا واسطہ
 حضرت حجت کا واسطہ

دُعائے ۲

بنام خداے رحمان و رحیم
 خدایا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما
 خدایا میں نے آج کی شام اس عالم میں کی ہے کہ میں تیرا بندہ و ذلیل و فقیر ہوں
 میرے اختیار میں نہ کوئی فائدہ ہے اور نہ نقصان اور نہ کسی بلا کو مٹانے کے قابل ہوں
 میں اپنی اس کمزوری کا خود گواہ ہوں
 اور اپنے ضعف اور بے چارگی کا اقرار کر رہا ہوں
 اب تو محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما

وَأَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي وَجَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
 مِنَ الْمَغْفِرَةِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ
 وَأَنْتُمْ عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ
 فَإِنَّ عَبْدَكَ الْمُسْكِينَ الْمُسْتَكِينِ الضَّعِيفَ الْفَقِيرَ الْهَيْنَ

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي نَاسِيًا لِذِكْرِكَ فِيهَا أَوْ لَيْتَنِي
 وَلَا غَافِلًا لِإِحْسَانِكَ فِيهَا أَعْظَيْتَنِي
 وَلَا أَيْسَاءَ مِنْ إِبْطَالِكَ وَإِنْ أَبْطَأْتُ عَنْكَ
 فِي سَرَّاءٍ أَوْ ضَرَاءٍ أَوْ شِدَّةٍ أَوْ رَخَاءٍ
 أَوْ عَافِيَةٍ أَوْ بَلَاءٍ أَوْ بُؤْسٍ أَوْ نَعْمَاءٍ
 إِنَّكَ سَبِيعُ الدُّعَاءِ

دُعَاءُ ٣

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
 يَا ذَا الَّذِي كَانَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ
 ثُمَّ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ يَبْقَى وَيُفْنِي كُلَّ شَيْءٍ
 يَا ذَا الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ
 وَيَا ذَا الَّذِي لَيْسَ فِي السَّمَاوَاتِ الْعُلَى
 وَلَا فِي الْأَرْضَيْنِ السُّفْلَى وَلَا فَوْقَهُنَّ وَلَا تَحْتَهُنَّ

اور مجھ سے یاد گیر مومنین و مومنات سے جو آج کی
شب مغفرت کا وعدہ کیا ہے
اے پرور افرادے اور جو نعمتیں دی ہیں انہیں مکمل کر دے
کہ میں تیرا بندہ مسکین و مقہور و ضعیف و فقیر و ذلیل ہوں

خدا یا جو نعمتیں تو نے دی ہیں ان میں مجھے اپنی یاد سے غافل نہ ہونے دینا
اور اپنے احسانات کو بھلا دینے والا نہ قرار دیدینا اور نہ دعاؤں کی قبولیت سے
مایوس ہونے دینا چاہئے کتنی ہی تاخیر کیوں نہ ہو جائے کسی حال میں بھی یہ مایوسی
نہ آنے پائے۔ نہ راحت میں نہ تکلیف میں۔ نہ شدت میں نہ سہولت میں
نہ عافیت میں نہ بلا میں۔ نہ فقری میں اور نہ نعمتوں میں
بیشک تو ہر ایک کی دعا کا سننے والا ہے

دُعائے

بنام خدائے رحمان و رحیم
خدا یا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما
اے پروردگار جو ہر شے سے پہلے تھا
اور پھر اس نے ہر شے کو پیدا کیا اور اس کے بعد ہر شے فنا ہو جائے گی اور صرف وہ باقی
رہ جائے گا۔ اے وہ پروردگار جس کا مثل کوئی نہیں ہے
اور بلند ترین آسمانوں
اور پست ترین زمینوں اور ان کے اوپر یا نیچے

وَلَا بَيْنَهُنَّ إِلَهٌ يُعْبَدُ غَيْرُهُ
لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا يَقْوَىٰ عَلَىٰ إِحْسَانِهِ إِلَّا أَنْتَ
فَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
صَلَاةً لَا يَقْوَىٰ عَلَىٰ إِحْصَائِهَا إِلَّا أَنْتَ

دُعائے عامر

اس دعا کا مضمون سورہ مبارکہ دخان سے ماخوذ ہے جس کی تلاوت
شب قدر کے استجابات میں ہے اور اسی کے حوالے سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے
کہ جب شب قدر میں تمام امور کا فیصلہ کیا جاتا ہے تو مالک میرے حق میں
بہترین فیصلہ اس شکل میں صادر فرما دے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِينَا تَقْضَىٰ وَتُقَدَّرُ مِنَ الْأُمْرِ الْبُحْتُومِ
وَفِينَا تَفْرُقُ مِنَ الْأُمْرِ الْحَكِيمِ، فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ
وَفِي الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ
أَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ
الْمَبْرُورِ حُجَّتِهِمُ، الْمَشْكُورِ سَعْيِهِمُ
الْمَغْفُورِ ذُنُوبِهِمُ، الْمَكْفَرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
وَاجْعَلْ فِينَا تَقْضَىٰ وَتُقَدَّرُ
أَنْ تُطِيلَ عُمُرِي وَتُوسِعَ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَتَفْعَلَ بِي ...
(امامات)

یا درمیان اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے جس کی عبادت کی جا سکے
ساری حمد تیرے لئے ہے اور ایسی حمد ہے جس کے شمار کی طاقت کسی کے پاس
نہیں ہے۔ اب تو محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما
ایسی رحمت جس کے حساب کی طاقت کسی کے پاس نہ ہو

دُعائے

بنام خدائے رحمان و رحیم
خدایا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما
خدایا آج کی شب جن قسمی امور کا توفیصلہ صادر فرماتا ہے
اور جن محکم امور کو تقسیم کرتا ہے اور جن فیصلوں میں کسی طرح کی
تبدیلی اور تردید کا امکان نہیں ہے
انہیں میں اس امر کو بھی قرار دیدے کہ میرے نام کو ان حجاج بیت اللہ کی فہرست میں
درج کر دے جن کا حج مقبول ہو اور ان کی سعی مشکور ہو
اور ان کے گناہ بخش دیئے جائیں اور ان کی برائیوں کی تلافی ہو جائے
اور اپنے قضا و قدر میں یہ بات بھی قرار دیدے
کہ میری عمر میں طول عطا فرما اور میرے رزق میں وسعت عطا فرما اور میری حاجتوں کو پورا فرما
(اس کے بعد اپنی حاجتوں کا ذکر کرے اور صدق دل سے دعا کرے لیکن غور و نام نہن اور حفاظت تحریک اسلامی کی دعا کو فراموش نہ کرے)

شہائے قدر کے مخصوص اعمال

سابق میں بیان کیا جا چکا ہے کہ شب قدر کے بارے میں تین احتمالات پائے جاتے ہیں۔ انیسویں شب، اکیسویں شب اور تیسویں شب۔ اور روایات میں مشترکہ اعمال غسل، نماز دو رکعت، عمل قرآن۔ زیارت امام حسینؑ۔ دعائے جشن کبیر کے علاوہ ہر شب کے لئے بعض مخصوص اعمال کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور اس مقام پر انہیں اعمال کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔

انیسویں کی شب شب قدر کے علاوہ وہ قیامت خیز شب ہے جس کی صبح کو مولائے کائنات کے سر مبارک بر عین حالت نماز میں مسجد کوفہ میں ابن ملجم ملعون کے ہاتھوں ضربت اور آپ اس ضربت کے زیر اثر تین دن سے زیادہ اس دنیا سے فانی میں نہ رہ سکے۔

یہ اور بات ہے کہ آپ نے اس ضربت کے برداشت کرنے کو بھی اپنی زندگی کی عظیم ترین کامیابی قرار دیا ہے۔ ”فزت ورب الکعبہ“۔ مومنین کرام کا فرض ہے کہ اعمال شب قدر کے ساتھ اس عظیم حادثہ

کو بھی نگاہ میں رکھیں اور مولائے کائنات کے اس سانحہ کی یاد سے غافل نہ ہوں جس کے زیر اثر مسجد کوفہ کے چراغ خود بخود گل ہو گئے تھے اور درودِ وار آپس میں تکرار ہے تھے۔

بہر حال اس شب کے مخصوص اعمال میں یہ چند چیزیں شامل ہیں۔

۱۔ سو مرتبہ ”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ“

۲۔ سو مرتبہ ”اَللّٰهُمَّ اَلْعَن قَتْلَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ“ (خدا یا

امیر المؤمنین کے قاتلوں پر لعنت کر)

۱۔ ماہِ رمضان کی آخری دس راتوں کی

اکیسویں شب کے مخصوص اعمال دعا۔

۲۔ دعائے جوشن کبیر

۳۔ ذکر شہادتِ امیر المؤمنین یہ شب امیر المؤمنین کی شہادت کی

شب اور امتِ اسلامیہ کے لئے قیامت کی شب ہے۔

تیسویں شب کے مخصوص اعمال

۱۔ تلاوت سورہ عبکوت دروم ۵۔ سورعت نماز شب قدر

۲۔ تلاوت سورہ دھان ۶۔ دعائے جوشن کبیر

۳۔ ایک ہزار مرتبہ سورہ اَنَا اَنْزَلْنَاهُ ۷۔ دعائے توبہ

۴۔ دعائے اللہ کن لولیدو الحجۃ بن الحسن ۸۔ دعائے مکارم الاخلاق

۹۔ رات بھر تلاوت و دعا و نماز کے ساتھ بیدار رہنا۔

۱۰۔ گھر کے چٹوں کو اعمال کے لئے آمادہ کرنا اور اعمال میں شریک رکھنا

زيارت مخصوصه شب قدر

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ الصِّدِّيقَةِ الطَّاهِرَةِ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقْبَلْتَ الصَّلَاةَ وَأَتَيْتَ الزَّكَاةَ
 وَأَمَرْتَ بِالْبُعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْبُكَرِ
 وَتَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِهِ
 وَجَاهَدْتَ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ
 وَصَبَرْتَ عَلَى الْأَذَى فِي جَنْبِهِ مُحْتَسِبًا حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ
 أَشْهَدُ أَنَّ الدِّينَ خَالَفُوكَ وَحَارَبُوكَ
 وَالَّذِينَ خَذَلُوكَ وَالَّذِينَ قَتَلُوكَ
 مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَقَدْ خَابَ مَنْ افْتَرَى
 لَعَنَ اللَّهُ الظَّالِمِينَ لَكُمْ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
 وَضَاعَفَ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ
 أَتَيْتُكَ يَا مَوْلَايَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ، زَائِرًا غَارًا بِحَقِّكَ
 مُؤَلِّيًا لِأَوْلِيَائِكَ مُعَادِيًا لِأَعْدَائِكَ
 مُسْتَبْصِرًا بِالْهُدَى الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهِ
 غَارًا بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكَ
 فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ

شبِ قدر میں امام حسین علیہ السلام کی مخصوص زیارت

سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول خدا، سلام ہو آپ پر اے فرزند امیر المؤمنین
سلام ہو آپ پر اے فرزند صدیقہ طاہرہ، سیدہ نساء عالمین فاطمہ زہرا
سلام ہو آپ پر اے مولا ابابعد اللہ

اور تمام رحمتیں اور برکتیں آپ کے لئے ہیں
میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی ہے۔ زکوٰۃ ادا کی ہے
نیکوں کا حکم دیا ہے۔ برائیوں سے روکا ہے

کتاب خدا کی اسی طرح تلاوت کی ہے جو تلاوت کا حق تھا
راہِ خدا میں اس طرح جہاد کیا ہے جو جہاد کرنے کا حق تھا

اور اس کی راہ میں اذیتوں پر صبر کیا ہے یہاں تک کہ موت کی منزل آگئی
میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ جن لوگوں نے آپ کی مخالفت کی۔ آپ سے جنگ کی۔
آپ کو نظر انداز کر دیا۔ آپ کو قتل کیا

سب کے سب رسولِ امی کی زبان پر ملعون ہیں اور افسوس کرتے ہوئے بنا کام ہوتے ہیں
خدا اولین و آخرین میں آپ پر ظلم کرنے والوں پر لعنت کرے
اور ان کے دردناک عذاب کو دگنا چو گنا کر دے

میرے مولا۔ فرزند رسول۔ میں آپ کی بارگاہ میں آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوں
آپ کے حق کو پہچانتا ہوں۔ آپ کے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن ہوں
آپ جس منزلِ ہدایت پر ہیں اس کی بصیرت رکھتا ہوں
اور آپ کے مخالفین کی گمراہی سے بھی باخبر ہوں
اب اپنے پروردگار کی بارگاہ میں میری سفارش کر دیں

زیارت حضرت علی اکبرؑ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَابْنَ مَوْلَايَ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ظَلَمَكَ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ قَتَلَكَ
وَضَاعَفَ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ

زیارت شهداء کربلا

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الصِّدِّيقُونَ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الشُّهَدَاءُ الصَّابِرُونَ
أَشْهَدُ أَنَّكُمْ جَاهَدْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَصَبَرْتُمْ عَلَى الْأَذَى فِي جَنْبِ اللَّهِ
وَنَصَحْتُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ حَتَّى أَتَاكُمْ الْيَقِينُ
أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَرْزُقُونَ
فَحَزَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ أَحْسَنَ جَزَاءِ الْخُسَيْنِينَ
وَجَمَعَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ فِي حُلِّ النِّعَمِ

زیارت حضرت عباسؑ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَیْ أَبِی الْمَوْءِنِیْنَ

زیارت حضرت علی اکبرؑ

سلام ہو آپ پر اے میرے مولا اور میرے مولا کے فرزند
اور اللہ کی رحمت و برکات سبھی آپ ہی کے لئے ہے
خدا لعنت کرے ان پر جنہوں نے آپ پر ظلم کیا اور آپ کو قتل کیا اور
ان کے دردناک عذاب کو دگنا چو گنا کر دے

زیارت شہداء کربلا

سلام ہو آپ سب پر اے انتہائی سچ بولنے والو!
سلام ہو آپ سب پر اے صبر کرنے والو اور شہید ہو جانے والو!
میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ سب نے راہِ خدا میں جہاد کیا
اور اس کی راہ میں ہر اذیت کو برداشت کیا اور ہر غلامی
کا مظاہرہ کیا یہاں تک کہ موت سے ہم کنار ہو گئے
میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سب زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں روزی پاسے ہیں
خدا آپ سب کو اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے بہترین جزا عنایت فرمائے
اور ہمیں اور آپ کو ایک منزلِ نعمت میں جمع کر دے

زیارت حضرت عباسؑ

سلام ہو آپ پر اے فرزند امیر المومنینؑ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْهَاطِعُ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ
أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ وَنَصَحْتَ
وَصَبَرْتَ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ
لَعَنَ اللَّهُ الظَّالِمِينَ لَكُمْ مِنَ الْأُولَى وَالْآخِرِينَ
وَالْحَقُّهُمُ بِذَلِكَ الْجَحِيمِ

jabir.abbas@yahoo.com

سلام ہو آپ پر اے بندہ صالح اور خدا اور رسول کے اطاعت گزار
میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے جہاد کیا نصیحت کی
اور صبر کیا یہاں تک کہ موت کی منزل آگئی
خدا اولین و آخرین میں آپ پر ظلم کرنے والوں پر لعنت کرے
اور سب کو آخری درجہ جہنم تک پہنچا دے

jabir.abbas@yahoo.com

زيارت وارث

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةَ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسَى كَلِيمِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسَى رُوحِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيِّ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ مُحَمَّدٍ الْمُضْطَقِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ عَلِيٍّ الْمُتَضَيِّ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ خَدِيجَةَ الْكُبْرَى
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللَّهِ وَابْنَ ثَارِهِ
 وَالْوِثَرَ الْمَوْتُورَ
 أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقْبَتَ الصَّلَاةَ وَأَتَيْتَ الزَّكَاةَ
 وَأَمَرْتَ بِالْبُعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ

حضرت امام حسین کی زیارت وارث

سلام ہو آپ پر اے آدم صفی اللہ کے وارث
سلام ہو آپ پر اے نوح نبی اللہ کے وارث
سلام ہو آپ پر اے ابراہیم خلیل اللہ کے وارث
سلام ہو آپ پر اے موسیٰ کلیم اللہ کے وارث
سلام ہو آپ پر اے عیسیٰ روح اللہ کے وارث
سلام ہو آپ پر اے محمد حبیب اللہ کے وارث
سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین ولی اللہ کے وارث
سلام ہو آپ پر اے حضرت محمد مصطفیٰ کے فرزند
سلام ہو آپ پر اے حضرت علی رضی کے تحت جگر
سلام ہو آپ پر اے فاطمہ زہرا کے نور نظر
سلام ہو آپ پر اے خدیجہ کبریٰ کے لال
سلام ہو آپ پر اے کشتہ راہ خدا و فرزند شہید راہ خدا
اور مجاہد سبکیں و تنہا جس کا خوں بہا لینے کی ذمہ داری پروردگار پر ہے
میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کر دیا ہے۔ زکوٰۃ کو ادا کر دیا ہے
نیکیوں کا حکم دیا ہے۔ برائیوں سے روکا ہے

وَأَطَعْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ
 فَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ
 وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً سَبَعَتْ بِذَلِكَ فَرَضَيْتُ بِهِ

يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ
 أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ نُورًا فِي الْأَصْلَابِ الشَّامِخَةِ
 وَالْأَرْحَامِ الْبُطْهَرَةِ
 لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا
 وَلَمْ تُلَبِّسْكَ مِنْ مَذَلِّهِمَاتِ شِيَابِهَا
 وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّينِ وَأَرْكَانِ الْمُؤْمِنِينَ
 وَأَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْبَرُّ السَّقِيُّ الرَّضِيُّ
 الزَّكِيُّ الْهَادِي الْمُهْدِي
 وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَيْبَةَ مِنْ وَلَدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوَى
 وَأَعْلَامُ الْهُدَى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَى
 وَالْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا
 وَأَشْهَدُ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ وَأَنْبِيَائُهُ وَرُسُلُهُ
 أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَيَا يَا بِكُمْ مُوقِنٌ

اور خدا اور رسول کی اطاعت کی ہے یہاں تک کہ موت سے ہم کنار ہو گئے
خدا اس امت پر لعنت کرے جس نے آپ کو قتل کیا ہے اور آپ پر ظلم کیا ہے
یا ظلم کو سن کر اس سے راضی رہ گئی ہے

میرے مولا حضرت ابو عبد اللہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بلند ترین صلب اور پاکیزہ ترین ارحام میں
ایک نور خدا کی شکل میں تھے جہاں تک نہ جاہلیت کی
نجاستیں پہنچ سکی ہیں اور نہ کفر و شرک کا غبار آپ کے دامن کردار
تک جاسکا ہے

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے تنوں اور صاحبان ایمان کے ارکان میں شامل ہیں
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام نیک کردار۔ پرہیزگار۔ پسندیدہ افعال۔
پاکیزہ اعمال۔ ہادی اور ہدایت یافتہ ہیں
اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی اولاد کے ائمہ اطہار تقویٰ کے کلمات۔
ہدایت کے پرچم۔ محکم وسائل
اور تمام اہل دنیا پر محبت پروردگار ہیں۔

میں خدا۔ ملائکہ اور انبیاء و مرسلین کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ
میں آپ سب پر ایمان رکھنے والا اور آپ حضرات کی واپسی پر یقین رکھنے والا ہوں

بِشَرَائِعِ دِينِي وَخَوَاتِيمِ عَلَيَّ
وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سَلَامٌ وَأَمْرِي لِأَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ
صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ أَرْوَاحِكُمْ
وَعَلَىٰ أَجْسَادِكُمْ وَعَلَىٰ أَجْسَامِكُمْ
وَعَلَىٰ شَاهِدِكُمْ وَعَلَىٰ غَائِبِكُمْ
وَعَلَىٰ ظَاهِرِكُمْ وَعَلَىٰ بَاطِنِكُمْ

زِيَارَتِ حَضْرَتِ عَلِيِّ اَكْبَرِ عَلَیْهِ السَّلَامُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ نَبِيِّ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيدُ وَابْنُ الشَّهِيدِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَظْلُومُ وَابْنُ الْمَظْلُومِ
لَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ
وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً سَبَعَتْ بِذَلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ

اپنے جلد اعمالِ دین اور انجامِ کار کے ساتھ
میرا دل آپ کے دل کا تابع اور میرا کام آپ کے امر کا پیرو ہے
پروردگار کی تمام رحمتیں آپ پر۔ آپ کے ارواح
واجساد و اجسام پر
آپ کے حاضر و غائب پر
اور آپ کے ظاہر و باطن پر

زیارتِ حضرت علی اکبر علیہ السلام

سلام آپ پر اے فرزندِ رسولِ خدا
سلام ہو آپ پر اے فرزندِ نبیِ خدا
سلام ہو آپ پر اے فرزندِ امیرِ المومنین
سلام ہو آپ پر اے ورندِ حسینِ شہید
سلام ہو آپ پر اے شہید اور فرزندِ شہید
سلام ہو آپ پر اے مظلوم اور فرزندِ مظلوم
خدا اس امت پر بھی لعنت کے جس نے آپ کو قتل کیا ہے اور اس امت پر بھی لعنت کے جس نے
آپ پر ظلم کیا ہے اور اس امت پر بھی لعنت کے جو ان مظالم کو سن کر راضی ہو گئی ہے

زِيَارَتُ شَهِدَائِ كَرْبَلَا

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَآحِبَّائِهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَصْفِيَاءَ اللَّهِ وَأَوْدَآئِهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارِ دِينِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ رَسُولِ اللَّهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ فَاطِمَةَ
 سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِي مُحَمَّدٍ
 الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَلِيِّ الرَّكْبِيِّ النَّاصِحِ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
 بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي

سمیل سیکندر حیدر آباد سندھ پاکستان

طُبْتُمْ وَطَابَتْ الْأَرْضُ الَّتِي فِيهَا دُفِنْتُمْ
 وَفَزْتُمْ فَوْزًا عَظِيمًا
 فَيَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكُمْ فَأَفُوزَ مَعَكُمْ

زیارت شہداء و کربلا

سلام ہو آپ سب پر اے پروردگار کے اولیاء اور چاہنے والو
سلام ہو آپ سب پر اے پروردگار کے مخلصو! اور محبت کرنے والو
سلام ہو آپ سب پر اے دین خدا کے مددگارو!
سلام ہو آپ سب پر اے رسول خدا کے انصار!
سلام ہو آپ سب پر اے امیر المؤمنین کے مددگارو!
سلام ہو آپ سب پر اے مالئین کی سردار خاتون حضرت فاطمہ زہرا
کے مددگارو!

سلام ہو آپ سب پر اے ابو محمد
حسن بن علی ولی - زکی - ناصح کے مددگارو!
سلام ہو آپ سب پر اے ابو عبد اللہ کے مددگارو!
میرے ماں باپ آپ حضرات پر قربان
آپ سب پاکیزہ ہیں اور وہ زمین بھی پاکیزہ ہو گئی ہے جس میں آپ سب دفن ہو گئے ہیں
آپ سب کامیاب ہو گئے ہیں
اور کاش ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تو آپ کے ساتھ عظیم کامیابی سے ہمکنار ہو جاتے

زِيَارَتِ حَضْرَةِ عَبَّاسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْفَضْلِ الْعَبَّاسَ
ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ أَوَّلِ الْقَوْمِ إِسْلَامًا
وَأَقْدَمِهِمْ إِيْمَانًا وَأَقْوَمِهِمْ بِدِينِ اللَّهِ
وَأَحْوَطِهِمْ عَلَى الْإِسْلَامِ
أَشْهَدُ لَقَدْ نَصَحْتَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ
وَلِأَخِيكَ فَنِعْمَ الْأَخُ الْمُوَاسِي
فَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً طَلَبَتْكَ
وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً اسْتَحَلَّتْ مِنْكَ الْمَحَارِمَ
وَأَنْتَهَكْتَ حُرْمَةَ الْإِسْلَامِ
فَنِعْمَ الصَّابِرُ الْمُجَاهِدُ الْمُحَارِمُ النَّاصِرُ
وَالْأَخُ الدَّافِعُ عَنْ أَخِيهِ
الْبُحْيِبُ إِلَى طَاعَةِ رَبِّهِ
الرَّاعِبُ فِيمَا زَهْدَ فِيهِ غَيْرُهُ

زیارت حضرت عباس علیہ السلام

سلام ہو آپ پر اے ابوالفضل العباس

فرزند حضرت امیر المومنینؑ

سلام ہو آپ پر اے اوصیاء کے سردار کے فرزند

سلام ہو آپ پر اس کے فرزند جو سب سے پہلے اسلام لانے والا

ایمان میں سب پر آگے رہنے والا۔ دین میں سب سے زیادہ مستحکم

اور اسلام کا سب سے بڑا محافظ تھا

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ خدا، رسول اور اپنے بھائی کے حق میں

بہترین کار نمایاں انجام دیا ہے اور آپؑ بہترین ہمدرد برادر تھے

خدا اس قوم پر لعنت کے جس نے آپؑ کو قتل کیا ہے اور اس قوم پر بھی لعنت کے جس نے آپؑ کو ظلم کیا ہے

اور اس قوم پر بھی لعنت کے جس نے آپؑ کے بارے میں حرام کو جائز بنا لیا ہے

اور اسلام کی حرمت کو برباد کر دیا ہے

آپؑ بہترین صابر۔ مجاہد۔ محافظ۔ مددگار۔

اپنے بھائی کی طرف سے دفاع کرنے والے

اپنے پروردگار کی اطاعت کرنے والے

اور اس ثواب کثیر اور ثنائے جمیل میں رغبت کرنے والے تھے

مِنَ الثَّوَابِ الْجَزِيلِ وَالتَّنَاءِ الْجَبِيلِ
وَالْحَقِّكَ اللَّهُ بِدَرَجَةِ آبَائِكَ فِي جَنَاتِ النَّعِيمِ

دُعَا بَعْدَ زِيَارَتِكَ

اللَّهُمَّ إِنِّي تَعَرَّضْتُ لِزِيَارَةِ أَوْلِيَائِكَ
رَغْبَةً فِي ثَوَابِكَ وَرَجَاءً لِمَغْفِرَتِكَ
وَجَزِيلِ إِحْسَانِكَ
فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ
وَأَنْ تَجْعَلَ رِزْقِي بِهِمْ دَارًا وَعَيْشِي بِهِمْ قَارًا
وَزِيَارَتِي بِهِمْ مَقْبُولَةً وَحَيَاتِي بِهِمْ طَيِّبَةً
وَأَذْرَجَنِي إِدْرَاجَ الْمُكْرَمِينَ
وَأَجْعَلْنِي مِمَّنْ يَنْقَلِبُ مِنْ زِيَارَةِ مَشَاهِدِ أَحْبَابِكَ
مُفْلِحًا مُنْجَاهًا قَدْ اسْتَوْجَبَ غُفْرَانَ الذُّنُوبِ
وَسُتَرَ الْعُيُوبِ وَكُشِفَ الْكُرُوبِ
إِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

جس سے دوسرے افراد نے کنارہ کشی کر لی تھی
پروردگار آپ کو جنتِ نعیم میں آپ کے بزرگوں سے ملا دے

دعا بعد زیارت

خدایا میں نے اپنے کو آمادہ کیا ہے تیرے اولیاء کی زیارت کے لئے
تیرے ثواب کی رغبت، تیری مغفرت کی امیدواری
اور تیرے احسانِ عظیم کے توقعات کی بنا پر
لہذا اب میرا سوال یہ ہے کہ محمد اور ان کی آلِ طاہرین پر رحمت نازل فرما
اور میرے رزق کو وسیع فرما دے۔ میری زندگی کو پرسکون بنا دے
میری زیارت کو قبول فرما۔ میری زندگی کو پاکیزہ بنا دے
اور مجھے اہلِ کرامت کی صفوں میں شامل کر دے
اور ان لوگوں میں قرار دیدے جو تیرے چاہنے والوں کے مزارات کی زیارت
سے ایسے کامیاب کامرانِ واپس ہوں کہ ان کے گناہ معاف ہو جائیں
ان کے عیوب کی پردہ پوشی ہو جائے اور ان کے رنج و غم کا مداوا ہو جائے
کہ تو صاحبِ تقویٰ بھی ہے اور صاحبِ مغفرت بھی ہے

اعمالِ روزِ عید

ماہِ مبارک کا خاتمہ انسانی زندگی کے لئے وہ عظیم مرحلہ امتحان ہوتا ہے جہاں مہینہ بھر کی زحمت و مشقت کا فیصلہ ہوتا ہے اور انسان سعادت مند یا بد بخت قرار دیا جاتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان اس دن کو عبادت و اطاعتِ الہی میں گزار دے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جو پورے مہینہ کی نعمت و مشقت کو تباہ و برباد کر دے اور صاحبِ ایمان کا حصہ بھوک پیاس کے علاوہ کچھ نہ قرار پائے۔

ائمہ معصومین نے اس دن کے لئے چند اعمال کی نشاندہی فرمائی ہے اور انہیں اعمالِ کوروزِ عید کی علامت قرار دیا ہے جیسا کہ امیر المومنین کا اشلاد گرامی ہے کہ جس دن اللہ کی معصیت اور نافرمانی نہ کی جائے وہی دن عید کا دن کہا جاسکتا ہے۔ اس دن کا —

پہلا عمل یہ ہے کہ نماز صبح اور نماز عید کے بعد ان تکبیرات کو دہرائے جن کا تذکرہ شبِ عید کے اعمال میں کیا جا چکا ہے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
وَلِلَّهِ الْحَمْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَى مَا أَوْلَانَا۔

دوسرا عمل۔ یہ ہے کہ نماز سے پہلے پہلے وہ زکوٰۃ فطرہ ادا کر دے جس کا وجوب شبِ عید ہی عائد ہو جاتا ہے اور اپنی کفالت میں رہنے والے ہر فردِ صغیر و کبیر مرد و عورت کی طرف سے تین کلو غنہ یا اس کی قیمت کسی فقیر و مسکین کو ادا کرنا ہوتی ہے۔

مسکین کے لئے مومن اور نیک کردار ہونا ضروری ہے اور کسی ایسے شخص کو دینا ہرگز جائز نہیں ہے جس کے بارے میں یہ خطرہ ہو کہ یہ مال زکوٰۃ کو کاربد اور فعلِ حرام میں صرف کر دے گا۔

فطرہ جس طرح اہلِ خانہ کی طرف سے ادا کرنا ہوتا ہے، اسی طرح ان مہمانوں کا بھی فطرہ ادا کرنا ہوتا ہے جو شبِ عیدِ غروب سے پہلے وارد ہو جائیں اور واقعی مہمان ہوں۔ صرف افطار کر لینے سے کوئی شخص مہمان نہیں کہا جاسکتا ہے اور نہ ہوٹل میں افطار کر لینے سے مہمان، مہمان کی فہرست سے خارج ہو جاتا ہے۔

تیسرا کام۔ غسلِ عید ہے جو استحباب میں ہے اور اسکا انتخاب روایات سے ثابت ہے، لہذا اس غسل کے بعد بغیر وضو بھی نمازِ عید ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ قانون ہر اس غسل کے بارے میں ہے جس کا استحباب ثابت ہو کہ اس سے تمام وہ اعمال انجام دیئے جاسکتے ہیں جن میں طہارت کی شرط ہے اور مزید وضو کی ضرورت نہیں ہے۔

چوتھا کام۔ نمازِ عید سے قبل کوئی چیز کھالینا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آج روزہ نہیں ہے اور مسلمان عادت کا بندہ نہیں ہے کہ ایک مہینہ تک نہیں کھایا ہے لہذا آج بھی دل گوارا نہیں کر رہا ہے کہ دل کی اطاعت اسلام نہیں ہے۔ خدائے دل کے احکام کی پابندی کا نام اسلام ہے۔

پانچواں کام — نماز عید الفطر ہے۔
یہ نماز دو رکعت ہے اور زمانہ غیبت امام میں مستحبات میں ہے۔ اسے
فرادی بھی ادا کیا جاسکتا ہے اور باجماعت بھی۔
اس نماز میں اذان و اقامت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ صرف الصلوٰۃ
الصلوٰۃ کہہ کر لوگوں کو جماعت کے لئے طلب کیا جاسکتا ہے۔
ترکیب نماز میں کسی خاص سورہ یا دعائے قنوت کی شرط نہیں ہے لیکن بہتر
یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ سبح اسم رب الاعلیٰ
پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ والشمس وضحیٰ
کی تلاوت کرے۔ کوئی دوسرا سورہ بھی پڑھ سکتا ہے۔
واضح رہے کہ بعض حضرات وضحیٰ میں ضیٰ پر تشدید لگاتے ہیں
جو قطعاً غلط ہے اور اس طرح نماز کبھی غلط ہو جاتی ہے۔ لہذا ان باتوں کا
مکمل لحاظ رکھنا ضروری ہے۔
اس نماز کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں پہلی رکعت میں پانچ قنوت ہیں اور دوسری
رکعت میں چار قنوت ہیں۔ قنوت کی کوئی خاص دعا نہیں ہے — لیکن بہتر یہ
ہے کہ یہ دعا پڑھے :-

دعائے قنوت نماز عید

اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبَرِيَّاءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبْرُوْتِ

اے صاحب بزرگی و عظمت

وَاَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰی وَالْمَغْفَرَةِ اَسْأَلُكَ

اے صاحب عفو و رحمت

اے صاحب تقویٰ و مغفرت ہم تجھ سے

بِحَقِّ هَذَا الْيَوْمِ الَّذِي جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِينَ عِيدًا وَلِلْمُحَمَّدِ
 آج کے دن کا واسطہ دے کر سوال کر رہے ہیں جسے تو نے اطاعت گزار بندوں کے لئے
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ذُخْرًا وَكَرَامَةً وَشَرَفًا وَمَزِيدًا أَنْ
 روز عید اور پیغمبر اسلام کے لئے ذخیرہ ، کرامت ، شرف اور اضافہ شرف کا ذریعہ
 تَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُدْخِلَنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ
 قرار دیا ہے کہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور میں ان تمام نیکیوں میں داخل کر دے
 ادْخَلْتَ فِيهِ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُخْرِجَنِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ
 جن میں حضرات محمد و آل محمد کو داخل کیا ہے اور ان تمام برائیوں سے باہر نکال دے
 أَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ
 جن سے محمد و آل محمد کو الگ کیا ہے (سیری رحمت ان تمام
 وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلْتُكَ بِهِ
 حضرات کے لئے) خدایا ہم ان تمام نیکیوں کا سوال کر رہے ہیں
 عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْهَا اسْتِعَاذًا مِنْهُ
 جن کا سوال تیرے نیک بندوں نے کیا ہے اور ان تمام برائیوں سے پناہ مانگ رہے ہیں جن
 عِبَادُكَ الْمُخْلِصُونَ
 سے تیرے مخلص بندوں نے پناہ طلب کی ہے۔

چھٹا کام — دعا کے اندر پڑھے جس کی روایت خود امام عصر سے
 کی گئی ہے اور جس میں دو رغبت میں غیبت امام کے تاثرات کے تذکرہ کے
 ساتھ ظہور امام کی دعا کی تعلیم دی گئی ہے یہ مقصد یہ ہے کہ انسان عید کی
 مسرت میں اپنے زمانہ کے امام سے غافل نہ ہو جائے اور اس دردورخ کا
 احساس کرے جو غیبت امام کی بنا پر ایک مخلص پاسبان کے دل میں پیدا

ہوتا ہے۔ ساتواں کام — زیارت امام حسینؑ پڑھے جو اس شکرگزاری کا اظہار ہے کہ اگر آج اسلام میں یہ آثار باقی رہ گئے ہیں تو یہ صرف امام حسینؑ کی قربانی کا اثر ہے — ورنہ نہ ماہِ رمضان کے روزے رہ جاتے اور نہ شہما کے رمضان کی تلاوت و نماز اور سارا اسلام نذر طاق نسیاں ہو جاتا جیسا کہ روایات میں وارد ہوا ہے کہ راہِ شام میں ہاتھ غیبی کی یہ آواز سنی گئی کہ پروردگار اس قوم کو صحیح عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی توفیق نہ دے جس نے فرزندِ رسولؐ کے قتل ہی کو عید بنا لیا تھا۔

ربِّ کریم اس قوم جفاکار سے نفرت اور آلِ محمدؐ سے واقعی محبت کی توفیق عنایت فرمائے۔

وَآخِرُكُمْ عُوَاظُ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

کتابیات

- | | |
|--------------------------|------------------------------------|
| محدث شیخ عباس قمی | (۱) قرآن مجید |
| آقای سیتانی | (۲) مغایع الجنان |
| آقای خامنه ای | (۳) توضیح المسائل |
| آقای ناصر مکارم شیرازی | (۴) توضیح المسائل |
| آقای سید سعید طباطبائی | (۵) توضیح المسائل |
| آقای صادق شیرازی | (۶) توضیح المسائل |
| آقای محمد علی طباطبائی | (۷) توضیح المسائل |
| جناب عباس عزیزی | (۸) توضیح المسائل |
| حضرت عبدالحسین مرحوم | (۹) ثواب روزه |
| مولانا محمد رضا داودانی | (۱۰) حقیقت روزه |
| مولانا نصیر حسین مرحوم | (۱۱) روزه، اعتکاف، رویت ہلال، فطرہ |
| علامہ ذیشان حیدر جواد می | (۱۲) اعمال رمضان |
| | (۱۳) اعمال ماہ رمضان المبارک |

التماس سورہ فاتحہ

تین مرتبہ سورہ اخلاص اول آخر درود شریف

برائے ایصال ثواب

جناب سید جعفر علی نقوی ابن سید ضامن علی نقوی
 جناب سید ابرار حسین نقوی ابن سید جعفر علی نقوی
 جناب سید ذاکر حسین نقوی ابن سید جعفر علی نقوی
 جناب سید زاہد حسین نقوی ابن سید جعفر علی نقوی
 جناب سید ناظم حسین نقوی ابن سید جعفر علی نقوی
 خانوادہ سید ضامن علی نقوی کے خواتین و حضرات مرحومین
 سید حامد حسین نقوی ابن سید عباس علی نقوی
 سیدہ طاہرہ خاتون بنت سید عاصم علی نقوی
 سید ظفر عباس زیدی ابن سید شمس علی و مرحومین احمد منزل رضویہ
 سیدہ شہنشاہ بیگم بنت سید فدا حسین زیدی
 سید ابوطالب شاہ نقوی ابن سید حامد حسین نقوی
 سیدہ فریدہ خاتون بنت سید وحید احمد نقوی
 سیدہ ملیکہ خاتون زوجہ سید جعفر علی رضوی
 سیدہ ملکہ سحر نقوی بنت سید عابد حسین نقوی
 سید ابوالحسن بلگرامی ابن سید وصی الحسن بلگرامی
 شان فاطمہ بلگرامی بنت سید وصی حیدر بلگرامی
 شیخ شمن علی ابن واحد بخش
 محمد النساء بیگم بنت مختار احمد رضوی
 سید غضنفر علی ابن سید وزیر حیدر ابن سید اسماعیل حیدر
 اور وہ مومنین و مومنات جن کی کوئی فاتحہ دلانے والا عزیز نہیں ہے۔



دفتر کا افتتاح

مرجع دینیہ آیت اللہ العظمیٰ حضرت ناصر مکارم شیرازی مدظلہ العالی جن کی خدمات عالیہ اظہر من الشمس ہیں اور دنیا بھر میں لاکھوں مقلدین آپ کے وضع کردہ فروعات دین کے احکامات پر عمل کر کے اخروی نجات کا ذریعہ فراہم کر رہے ہیں۔
[سبیلِ سکینہ حیدرہ الطیف آباد]

ان کے شرعی امور سے آگاہی کے لیے دفتر کا افتتاح واہتمام رضویہ سوسائٹی ناظم آباد میں کیا جا رہا ہے۔

آپ کے مقلدین سے مناسک حج، توضیح المسائل اور جدید فتوؤں کے حصول کے لیے رجوع کرنے کی اپیل ہے۔

رابطہ

کمرہ نمبر 5، رضویہ امام بارگاہ

رضویہ سوسائٹی، ناظم آباد، کراچی

فون : 0213-6621221